بعون صانع مبین و مکان فضل خلاق جہان
کشف الحاجة
ترجمہ اردو
مالابد منہ
در مطبع نامی منشی نولکشور طبع مشتهر شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ الطاہرین
وازواجہ المطہرات امہات المومنین و خلفاء الراشدین المہدیین و سائر الصحابۃ
ائمۃ الدین کلہم اجمعین بعد حمد اور صلوۃ کے فقیر عصیان آگین محمد نور الدین ولد
محمد اشرف غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگام کا حضرات دین کی خدمت مین
عرض کرتا ہی کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنیکے قصد سے اول عمر مین حسب تقدیر ملک ہندوستان مین
گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرتے وقت سنہ ۱۲۶۲ ہجری نبی مین
جب دار الامارۃ کلکتے کے اندر آپہونچا تب بعض احباب وطنی نے فرمایش کی کہ رسالہ معتبر مالا بد منہ
تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء مفسر
کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان مین ترجمہ کیجیے تا عوام کو
نفع عام پہونچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھکر ارشاد احباب
خلص کا بجا لاکر جو مقام دقت طلب تھا اوسکو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد لا بدی بھی جا بجا
لکھ دیے کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عوام کا ہی نہ خواص کا اور نام اس ترجمے کا کشف الحاجۃ
رکھا اب معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہی اول کتاب الایمان

فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان مین نہم کتاب الاحسان والتقرب خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق بہذا المرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم **کتاب الایمان** کتاب ایمان کے بیان مین حمد اور تعریف خاص اوس خدا کے لیے ہی کہ آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہو اور تمام شے اوسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود اور بقا مین اوسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور وہ اکیلا ہی ذات اور صفات مین اور کاروبار مین بھی اور کسی شخص کو اوسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا نہین اور نہ وجود اوسکا مانند وجود اشیا کے اور نہ حیات اوسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اوسکا مثل علم مخلوق کے اور نہ سنا اور نہ دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اوسکا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ہان حق تعالی کی اون صفات کے ساتھ مخلوقات کی ان صفات کو شرکت اسمی ہی نہ حقیقی اور شرکت اسمی کے یہ معنی ہین جس طرح حقتعالی کو عالم کہتے ہین اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اوس عالم حقیقی کے علم کو کمال کے ساتھ کیا نسبت ہی اس مشت خاک کے علم کو وقس علیہ صفات البواقی اور تمام صفتین اور سب کاروبار حق تعالی کے نہ مانند اور بے مثل ہین یعنی جو اوسکی ذات مین ہین دوسرے کی ذات مین نہین مثلاً اوسکی صفاتون مین سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اوسکی ذات کے لیے قدیم ہی اور اکیلا ہی بسیط یعنی وہ اکیلا ہی شامل ہی سبکو کہ سارے معلومات ازلی اور ابدی کو اون کے مناسب احوال اور مخالف احوال کی جمیعت ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص وقتون مین جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہین وہ بھی ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہی اور فلانے وقت مین مردہ اور اسیطرح عمرو اور خالد اور بشر وغیرہم کو بھی جانا اور جس طرح سے اوسکی علم کی صفت شامل ہی سبکو اسیطرح اوسکا کلام بھی شامل ہی سارے کلام کو کہ تمام کتابین اوتاری ہوئی تفصیل اوس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہ صفت بھی خاص اوس باریتعالی کی ذات کی لیے ہی اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کر سکے پس سارے ممکن خواہ جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندے کی کاروبار اختیاری سبکی سب مخلوق اوس خالق کی ہین بندہ خالق نہین ہی اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اوس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکھا اپنے کام کا

ف یعنی ظاہر مین کہتے ہین کہ فلانا بیٹے نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنیوالا اوسکا حقتعالی ہو نہ زید
زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو لیپ کر دیا اپنی کام کے ثابت کرنے پر چنانچہ پتھر کے ہلانے سے سارے عقلمند
ہلانیوالے کی طرف عقل دوڑاتی ہیں اور جانتے ہین کہ پتھر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی نہین بیشک اوسکے
لیے حرکت دینیوالا کوئی اور ہے اور اسیطرح وہ عقلا کہ جنکی آنکھین شریعت کے سرمے سے روشن ہوئی ہین وہ جانتے
ہین کہ بندے کے افعال اختیاریہ کا خالق حقتعالی ہے بندہ نہین اسلیے کہ بندہ ممکن ہے اور ایک ممکن اپنے مانند دوسرا
ممکن پیدا نہین کرسکتا ہے خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض مین سے
ہان بندے کے اختیاری کامون کے درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان اس قدر فرق ثابت ہے کہ حقتعالی نے
بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادہ کی بخشی ہے نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد
کسی کام کا کرتا ہے تو حقتعالی اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے اور ظاہر مین لاتا ہے اسلیے کہ عادت حقتعالی کی یون جاری ہے
کہ جس وقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اوسکو پیدا کر دیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کی
بندے کو کاسب کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اسپر ثابت ہوتے ہین اور پتھر کو حقتعالی نے
اس قدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی اسلیے اوسکو کاسب بھی نہین کہتے ہین اور نہ وہ مستحق ثواب
اور عذاب کا ہوتا ہے بلکہ وہ مجبور محض ہے پس پتھر اور حیوان کی حرکت کو فرق پر ایمان لانا واجب ہے اور انکار کرنا
اوس فرق کا کفر ہے اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کسیکو خالق اشیا کا جاننا بھی کفر ہے اسیواسطے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کا اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہماری پیغمبر
علیہ السلام کی امت مین سے ہے وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے افعال کے اور حقتعالی
کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے وجود مین حلول کرتی ہے ف حلول کہتے ہین ایک چیز کے ہر ہر جز مین
دوسری چیز کے ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالی نے گھیر لیا ہے ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتھ یعنی جو احاطہ
مناسب اوسکی ذات کو ہو لاکن گھیرنا اسکا اسطرح پر نہین ہے کہ ہماری ناقص سمجھ کے لایق ہووے اور اللہ تعالی قرب
اور معیت اشیا کی ساتھ رکھتا ہے اور اوسکا قرب بھی اسطور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین کسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت
کے لایق ہے وہ چیز حقتعالی کی پاک جناب کے شایان نہین ہے اور جو چیز کہ کشف اور شہود سے صاحبان کشف

معلوم کرتے ہین حقتعالی کی ذات اور صفتین بھی بلکہ وہ جیسی اجمالی غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف و شہود
سے ظاہر اور واضح ہوتی ہی وہ شبیہ اور مثال ہی نہ ذات باری اوسکو بیچ کلمہ لا الٰہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین کے
بزرگون نے اسطرح پر فرمایا کہ ایمان لاتے ہین ہم کہ حق تعالی گھیرنیوالا سارے اشیا کا ہی اور قریب سبکے لاکن معنی احاطہ
اور قرب اور معیت کے ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہی فقط تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو چیز کشف اور شہود کے صاحبان
معلوم کرتے ہین اور اوس شی معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہین فی الحقیقۃ وہ ذات اوسکی نہین ذات اوسکی اوس سے
معلوم منزہ ہی بلکہ ذات پاک حقتعالی کی نورون کے پیچھے کے پیچھے ہی رسائی وہانتک نہین اور جو چیز کشف سے ظاہر ہو
وہ محض شبیہ ہی نہ ذات پس اس شبیہ کو بیچ کلمہ لا الٰہ کے چاہیے داخل کرنا ہرگز اس شبیہ کو ذات نہ چاہیے سمجھنا کیونکہ بعض بزرگون
نے فرمایا ہی کہ ذات باری نے بیشک سبکو گھیرا ہی اور سبکے ساتھ قریب ہی لاکن معنی قرب اور احاطہ کے ہم نہین جانتے ہین
کہ کیا ہی یعنی اوسکی حقیقت ہم کسی طرح دریافت نہین کر سکتے ہین نہ کشف سے اور نہ عقل سے اور جس طرح معنی قرب اور
احاطے کی معلوم نہین اسیطرح معانی ان الفاظونکے بھی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین یعنی سیدھا
ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کے دل مین اور اوترنا اوسکا آخر شب مین دنیا کے آسمان پر اور اسیطرح لفظ ید
اور وجہ کہ آیات قرآن کی ان پر ناطق ہین انکے معنی بھی نہین معلوم لاکن ایمان ان سب پر چاہیے لانا اور انکو ظاہری
معنی پر حمل نچاہیے کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نچاہیے آنا بلکہ انکی تاویل علم الٰہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہو کہ کچھ کو
حجابی تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کار بارون مین بشر کو بلکہ فرشتونکو بھی حیرانی و نادانی کے سوا اور کچھ نصیب نہین
پس سبب نسمجھنے کے انکار کرنا آیتون کا کفر ہی اور تاویل کرنی اسکی جہل مرکب یعنی انکار کر بیٹھنا اسطرح پر کہ خدا کے
لیے نہ ید ہی اور نہ وجہ اور نہ استوا اور احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہی اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوا سے استیلا
اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اسطرح کا انکار کرنا کفر ہی اور اسطرح پر تاویل کرکے مراد اپنی طرف سے
مقرر کر لینا علم کی نادانی علیت دور بینان بارگاہ الست * بیش ازین پی نبردہ اند کہ ہست + اور ایک قسم دوسرے
قرب اور معیت حقتعالی کو ہی کہ پہلے قسم کے ساتھ شراکت اوسکی سوا اور کچھ سا چھا نہین آور یہ دوسری قسم خاص بندونکو
نصیب ہی یعنی فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بھی اس قسم قرب سے بے نصیب نہین اور یہ قرب مرتبہ بے نہایت
رکھتا ہی اور اسکے ٹھہرنے کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی معنوی روم فرماتے ہین علیت ای برادر بی نہایت درگہیست

ہر چیز جیسے ویسی ہی ہوتی ہے جو کہ اوسنے چاہا خواہ بھلائی خواہ برائی جو ظاہر مین آوے خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ

نافرمانی جو بندونسے ظاہر ہوتے ہین وسے سب حق تعالی کے ارادے کے ساتھ ہی پر حق تعالی کفر اور نافرمانی سے

راضی نہین بلکہ اوس پر عذاب مقرر رکھا اور تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجھے

کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہے اور رضامندی اور چیز ہے

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزارون ہزار درود بے شمار تصدق اوپر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اگر وے لوگ بھیجے نہ جاتے

تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علمون مین نہ پہونچتا سارے انبیا برحق ہین اول اونکے آدم علیہ السلام

ہین اور آخر اونکے اور بہتر اون سبسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور اونکا تشریف

لیجانا راتکو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سے ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا

حق ہے اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اوتری ہین توریت حضرت موسی پر اور انجیل حضرت عیسی پر اور زبور

حضرت داود پر اور قرآن حضرت محمد مصطفے پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور اونکے غیر پیغمبر علیہم الصلوۃ والسلام

تمام حق ہین سارے انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہیے لانا لاکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابونکی

گنتی کا لحاظ نہ چاہیے رکھنا کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابونکی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوئی اور تمام انبیا

صغیرہ اور کبیرہ گناہون سے پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل قطعی کے ساتھ ثابت ہوے اون پر ایمان

چاہیے لانا اور چاہیے ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہونسے اور نہ مرد ہین

اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانے اور پینے کی نگاہ رکھنے والی وحی کے ہین اور اوٹھانیوالے عرش کے اور جسکام پر

حکم کیے گئے اوسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتے باوجود اسکے کہ ساری مخلوقات سے بہتر ہین اور مقرب درگاہ الہی کے

لاکن وے سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے ہین ہان

مگر جس قدر علم اور قدرت خدا نے اونکو دیا اوس قدر جانتے ہین اور اوس قدر کا اختیار رکھتے ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات

اور صفات پر ایمان رکھتے ہین مانند سارے مسلمانونکے اور خدا کی کنہ معلوم کرنے کے باب مین عاجزی اور قصور کے

قائل ہین اور بندگی کے حقوق بجالانے مین بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین اور خدا نے اس بندگی پر

اونکو جو نعمتین دیتی اوسکے شکر گزار ہین خدا کے خاص بندے اونکو خدا کی صفتون مین شریک ٹھہرایا اونکو اوسکی صفتونکی چیز
شریک جاننا کفر ہے جسطرح ہندو اور کفار نبیونکو ایکانسے کافر ہوا جسطرح نصارا حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوے
اور عرب کے مشرکون نے فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا ان پر مسلم رکھا وہ بھی کافر ہوے اور فرشتونکو
خدا کی صفتون مین شریک نچاہیے کرنا اور غیر انبیا کو یعنی مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نچاہیے کرنا
اور عصمت انبیا اور فرشتونکے سوا اور کسی کے لیے ثابت نچاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہوئین خواہ اہل بیت خواہ اولیا
اور تابعداری نبیوکے قول اور فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لانا چاہیے
اور جو فرمایا اوسپر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اوس سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے قول اور فعل سے سر کے بال برابر خلاف ہو اوسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی ہے کہ منکر اور
نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہے اور عذاب قبر حق ہے خاص کر کافرونکو اور بعض مسلمان گنہگارونکو بھی ہوتا ہے
اور بعد موت کو قیامت کے دن اوٹھنا حق ہے اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لیے حق ہے اور اول
صور مین پھٹ جانا آسمانون کا اور گر پڑنا ستارونکا اور اوڑنا پہاڑونکا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری
صور مین نکل آنا مردونکا قبرون سے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہے اور حساب دن قیامت کا اور
گواہی ہی اعضا کی اور تولنا عملون کا ترازو مین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کے پیٹھ پر تلوار سے تیز زیادہ اور
بال سے باریک زیادہ یہ بھی حق ہے اور اوس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے تیز رو کی اور بعض آہستہ
چلے جائینگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگے اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیون کی حق ہے
اور حوض کوثر حق ہے پانی اوسکا سفید زیادہ دودھ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے ہے اور اوسکے
پاس کوزے ہووینگے مانند ستارون کے جو شخص اوسے ایکبار پیویگا اوسکے بعد پیاسا نہوگا اور خدا تعالی
مختار ہے اگر چاہے گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہے صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے
توبہ کرتا ہے گناہ اوسکا خدا تعالی موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہے اور کفار ہمیشہ دوزخ کی عذاب مین رہینگے اور گنہگار
مسلمان سب اگر دوزخ مین پڑینگے تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین داخل ہوونگے
اور بعد اسکی بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہے اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہے

اور جو اقسام عذاب دوزخ کی ہین یعنی سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹے اور پیپ
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی ان عذابونکا ذکر فرمایا اور قرآن اونپر ناطق ہی سب حق ہی اور جو اقسام بہشت کی
نعمتونکی ہین یعنی کھانا پینا اور حور و مکانات مصفا اور غیر انکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی نعمتونمین سب سے
عمدہ نعمت خدا کا دیدار ہی کہ سارے مسلمان حقتعالے کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے لاکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال
ہوگی ف تحقیق اسکی یون ہی کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اوسکی ساتھ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہی
اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسرے خصوصیات عقل کی نظر مین ہمارے لحاظ ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ کی دیکھنے مین سب
چیزین محو ہو جائین گی اور حق تعالیٰ کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصلا دکھائی نہ دیگی اس سبب سے لحاظ جہت
اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہی تقریر تفسیر عزیزیہ کا **بیان ایمان اور**
ایمان عبارت ہی تصدیق کرنا دل سی رغبت کے ساتھ اور اقرار زبانی کی ساتھ لاکن اقرار زبانی ضرورت کے وقت
ساقط ہوتا ہی ف تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل کے سچے اعتقاد سے رسول اور احکام شرع کو حق جاننا
اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہی اور جو فقط اقرار زبانی ہو اور تصدیق
قلبی نہو تو اوسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دل مین یقین ہو اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کے لیے تو اوسکو
ایمان کہتے ہین مثلا کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ کفر کا کہلاوے اور وہ نہ کہے تو یقینا مارا جاوے تو اس
صورت لاچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جاوے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور
بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابیونکی تعریف سے پر ہین اور قرآن مین یہ بھی ہی کہ
وہ سب آپسمین پیار اور ملاپ رکھتے تھے اور کافرونکی مقابلے اور اونکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص عقیدہ
رکھتا ہی کہ صحابہ آپسمین بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہی اور جو شخص اونکے ساتھ بغض اور
خفگی رکھتا ہی قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ
تاکہ غصے مین ڈالے بسبب اونکے کافرونکو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنیوالے فرقان کے تھے
پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کی سوا ایمان کے اور متواترات چیزون پر ایمان لانا

ممکن نہو کافر وجہ ممکن نہونیکی یہ ہی کہ قرآن اور قرآن کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگ کو اونکو
صحابیون کے وسیلے سے پہونچین پس اگر اوسنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات
اونکی اوسکے نزدیک ہرگز قابل سند کے نہوئین گی جب روایات اونکی قابل سند کی نہوئین تو قرآن کا اترنا
رسول علیہ السلام پر اور اوسکا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا کہ
ابو بکر رضی اللہ عنہ سارے صحابہ سے افضل ہین بعد اونکے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابو بکر کو افضل جانکر
اونکی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکرؓ کے حکم سے عمرؓ کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکرؓ کے بعد عمرؓ کی فضیلت پر اجماع ہوا
اور عمرؓ کے بعد تین دن صحابہ نے آپسمین مشورہ کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر اونکی خلافت پر اجماع کیا اور بیعت کی
اور عثمانؓ کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کی جو مدینے مین تھے سب نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ
بیعت کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمانی کسی صحابہ پر نچاہیے کرنی اور اونکی
آپس کی لڑائی اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کے ساتھ اعتقاد اور محبت چاہیے رکھنی
یہی عقیدہ اہل حق کا ہی یعنی سنت اور جماعت کا **فصل در اہتمام نماز** نماز کی کوشش کرنیکے بیان مین اول
عقیدہ درست کرنا چاہیے اور عقیدہ درست کرنیکے بعد بدنی عبادتون مین سب سے عمدہ عبادت نماز ہے
صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ مومن اور درمیان کفر کے
ترک نماز ہی یعنی ترک نماز کفر مین پہونچاتا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی بریدہ سے اور بریدہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمی کی نماز ہی جو شخص نماز ترک کریگا کافر
ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابی الدرداء نے کہ وصیت کی مجکو میرے دوست
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک خدا کے ساتھ نکر تو اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے اور نافرمانی ماباپ کی مت کر
اگرچہ حکم کرین تجھکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور اولاد اور مال سے اور نماز فرض قصداً ترک مت کر کہ جو شخص
نماز فرض قصداً ترک کرتا ہی ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہی ف یعنی کسی حال پر حق تعالی اوسکی حمایت
نہین کرتا ہی اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے آنحضرت
علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور اور حجت اور خلاصی ہوگی دن قیامت کا اور جو شخص

محافظت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن خلف کی
ساتھ اور ترمذی نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز کو نہین
جانتے تھے کہ اوسکا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی نماز چھوڑنے سے جانتے تھے کہ ترک کرنیوالا اوسکا کافر
ہوا بسبب ان حدیثون کی امام احمد حنبل قصدًا ایک نماز ترک کرنیوالیکو کافر جانتے ہین اور امام شافعی اوسکو حکم قتل کا
کرتے ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کے اوس شخص کو ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے جبتک توبہ نکرے واللہ اعلم
پس چاہیے جاننا کہ نماز کے لیے شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب ذکر کیے جاوینگے اور نماز کی شرائط مین سے ہے پاک کرنا
بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان اور کپڑیکا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھین

کتاب الطہارۃ اوسمین دس فصلین ہین **فصل پہلی** وضو کے بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین
فرض ہین پہلے دھونا منہ کا ماتھے کے بالونسے ٹھڈی کے نیچے تک اور دونون کان تک دوسرے دھونا
دونون ہاتھ کا دونون کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھے دھونا دونون پانؤنکا ٹخنون
سمیت اگر داڑھی گھنی ہوئے تو پہونچانا پانیکا داڑھی کے بالونکے نیچے ضرور نہین اگر ان چار اعضا سے ناخن کے
برابر بھی سوکھا رہجاوے تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نیت اور
ترتیب بھی وضو مین فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسریکا دھونا بھی فرض ہے
اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک مین ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد اور مالک کے
نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے یہ سب افعال ادا کیے جاوین اور یہ سب افعال نزدیک
امام اعظم کے سنت ہین مسئلہ سنت وضو مین وہ ہے کہ پہلے دونون ہاتھ پہنچونتک تین بار دھووے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہے اور تین بار پانی منہ مین ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالے اور ناک جھاڑے اور
تین بار تمام منہ دھووے اور تین تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھووے اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کرے اور دونون
کانون کو بھی سر کے ساتھ مسح کرے اوسکے لیے نیا پانی شرط نہین اور اگر پانؤنمین موزہ ہووے اور پورے وضو کے بعد موزہ
پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے ایک رات اور ایک دن تک موزہ پانؤن سے نہ نکالے اور اس موزہ پر مسح کرتا
اور مسافر کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے تین رات اور تین دن تک موزہ پانؤن سے نہ نکالے اور مسح [illegible]

کرتا ہے ف حدث کے وقت سے مسح کی مدت شمار کرنیکی مثال یون ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کی وقت وضو کرکے
موزہ پہنا اور اوسکا وضو اوس دن کے مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کی مسح کی
مدت اس مغرب سے لیکر دوسرے دنکی مغرب تک شمار ہے اور جو صبح کا وضو کرکے موزہ پہنا تھا اور اوسی وضو سے
اوسدن کی مغرب پڑھی تھی تو اوسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پھٹا ہوا اسطرح پر کہ چلنے مین تین اونگلی کی برابر
پانون ظاہر ہوتا ہی تو مسح کرنا اوس موزے پر درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو ہے اوسنے ایک موزے کو پانون سے اوس
حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی میں آیا یا موزے کے مسح کی مدت تمام ہوئی تو اندونون صورتونمین
موزے نکالکر دونون پانونکو دھووے اور دہرانا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک مالک رحمہ اللہ کے اعادہ وضو کا
ضرور ہے اور ہاتھ کی تین اونگلی کی برابر موزے کا مسح کرنا فرض ہے پانونکی پیٹھ پر اور سنت مسح مین وہ ہے کہ پانچون
اونگلیان ہاتھ کی پانونکی اونگلیون کی سرونسے پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمدکے فرض ہے اور اسمین احتیاط ہے
اور پور وضو کی بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کسیکی بندگی نہین
سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہے اوسکا شریک کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے بارخدایا کردے تو مجکو توبہ کرنیوالونمین اور کردے تو مجکو پاک
لوگونمین پاکی بولتا ہون تیری اے اللہ اور مشغول ہون تیری تعریف مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ
نہین کوئی معبود مگر تو اور بخشش مانگتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھے
تحیۃ الوضو کی **فصل دوسری** وضو توڑنیوالی چیزون کے بیان مین جو چیز آگے یا پیچھے کی راہ سے نکل آوے
وہ چیز وضو توڑنیوالی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سے نکلے اگر اوس مکان تک بہے کہ جسکا
دھونا غسل اور وضو مین لازم ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاوے گا ف جان تو کہ نجاست بدن کی اندر سے نکلنے کے بعد
اوسکے بہنا بھی شرط ہے اسلیے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے تو اس صورت مین وہ نجاست وضو نہ توڑیگی
مثلاً لہو زخم کے سرے پر آگیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمین یہی کہ بہنا اس

نجاست کا ایسے مکان پر پہونچے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی خواہ غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین
تب وضو توڑنیوالی ہوگی اور اگر نجاست مین سی نکلکر بہی لاکن اوس مکان پر نہ پہونچی کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی غسل
یا وضو مین بلکہ اوس مکان پر پہونچی کہ جسکا دھونا فرض نہین ہوتا ہی تو اوس صورت مین بھی وہ نجاست باہر آنیوالی
وضو نتوڑیگی مثلاً آنکھہ مین خون نکل آیا لاکن آنکھہ کے باہر نہ بہا تو اس خون کے نکلنی سی وضو نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ
اندر آنکھہ کے دھونا نہ غسل مین فرض ہی اور نہ وضو مین اور قے ... منہ بھر کر نکلنی سی وضو ٹوٹتا ہی خواہ وہ قے کھانا ہو
خواہ پیت خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف رح کے اگر بلغم پیٹ سے منہ بھر کر نکلے تو وضو
ٹوٹ جاتی اور اگر لہو تھوک سمیت نکل آوے اور تھوک کا رنگ سرخ کر دیوے تو وہ لہو وضو توڑیگا
اور اگر تھوک کا رنگ زرد کردیوی تو نتوڑیگا اور اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی بار کی پس اگر ایک متلی کے
سبب سے کی ہی تو ابو یوسف کے نزدیک یہ ہی کہ وہ قے جمع کیجاوے ف اگر جمع کرنیکے بعد منہ بھر ہی تو اوس سے
وضو ٹوٹیگا اور اگر اس قدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد رح کے یہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی
تو وہ قے جمع کیجاوے ف یعنی نزدیک امام محمد رح کے اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس
مین چند بار قے کی ہی تو اوسکو بعد جمع کرنیکے دیکھا جاہیی کہ اگر وہ منہ بھر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر
اس قدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوے خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز پر اس طرح پر کہ اگر
تکیہ نکالا جاوے تو گر پڑے اور سو جانا کھڑے یا بیٹھے بغیر تکیہ کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لاکن رکوع اور
سجدہ سنت کے طور پر ہونا شرط ہی ف یعنی اوسمین پیٹ پیان سے دور ہی اور دونون بازو پہلو سے دور ہین اور
اگر ایسا نہووے بلکہ اسکے برعکس ہووے تو اس رکوع اور سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور بالغ نمازی کے
قہقہے کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع اور سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور بیہوشی سے ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی
یعنی حالت نماز مین بھی اور اوسکے غیر مین بھی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی ف مباشرت فاحشہ اوسکو
کہتے ہین کہ مرد اور عورت دونون ننگے ہووین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگجاوے بے دخول ہووے
اور اپنے عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتھ لگانے سے نزدیک امام اعظم کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے
اماموں کے ٹوٹتا ہی اور اونٹ کے گوشت کھانے سے نزدیک امام احمد کے وضو ٹوٹتا ہے اور کچا

ان سب سے بہت بہتر ہے فصل تیسری غسل کے بیان میں فرض غسل میں تین ہیں ایک تو تمام بدن کا دھونا اور دوسرا
غرغرہ کرنا تیسرا ناک میں پانی ڈالنا اور سنت غسل میں یہ ہے کہ اول ہاتھ دھووے بعد اوسکے وضو کرے لیکن اگر
پانی جمنے کی جگہ میں نہاوے تو پاؤں بعد نہانے کے دھوئے اور تین بار سارے بدن کو دھووے اور عورت پر فرض ہے پانی
پہونچانا گندھی ہوئے بالوں کی جڑ میں اور کھولنا بالونکا ضرور نہیں اور اگر مرد کے سر پر بال ہوویں تو کھولنا اونکا اور
سر کی جڑ تک دھونا اونکا فرض ہے فصل چوتھی غسل واجب کرنیوالی چیزونکے بیان میں تین چیزیں غسل واجب کرنیوالی ہیں
ایک اونمیں سے وطی ہے واجب کرتی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل میں خواہ دبر میں اگرچہ منی نہ نکلے دوسرا
اونمیں سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کے ساتھ جاگتے میں جو نکلے خواہ نیند میں اور خواب دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہے
بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کے ساتھ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لیکن منی جس وقت اپنے مکان سے جدا ہووے
اوس وقت شہوت ہونا شرط ہے پس اگر منی اپنے مکان سے شہوت کے ساتھ جدا ہووے اور اوسنے سر ذکر کا پکڑ لیا شہوت
رک گئی بعد چھوڑنے کے منی نکل پڑی تو اس صورت میں بھی غسل واجب ہے گا اور اگر بدون شہوت کی منی اپنے مکان سے
جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظم کے نزدیک غسل واجب نہیں ہے گا تیسرا اونمیں سے حیض اور نفاس ہے جب موقوف
ہوویں یہ دونوں تب غسل واجب ہووے مسئلہ کم مدت حیض کی تین دن ہیں اور اکثر مدت اوسکی دس دن
پس اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا وہ لہو حیض کا ہے اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہے
اور کم سے کم کی مدت نہیں ہے پس اس چالیس روز کے درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفید کے وہ لہو نفاس میں
شمار ہوگا اور حیض کے دنوں میں جو خون تین دن سے کم ہو یا دس دن سے زیادہ وہ خون حیض کا نہیں بلکہ بیماری ہے
نماز اور روزے کا مانع نہیں ہوتا اور اسی طرح حالت نفاس میں جو خون چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی اون دنونکو
مانع نہیں ہوئیگا اور اگر کسی عورتکو اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دس روز تک مرض سمجھا جائیگا اور اگر
دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑھ گئے ہیں سوا اوتنے دن مرض کے ہیں اور جو عادت تھی سو
قائم رہیگی ف مثلاً کسی عورتکو عادت حیض کی چھہ روز کی تھی اوسنے خلاف عادت کے دس دن تک لہو
دیکھا اس صورت میں عادت سے بڑھکر جو چار دن لہو دیکھا وہ بھی گنتی میں حیض کے ہووے اور اگر مثلاً تیرہ ۱۳ دن
لہو دیکھا تو اس صورت میں عادت کے بعد جو سات دن بڑھے وہ استحاضہ میں شمار ہونگے نہ حیض میں اور عادت

جو اوسکی تھی سو قایم رہی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سی سوا ہو وہ بیماری کہلاویگی ف مثلاً ایک نو برسکی عورتنے پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکھا پس دس دن حیض کے ٹھہرینگے اور چار دن استحاضہ کے اور طہر کی مدت پندرہ دن سی کم نہین ہوتی اور جو طہر اس سے کم ہوا اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاے تو وہ بھی حیض مین گناجائیگا نہ طہر مین ف مثلاً کسی عورتکو ہر مہینہ مین حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اوسکی عادت آپہونچی تب اوسنے ایکدن خون دیکھا بعد اوسکے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسوین دن لہو دیکھا اس صورت مین جو بیچمین آٹھ دن پاک رہی وہ بھی حیض مین شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اس عورتنے ایک دن خون دیکھا بعد اسکے چودہ روز پاک رہی پھر پندرہوین دن خون دیکھا تو اس صورت مین اول کے دس دن حیض مین شمار ہونگے اور اخیر کے چھ روز پاکی مین یہ دونون موافق مذہب امام ابی یوسف کے ہین اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہے حیض اور نفاس سے نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بھی وہ دونون مانع ہوتے ہین پر اوسکا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض اور نفاس مین حرام ہے نہ استحاضہ مین اور حیض اگر دس دن کے آگے موقوف ہو جاے تو عورت کو نہانے بدون وطی درست ہوگی مگر اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاے اور دس دن گذرنیکے بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کے بھی وطی درست ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت مین بھی بغیر غسل کے وطی درست نہین مسئلہ بے وضو کو قران چھونا درست نہین اور بغیر ہاتھ لگاے پڑھنا درست ہے اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چھونا درست ہے نہ پڑھنا اور اونکو مسجد مین جانا اور کعبے کا طواف کرنا بھی درست نہین فصل پانچوین نجاسات کے بیان مین پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑیکا اور بیٹ چڑیکی غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہے چوتھائی کپڑے سے کم مین بھر جاے تو معاف ہے نماز اوس کپڑے پر جائز ہوگی لاکن اگر تھوڑی پانی مین گرے گی تو پانی پلید کر دیگی اور بیٹ چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سواے بیٹ مرغ اور بطکے ف ماکول اللحم کہتے ہین اون جانورونکو جسکا گوشت حلال ہے اور غیر ماکول اللحم اونکو کہتے ہین کہ جنکا گوشت حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدھے اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گوہ آدمی کا اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایونکا نجاست غلیظہ ہے

اور ہر جانور کا بہنے والا لہو بھی نجاست غلیظہ ہی اور شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہی ایک
پتلی دوسری گاڑھی پتلی مین روپے کی مقدار یعنی ہتھیلی کے غار برابر اور گاڑھی مین ساڑھے چار ماشے
کے اندازہ معاف ہی لاکن تھوڑے پانیکو اس قدر بھی ناپاک کرتی ہی اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور
جانور پاکون کا اور پسینا ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہی اور جھوٹا بلی اور چوہے اور گھر مین
رہنے والے جانورونکا اور پنجہ گیر چڑیونکا مکروہ ہی اور جھوٹا کتے اور سور اور پھاڑنیوالی چوپایے اور سوا
انکے اور حرام گوشت والے جانورونکا نجس ہی اور پیشاب کی چھینٹین اگر سوئی کی سر کی مانند پڑ جاوین
تو معاف ہین فصل چھٹی نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنیکے بیان مین جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی
حاصل نہین ہوتی ہی مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اترا ہو یا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوئین اور چشمے کے
مطلب یہ ہی کہ درخت یا پھل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کیلے کا اوس سے پاکی حاصل نہین ہوتی
اور اگر پانی مین کوئی پاک چیز گر جاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اوس سے درست ہی
مگر جب اس پانی کو گاڑھا کر دے یا جز اوسکا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ ملجاوے چنانچہ آدھ سیر گلاب
آدھ سیر پانی مین مل گیا یا پانیکا نام باقی نرہا مثلاً نام اوسکا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہو گیا تو
ان صورتون مین وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہو گا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اس سے دھونا جائز ہی
امام اعظم کے نزدیک اور نزدیک امام شافعی رح اور محمد رح اور غیر ان دونو کے جائز نہین فصل ساتوین
نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنیکے بیان مین جو منی گاڑھی خشک کپڑے پر لگجاوے تو کھرچنے سے کپڑا
پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہین اور نجس زمین اگر خشک ہو جاوے اور
اثر نجاست کا اوس سے اوٹھ جاوے تو نماز اوسپر درست ہو جاویگی نہ تیمم اور یہی حکم ہی اینٹ کے
فرش اور درخت اور دیوار اور گھاس غیر کٹی ہوئیکا یعنی یہ چیزین بھی پاک ہو جاتی ہین جب نجاست
خشک ہو کر اثر نجاست جاتی رہی اور کاٹی ہوئی گھاس بغیر دھونیکے پاک نہین ہوتی ہی اور جس چیز مین نجاست
نظر آنے والی ہو اوس نجاست کا جسم دھو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم رح کے پاک
ہو جاتی ہے اور نزدیک بعض کے نجس کے جسم دور ہونے کے بعد اوس چیز کو تین دفعہ چاہیے دھونا

اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرہ ٹپکنے تک اور نجاست غیر
دکھائی دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اور گوبر اگر جلکر راکھ ہو
نزدیک امام محمد رح کے پاک ہو جاتا ہی نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور گدھا اگر نمک کی کھان مین گر کر نمک
ہو جائے تو نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوتا ہی اور کھال مردار کی سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے فصل آٹھوین
پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین ان دونون پانی مین نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ہی اور نہ وہ
پانی نجاست غیر مرئی پڑنے سے ناپاک ہوتا ہی مگر جس وقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا
اور اگر کتا جاری پانی کی نہر مین بیٹھ جاوے یا کوئی مردار اوسمین گر جاوے یا قریب نالے کے نجاست پڑی ہو
اور مینھ کا پانی اوس چھت کی پرنالی سے بہہ رہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کتے اور نجاست کا ملا ہوا بہہ
رہا ہی تو نجس ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہی اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہی اور
پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہی اور ہر مشک مقدار سو رطل کی ہی نزدیک اکثر امام کے آب کثیر ہے
ف وزن ایک رطل کا چھتیس تولے برابر ہوتا ہی دہلی کے سکے سے چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان اوسکا
آویگا پس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہی اور رطلونکا اور نزدیک امام اعظم رح کے آب کثیر اوسکو کہتی ہین کہ
ایک طرف کے پانی ہلانے سے دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلے علما نے اسطور پر اندازہ کیا کہ جس پانی کا
چارون طرف دس دس گز ہو وہ آب کثیر ہی فصل نوین کنوئین کے بیان مین اگر کوئی جانور کنوئین میں
گر کر مر جاوے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوس کنوئین کا نکالنا ضرور ہی اور اگر نہ
نہ پھولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت مین اگر جانور بڑا ہی مثل بلی کے یا اوس سے بھی بڑا تو بھی
سارا پانی نکالنا چاہیے اور اگر تین جانور اوسط درجے کے گر جائین جب بھی یہی حکم ہے اور اگر جانور چھوٹا ہے
مانند چوہے اور گوریے کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اوسکے مانند کے مرنے سے
چالیس ڈول نکالنا واجب ہی ساٹھ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک کبوتر کا حکم ہے واللہ اعلم
فصل دسوین تیمم کے بیان مین اگر مصلی پانی پر قادر نہو وے اس سبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق
پر ہی اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکے پاس پانی موجود ہی لاکن بیماری پیدا ہونیکے یا صحت مین

دیر لگنی کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کی گھاٹ پر دشمن یا پہاڑ کھانیوالا جانور بیٹھا ہی یا پاس
پانی ہی پر ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سی وضو کری تو آپ پیاسا رہ جاوے یا کنوان پاس ہی پر ڈول اور رسّی میسر نہین ان
سب صورتون مین اوسی جائز ہی کہ وضو اور غسل کی عوض تیمم کرے زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ
خواہ گچ خواہ پتھر خواہ کویلا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہوین اول نیت تیمم کی کرکے پھر دونون ہاتھ زمین پر مارکے
ایک مرتبہ تمام منہ پر ملے اور پھر زمین پر مارکے دونون ہاتھونکو کہنیون سمیت ملے یہ تین چیزین تیمم مین
فرض ہین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منہ سے کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا پس اگر ہاتھ مین
انگوٹھی ہو تو اوسے ہلاوے اور خلال انگلیون کی کرے اور وقت سے قبل تیمم کر لینا درست ہی اور ایک تیمم سی
کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اوسکا باطل ہوگا اور نماز کے
اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اوسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ
پانی کے استعمال پر قدرت نہین رکھتا ہی تو اوسکو اوس ناپاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہی بشرطیکہ ستر ڈھاکنے
کی قدر کپڑا پاک اوسے میسر نہو مسئلہ اگر وضو کے اعضا مین سی ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی پہونچانے
مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اوسکو جائز ہی کہ اوس عضو پر مسح کری اور دوسرے اعضا کو
دھووے اور اگر وضو کی اعضا مین سے اکثر اعضا مین زخم یا مرض ہو کہ دھونا اون اعضا کا ضرر کرتا ہی تو اس
صورت مین تیمم کرے

کتاب الصلوۃ اسمین پندرہ فصلین ہین

فصل پہلی نماز کی وقتونکی بیان مین

وقت آنے سی نماز فرض ہوتی ہی مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سی پاک ہو اوسپر مسئلہ نماز کا وقت
اگر تحریمہ کی قدر باقی رہجائی اور اوس وقت مین کوئی کافر مسلمان ہوجاوے یا لڑکا بلوغ کو پہونچے یا دیوانہ ہوش
مین آوے تو اوسپر نماز اوس وقت کی فرض ہوگی ف دوسرے وقت اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہوگی اور اگر نماز کے
اخیر وقت مین عورتکا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اس قدر وقت باقی رہے کہ اوسمین نہانا اور
تحریمہ کرنا ہو سکتا ہی تو اوس وقت کی نماز اوسپر فرض ہوگی اور اگر وقت مین اس قدر وسعت نہین ہی تو نماز اوس وقت کی
اوسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کی نکلنے سی شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آوے تک باقی
رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر کی شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک سایہ ہر چیزونکا برابر دوچند نہو

ہوتا ہی سایۂ اصلی کی سوا ف یعنی اوس کی برابر ہونمین سایۂ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتی ہین یہ قول امام ابی یوسفؒ
اور امام محمدؒ اور باقی علما کا ہی اور امام اعظمؒ کی ایک روایت بھی اس قول کی موافق ہی اور دوسری روایت انکی یعنی امام اعظمؒ
سی یہ ہی کہ جبتک سایہ ہر چیز کا دو چند اوسکی ہو وی سوا سایۂ اصلی کی تب تک ظہر کا وقت نمازی کی ہاتھ سی نہ جائیگا اور
سایۂ اصلی کہ وہ ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہی ساون مین اور اوسکی قبل اور بعد ایک ایک گھٹتا جاتا ہی چار تک بعد اوسکی دو دو اور
قدم ساتوان حصہ ہوتا ہی ہر چیز کا ف اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کی موافق خواہ ثانی قول کی موافق
تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہی اور آفتاب کی زردی نہ آنی تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اوسکی وقت کراہت کا ہی
سورج ڈوبنی تک اور اوس وقت مکروہ مین اوس دن کی عصر ساتھ کراہت تحریمی کی جائز ہی دوسری نماز فرض اور نفل جائز نہین
اور بعد غروب سورج کی مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی ڈوبنی تک وقت اوسکا رہتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور نزدیک امام اعظمؒ کے
دو قول ہین ایک قول موافق انھین اکثر کی ہی اور دوسرا قول اونکا یہ ہی کہ سپیدی ڈوبنی تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارہ کا ہجوم
ہونیکی پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تنزیہی ہی اور مغرب کی وقت تمام ہونیکی بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہی خواہ
اول قول کی بعد ہو خواہ ثانی قول کی بعد رات تک رہا کرتا ہی نزدیک جمہور کی اور نزدیک امام اعظمؒ کے صبح صادق کے
نکلنے تک رہتا ہی کراہت تحریمی کی ساتھ اور وقت وتر کا عشا کی بعد ہی صبح صادق نکلنے تک رہتا ہی اور دیر کرنی
نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہی اور اوجالا کرنا فجر کو وقت کہ اوس حد تک
کہ قرأت مسنون کی ساتھ نماز اوسمین ادا کر سکی اور بعد ادا کرنیکی اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین پھر ساتھ
قرأت مسنون کی یعنی ساتھ چالیس آیت کی نماز ادا کر سکے یہ مستحب ہے اور دوسری نمازون مین نزدیک فقہا کی جلدی کرنی
بہتر ہی مگر جس حال مین منتظر جماعت کی لیے ہو وی تو جلدی نکرے اور سورج نکلتے وقت اور دوپہر کو اور سورج
ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی بھی بہت منع ہی لاکن نماز عصر اوسی
دن کی آفتاب کی ڈوبتے وقت جائز ہی بشرطیکہ غروب شروع ہونیکی قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا وقت
شروع ہو تو اوس وقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کی سوا اور نفلین پڑھنی مکروہ ہین اور بعد عصر اور قبل مغرب کی بھی
یہی حکم ہی مسئلہ ادا اور قضا نماز کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہی اور صفت اذان کی مشہور ہی ف یعنی اذان
کہنے کے وقت منہ طرف قبلہ کے کرے اور اپنی دونون انگلیان شہادت کی دو کان مین رکھے اور جب حی علی الصلوٰة

کہے تب منہ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب بائین طرف اور فجر کے وقت حی علی الفلاح کے بعد
الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کرنی
مکروہ ہے اور جو شخص گھر مین نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اوسکو کفایت ہے **فصل دوسری نماز کی شرطون کے**
بیان مین شرطین نماز کی چھ ہین پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سے چنانچہ اوپر گذر چکا
بیان اون دونون کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا جا نماز کا چوتھی شرط منہ کرنا قبلے کی طرف
پانچوین شرط ستر ڈھانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک مگر لونڈی کو پیٹ اور پیٹھ کا ڈھانکنا زیادہ ہے مرد سے
اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے منہ اور دونون ہاتھ اور پانون کی ہتھیلی کے سوا مسئلہ جو عضو کہ
ڈھانکنا اوسکا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر اسمین سے کھل جاوے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال
عورت کے سر سے لٹکتے رہتے ہین وہ علاحدہ عضو شمار ہین اونکی بھی چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ کتاب نوازل
مین لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر مین داخل ہے ابن ہمام نے کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سے پڑھیگی
تو نماز اوسکی فاسد ہوگی مسئلہ جسکو ستر ڈھانکنے کے لیے کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی
جائز ہے مسئلہ اگر نمازی کو جہت کعبے کی معلوم نہو تو جس طرف اوسکا دل گواہی دے اوسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیوے
اور بغیر سوچے اوسکی نماز درست نہوگی مسئلہ جو شخص قبلے کی طرف منہ نکر سکے دشمن کے ڈر سے
خواہ مرض کے سبب سے تو اوسکو درست ہے کہ جدھر اوسے طاقت ہو اودھر نماز پڑھے مسئلہ نفل نماز شہر کے
باہر سواری پر درست ہے سواری جس طرف چاہے اوس طرف جاوے مضائقہ نہین مسئلہ چھٹی شرط اون
مین سے نیت کرنی نماز کی پس نفل اور سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت درست ہے فائدہ دل مین یہ قصد
کرے کہ نماز اللہ کی ادا کرتا ہون اور نام نلے سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض اور وتر کے واسطے تحریمہ
کے وقت نیت کا تعین کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہون یا عصر کی یہ فرض ہے اور مقتدی پر
فرض ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتون کی شمار کی نیت فرض نہین ہے ف یہ چھ فرض نماز سے خارج
ہین کیسواسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزین ہین اور نماز اور چیز ایک دوسرے مین داخل نہین ہان یہ چھ
چیزین نماز کی شرط ہین کہ بدون انکے نماز صحیح نہین ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے مشروط سے

فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان مین ف یعنی اون فرضون کے بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات
فرض ہین اندر نماز کے ایک اونمین سے تحریمہ باندھنا لاکن تحریمہ کے لیے پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طرف قبلے کے
ہونا شرط ہے جس طرح باقی ارکان مین بھی شرط ہے ف باقی ارکان سے قیام اور قرارت اور رکوع اور سجدہ
اور قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض اونمین سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کے بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین
چار چار کے بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کے بعد اور نفل مین دو دو کے بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے
نماز سے خارج ہونا کسی کام کے ساتھ اسکی فرضیت امام اعظم کے سوا اورون کے نزدیک نہین اور چوتھا فرض کھڑا ہونا
ہر رکعت مین پانچوان فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قرارت پڑھنی لاکن
قرارت نزدیک امام شافعی اور احمد کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض ہے اور نزدیک امام اعظم رح کے
پانچون وقتون مین بیچ دو رکعت کے اندر فرض ہے اور وتر کی تینون رکعتون اور نفل کی ہر رکعت مین اور
قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدے مین یہ سب فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کے اور اکثر علما کے نزدیک
فرض نہین ف رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونیکا نام قومہ ہے اور دونون سجدون کے بیچ مین بیٹھنے کا نام
جلسہ اور امام اعظم رح کے نزدیک قرارت ایک آیت کی فرض ہے اور ابی یوسف اور محمد رح کے نزدیک تین
آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کے برابر ہو اور نزدیک امام شافعی رح اور احمد کے سورہ فاتحہ پڑھنی
فرض ہے اور بسم اللہ بھی اونمین شامل ہے اسلیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سے ایک آیت ہے اور دونون کے نزدیک
اور سجدے مین پیشانی اور ناک رکھنی فرض ہے اور ضرورت مین ان دونون مین سے ایک پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے اور شافعی رح
اور احمد کے نزدیک سجدے مین ماتھا اور ناک اور ہتھیلی دونون ہاتھ کی اور دونون گھٹنے اور اونگلیان دونون پانو کی
رکھنی فرض ہے اور نماز کے ارکان بیچ ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہے ف یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہے مثلاً
رکوع اسمین ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہے پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع مین گیا پھر جب یاد آیا رکوع سے
سیدھا ہوکر سورت پڑھی اب اوسپر فرض ہوا کہ پھر رکوع کرلے اور اگر رکوع نہ کیا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی
کس واسطے کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نے ایک رکعت مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا
پھر دوسری رکعت مین اوس سجدے کو قضا کیا اور سجدہ سہو کرلیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوگی ف اس صورت

وجہ فوت ہونیکی یہ ہی کہ سجدہ عین رکن غیر مکرر مین سی نہین بلکہ رکن مکرر مین سی ہی کسواسطی کہ سجدہ ہر رکعت مین
مکرر آتا ہی اور جو رکن مکرر آتا ہی اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہی اور واجب کے چھوٹنے سی نماز فاسد نہین
ہوتی ہی ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب خلاف کرنیکی بعد جب سجدہ سہو کا وہ بجا لایا تب اوسکی
نماز کامل ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکرتا تب بھی نماز جائز ہوجاتی پر نقصان کی ساتہ اور ابن ہمام نے حاکم کی
کتاب کافی سی نقل کی ہی کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قرارت اور رکوع دونون کرلیا اور سجدہ نکیا پھر
کھڑی ہوکر قرارت پڑھی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونون صورتون مین ایک
رکعت ہونے کی وجہ یہ ہی کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور
پچھلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسی طرح پر اگر اول رکوع کیا پھر کھڑی ہوکر قرارت پڑھی
اور رکوع اور سجدہ نکیے تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسی طرح پر اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑی ہوکر قرارت
پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکے کھڑی ہوکر قرارت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا پھر بھی
ایک رکعت ہوئی اور اسی طرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا
اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بھی ایک رکعت ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی
قیاس کرلینا چاہیے پہلی دو صورتون کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اولی کرنا اور اوسمین اور اخیری قعدہ مین
التحیات پڑھنی فرض ہی نزدیک امام احمد کی سوا اونکی غیر کی نزدیک سنت ہی نزدیک امام اعظم کی یہ تینون واجب ہین
اور آخری قعدے مین التحیات کی بعد درود پڑھنی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور سلام پھیرنا
بھی فرض ہی نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک امام اعظم کی بلکہ اونکی نزدیک
واجب ہی اور رکوع اور سجدے مین سر جھکاتی وقت اور اوٹھاتی وقت دونون وقت تکبیر کہنی اور رکوع مین
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ایک مرتبہ کہنا اور سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ایک بار کہنا اور رکوع سے
سیدھے ہونے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور دونون سجدے کے بیچ مین رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہنا یہ سارے امور
فرض ہین امام احمد کی نزدیک سوا اونکی غیر کی نزدیک لیکن اگر سہو ان سارے امور یا اونمین سے کوئی امر
ترک کریگا تو نماز فاسد ہوگی امام احمد کے نزدیک بھی اور قرارت پڑھنی قعدے مین پر فرض سنت نزدیک

امام شافعی کے نزدیک نماز کے غیر کے نزدیک بلکہ نزدیک امام اعظمؒ کے مقتدی پر حرام ہی قرأت پڑھنی ف
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہی پروردگار میرا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہی پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ قبول کیا اللہ نے واسطے اوسکے جسنے تعریف کی اوسکی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اے رب میرے بخش مجھکو

فصل چوتھی نماز کے واجبوں کے بیان مین امام اعظمؒ کے نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین ایک الحمد پڑھنی
دوسری الحمد کے ساتھ پوری سورت یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چھوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت مین اور
فرض کی دو رکعت مین الا فی تیسرے یہ اگر چار رکعت فرض ہین تو پہلے دو رکعت مین قرأت مقرر کرنی چوتھے
قیام اور رکوع اور سجدے مین ترتیب کی نظر رکھنی ف یعنی ہر فرض اور واجب کو اوسکے مقام پر ادا کرنا پانچوین
رکوع اور سجدے مین ایک تسبیح کی قدر قرار پکڑنا چھٹے سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد ساتوین سیدھا بیٹھنا
دونون سجدوں کے بیچ فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر نمازی رکوع سی سجدے مین گیا بدون قومہ کرنیکے تو نماز
اوسکی ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اوسپر واجب ہوگا آٹھوین قعدہ اولی
نوین التحیات پڑھنی اوسمین دسوین پے درپے ارکان ادا کرنے پس اگر ایک رکعت مین
دو رکوع کیے یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑھا اور تیسری رکعت کی قیام مین دیر لگی تو
ان تینون صورتون مین سجدہ سہو لازم آویگا ف وجہ سجدہ سہو لازم آنیکی یہ ہی کہ پہلی صورت مین دوسرے
رکوع کے سبب سجدہ کرنیمین دیر لگی اور دوسری صورت مین تیسرے سجدے کے سبب کھڑے ہونیمین دیر لگی
اور تیسری صورت مین درود پڑھنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام مین دیر لگی پس ان صورتونمین ارکان
کے پے درپے ادا ہونیمین خلل واقع ہوا اسلیے سجدہ سہو لازم آیا گیارھوین التحیات پڑھنی آخری
قعدے مین بارھوین قرأت پکار کے پڑھنی امام کو دو رکعت مین فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور
دونون عید کی اور آہستہ پڑھنی ظہر اور عصر ان دونون کی رکعتون مین تیرھوین باہر ہونا نماز سے لفظ سلام
کہکر چودھوین دعای قنوت پڑھنی وتر مین پندرھوین دونون عید کی نماز مین چھ چھ تکبیرین کہنی
اور امام اعظمؒ کے نزدیک فرض اور چیز ہین اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور واجب
ترک کرنے سی بھولکر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی پس اگر کسی نے بھولکر واجب ترک کیا ہو اور اوسنے سجدہ سہو کر لیا

تو نماز درست هوئی اور اگر سجده سهو نکیا تو واجب هی که نماز پهر پڑهے اور اگر واجب قصداً ترک کیا تو اوس
صورت مین بهی اعاده نماز کا واجب هی ف اور جو پهر کے نماز نه پڑهی فرض ادا هو گیا پر واجب کے ترک سے گناه پهر رها
اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز هی ف یعنی وه لوگ اوسی فرض کو فرض بهی کهتے هین اور
واجب بهی پس جن چیزونکو امام اعظم واجب کهتے هین اونکے نزدیک بعضی اونمین سے فرض هی اور بعضی
سنت مگر وه لوگ فرماتے هین که سجدهٔ سهو بعضی فرض کے ترک کرنے سے بهی لازم آتا هی اور بعضی سنت
کے ترک سے بهی ف مراد ان فرضون اور سنتون سے وه فرض اور سنتین هین که جنکو امام اعظم رح واجب کهتے هین
اور وه لوگ اونمین سے بعض کو فرض ٹهراتے هین اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب **فصل پانچوین**
سجده سهو کے بیان مین مسئله سجده سهو کا طریق یه هی که آخری قعده مین التحیات کے بعد داهنی طرف
سلام پهیر کے دو سجدے کرے بعد اوسکے پهر التحیات اور درود اور دعا پڑهکر دونون طرف سلام پهیرے اور
اگر سلام پهیرنے کے قبل سجده سهو کر لیا تو بهی درست هی اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بهولکر چهوڑدے
تو ایک بار سجده سهو کر لینا کفایت کرتا هی اور اگر امام سجده سهو کرے تو مسبوق کو چاهیے که اوس مین امام کی
تابعداری بجالاوے اگرچه جس وقت امام نے سهو کیا تها اوس وقت اوس سهو مین وه شریک نه تها اور اگر
مسبوق نے امام کے سلام پهیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پڑهنے مین سهو کیا تو پهر سجده کر لیوے ف
مسبوق اوسکو کهتے هین که جسکی کچهه نماز هاته سے گئی هو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑه چکے
تب وه آکر ملجاوے مسئله پانچون وقت کی نمازون مین جماعت فرض هی نزدیک امام احمد رح کے لیکن نماز منفرد
کی بهی درست سمجهتے هین اور داؤد رحمه الله کے نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نهین اور شافعی رحمه الله کے
نزدیک جماعت فرض کفایه هی ف یعنی محله کی مسجد مین اگر بعضے لوگ جماعت قائم کر لین تو اور لوگون کے
ذمه سے جماعت کی فرضیت ساقط هو جاتی هی نه فرضیت فرض کی اور ابو حنیفه اور مالک رحمهم الله کے
نزدیک جماعت سنت موکده هی قریب واجب کی اور جماعت تمام هو جانیکا احتمال هو تو فجر کی سنت باوجود
اسکے که سب سنتون سے تاکید اوسکی زیاده هی اوسکو بهی چهوڑ دیوے اور شهر کے لوگ اگر ترک جماعت کی عادت
کر لین تو اونسے لڑائی چاهیے کرنی جبتک که جماعت قائم نکرین مسئله صرف عورتونکی جماعت ابو حنیفه رح کے

نزدیک مکروہ ہی اور اماموں کے نزدیک درست ہی مسئلہ امامت کے لیے سب سے بہتر وہ شخص ہی کہ جو اچھی قرات
جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے
واقف ہو بعد قاری کی عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونیکی قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر علما کی
نزدیک قاری سی عالم بہتر ہی فائدہ یعنی نرے قاری سی البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو نماز کے
احکام سے تو ویسا قاری بیشک اور بے شبہ نرے عالم سے بہتر ہی اور امامت فاسق کی مکروہ ہے
پر اوسکی پیچھے نماز جائز ہوگی اور پڑھے ہوئے بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہین
اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے بھی درست نہین اور کسی امی نے ایک قاری اور ایک
امی کی امامت کی تو نماز تینونکی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد
ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی اور کھڑے ہونے والے کی نماز بیٹھنے والے کے پیچھے اور وضو
کرنیوالے کی نماز تیمم کرنیوالے کے پیچھے درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنیوالے کی نماز اشارے سی پڑھنیوالے
کے پیچھے درست نہین مسئلہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو جاوے
اور اگر دو مقتدی یا زیادہ دو سے ہین تو امام کے پیچھے کھڑے ہو دین اور اگر کسی نے صف کے پیچھے
اکیلے نماز پڑھی تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی اور نزدیک امام احمد کے نماز اوسکی درست نہوگی اور اگر
مقتدی امام سے آگے بڑھ جائے گا تو نماز اوسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مرد کی اپنے گھر مین پڑھنے سے
ثواب ایک نماز کا رکھتی ہی اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب
پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینہ کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی خانہ
کعبے مین ثواب لاکھ نماز کا رکھتی ہی فصل چھٹی سنت کے طریق پر نماز پڑھنے کے بیان مین
طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضو نمین اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حی علی الصلوۃ کے امام کھڑا ہو وے اور
نزدیک قد قامت کے تکبیر تحریمہ کی کرے نیت کرکے اور دونون ہاتھ کان کی لو تک اوٹھاوے اور مقتدی
امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابی حنیفہ رح کے

اور عورت دونون ہاتھ کندھے تک اوٹھا کر سینے پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے بعد اوسکے امام اور مقتدی
اور اکیلا پڑھنے والا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
آہستہ پڑھے پاک ہے تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے
بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد اوسکے امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے
شیطان راندے ہوئے سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اور
مسبوق کو جس قدر امام کے ساتھ نماز نہین ملی اوسکے ادا کرنیکے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی
چاہیے نہ مقتدی ف یعنی مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے اسواسطے کہ اعوذ باللہ اور
بسم اللہ تابع قرارت کے ہین اور قرارت پڑھنی مقتدی کو نہین ہے بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو قرارت
پڑھنی ہوتی ہے اس قدر مین کہ امام کے ساتھ اوسکو نہین ملی بعد اوسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھے
پیچھے امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنے والا سورہ ملاوین اور سنت
وہ ہے کہ مقیم حین کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک
اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے بروج سے لم یکن تک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر قرآن تک
ف سورہ حجرات سے بروج تک کی سورتونکو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک کی سورتونکو
اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتونکو قصار مفصل لاکن اسطور پر لازم پکڑنا سنت
نہین کہ کبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھی اور کبھی مغرب کی نماز مین سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات پڑھی اور اگر سب مقتدی
بیمار ہون اور لمبی قرارت کی خواہش رکھتے ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرارت دراز پڑھے ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے فجر کی ایک رکعت مین سورہ بقر پڑھی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت مین
سورہ اعراف پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑھتے تھے لاکن امام کو
مقتدیون کے احوال پر نظر رکھنی ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایکبار عشا کی نماز مین سورہ بقر

پڑھی ایک مقتدی نے پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ مگر
تو فتنہ اور بلا اور گناہ میں ڈالنے والا ہے یعنی قرات اس قدر دراز پڑھتے ہو کہ لوگ نماز چھوڑتے ہیں اور گناہگار
ہوتے ہیں مثل سبح اسم اور والشمس اور اونکے مانند پڑھا کر غرض یہ ہے کہ مقتدیونکے احوال پر نظر رکھنی بہت ہی
ضروری ہے اور جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھی اور مقتدی کو
چپ رہکر امام کی قرات کی طرف متوجہ رہے اور نفل نمازوں میں رغبت اور خوف کی آیات میں دعا مانگنی اور معافی
چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہے جب قرات سے فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا
رکوع میں جاوے اور رکوع میں جانیکے اور رکوع سے سر اوٹھانیکے وقت دونوں ہاتھ اوٹھانا نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے
سنت نہیں لیکن اکثر فقہا اور محدثین اوسکو سنت ثابت کرتے ہیں اور رکوع میں دونوں گھٹنے کو دونوں ہاتھ سے
مضبوط پکڑے اور اونگلیونکو کھلی رکھے اور سر اور پیٹھ کو چوتڑ کے ساتھ برابر کرے اور جس قدر قرات میں دیر کی اوسکے
مناسب رکوع میں بھی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم تین یا پانچ یا سات بار کہے یعنی رعایت طاق کی رکھے
اور ادنیٰ مرتبہ تین بار ہے اور مقتدی امام کے بعد رکوع اور سجدے میں جاوے اور مقتدی کو امام کے آگے رکوع
اور سجدے میں جانا حرام ہے پہلے امام سر اوٹھاوے بعد اوسکے مقتدی اور سر اوٹھانے کے وقت نزدیک
امام اعظم کے امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد اور اکیلا پڑھنے والا دونوں کہے اور
نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد کے امام بھی دونوں کہے بعد اوسکے تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاوے پہلے
دونوں گھٹنے رکھیں بعد اوسکے دونوں ہاتھ پھر ناک اور ماتھا دونوں ہاتھ کے بیچ میں رکھیں اور اونگلیاں دونوں
ہاتھ کی ملا کر کعبے کی طرف رکھیں اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور پاؤں کو زمین سے
دور رکھیں اور عورتیں ان سبکو ملا رکھیں قیام اور رکوع کے مناسب سجدے میں دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
تین یا پانچ یا سات بار پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تین بار پڑھے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بعد اوسکے اللہ اکبر
کہتا ہوا سر اوٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹھکر دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ
وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور راہ دکھا مجھکو اور روزی
دے مجھکو اور بلند کر رتبہ میرا اور شکستگی میری دور کر روایت کی اسکو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد

اوسکے اللہ اکبر کہنکے پھر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور اسیطرح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہے پیچھے تکبیر کہتا ہوا
اوٹھے اول منہ بعد اوسکے دونون ہاتھ اوسکے دونون گھٹنے اوٹھا کر کھڑا ہووے اور دوسری رکعت
پہلی کیطرح پڑھے لاکن اسمین ثنا اور اعوذ نہ پڑھے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب بایان پانون
بچھاوے اور اوسپر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور اونگلیان دونون پانونکی قبلے کی طرف رکھے اور
دونون ہاتھ کو دونون زانو پر رکھے اور داہنا ہاتھ کی خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی انگلی اور ابہام کو ملاکر
حلقہ کرے اور شہادت کی اونگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑھے اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام کی
روایتون سے ثابت ہی لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا وہ ہی کہ اشارہ نکرے ف مختار یہ ہی کہ اشارہ
کرے اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے ثابت ہوا اور اونگلیان دونون ہاتھ کی کعبے کی طرف
متوجہ رکھے اور پہلے قعدے مین تشہد سی زیادہ نہ پڑھے اور پیچھے تشہد کے اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کیلیے
اوٹھے اور اوس اوٹھنے مین دونون ہاتھ اوٹھانا بہت عالم کے نزدیک سنت ہی نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی رحمہ اللہ کے
اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ سمیت پڑھے آہستہ جب چارون رکعت سی فارغ ہو تب قعدہ
اخیر کرے جس طرح پر قعدہ اولی کیا تھا اور اوسمین بعد تشہد کے درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر
اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسے کہ برکت اوتاری تو نے
اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی بعد درود کے جو دعا
مشابہ ساتھ الفاظ قرآن کے ہو وہ پڑھے اور جو دعائین حدیث سی نقل کی گئین وہ بہتر ہین خصوصًا
یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ کی عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض سے اور عورت دونون جلسے مین بائین چوتڑ پر بیٹھے اور دونون پانون داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب فارغ ہو چکے تب سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کرے ف یعنی دل مین قصد کرے کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون اور فرشتون کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہہ نظر رکھے اور بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہے اور اوسکے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

فصل ساتوین نماز کے حدث کے بیان مین اگر نماز مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اوسی پر بنا کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جاوے تو وضو کرے اور اوسی نماز کو پوری کرے جس مقام مین حدث ہوا اوسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے اور اگر امام ہو تو خلیفہ کر دیوے اپنا اوسکے وضو کر کے مقتدیون مین آ مل ہو جاوے اور اگر مقتدی ہو تو وضو کر کے پھر اوس مکان مین آوے جہان سے گیا تھا اور اس عرصے مین جو کچھ امام پڑھ چکا ہو اول اوسکو ادا کرے بغیر قراءت کی پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاوے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہے اگر چاہے پہلے مکان مین پھر آوے اور اگر چاہے جس مکان مین وضو کیا اوسی مکان مین نماز پوری کرے اور اگر قصداً حدث کرے گا تو نماز فاسد ہو گی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کھلکھلا کی ہنسا یا نجاست منع کرنیوالی نماز کی اوسپر پڑی یا کوئی زخم لہو بہنے والا اوسکو پہونچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکل آیا پیچھے اوسکے ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا مسجد کے سوا کسی اور جگہہ مین نماز پڑھتا تھا اوس جگہہ وضو ٹوٹنے کے گمان پر صف سے الگ ہوا بعد اوسکو معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تھا ان صورتون مین نماز فاسد ہو گی بنا جائز نہوگی

اور اگر مسجد یا صف سے باہر نہین ہوا تو بنا کرے اور اگر قعدہ اخیر مین التحیات کے بعد حدث لاحق ہوا تو وضو
کر لیوے اور سلام پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظم کے نماز اوسکی تمام ہوئی
ف وجہ تمام ہونیکی یہ ہے کہ نمازی کو کوئی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام اعظم کے پس
قصداً حدث کرنا بعد تشہد کے یہ بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تیمم کرنیوالا پانی پر قادر ہوا یا امی کوئی
سورة سیکھی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قادر ہوا یا مدت مسح موزے کی تمام ہوئی
یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پانون سے نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی ف آگے کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا
آتا ہے یا قاری نے امی کو خلیفہ پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعے کی نماز مین التحیات کے بعد عصر کا وقت داخل ہوا
یا صاحب عذر کو مثل سلس البول وغیرہ والیکو عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہوکر اوسکی پٹی گر پڑی ان صورتون مین
نزدیک امام اعظم رح کی نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سے فعل کی ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہین گیا
ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اوسکی اختیار کے نہین پس اگر کوئی امر انھین مین سے التحیات کے بعد حادث
ہوجاوے تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کی باطل نہین ہوئی ف
اس باعث سے کہ انکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کی ساتھ باہر ہونا فرض نہین ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر
انھین مین سے حادث ہوجائیگا تو نماز سے خارج ہونا ثابت ہوگا مسئلہ اگر امام کو حدث ہوا اور اوسنے مسبوق
کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کرکے پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کی ساتھ سلام پھیرے مسبوق
بعد اوسکے کھڑا ہوکر اپنی نماز تمام کرے ف مدرک اوسکو کہتے ہین کہ جسنے تمام نماز امام کی ساتھ پڑھی مسئلہ اگر
رکوع یا سجدے مین حدث لاحق ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب اوس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر رکوع
اور سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدہ تلاوت کا فوت ہوا تھا اوس سجدے کو قضا کرے
الا کہ پھر ادا اوس سجدے کا مستحب ہے واجب نہین اور اگر امام کو حدث ہو اور مقتدی ایک مرد ہے تو وہی خلیفہ ہوگا
بدون تعین کرنیکے اور اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونو کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی نابالغ لڑکا ہے تو اوس
صورت مین بھی یہی حکم ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد ہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ کریگا ورنہ نہ
مسئلہ اگر امام قراءت سے بند ہوجاوے تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قراءت نماز جائز ہونیکے بقدر نہ پڑھی ہو مسئلہ

اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اوس رکن مین داخل ہو جاوے اور اگر رکوع مین پایا تو رکعت ملی
اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جس وقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو اوس وقت مسبوق جس قدر
نماز اوسکی فوت ہوئی اوسکو پڑھ لیوے اور مسبوق کی نماز قرارت کے حق مین اول نماز کا حکم رکھتی ہے اور تشہد کے
حق مین آخر نماز کا حکم ف یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ
تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جس طرح اول نماز مین پڑھتے ہین بعد اوسکے الحمد
اور سورہ کی ساتھ ایک رکعت پڑھکر قعدہ اخیرہ کر کے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی
تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورہ سمیت پڑھکر قعدہ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک
رکعت اور الحمد سورہ سمیت پڑھکے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے **مسئلہ** مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہین
نزدیک ابو حنیفہؒ کے مگر شافعی اوسکو جائز رکھتے ہین ف یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب
اپنی فوتی نماز کو قضا پڑھتا ہو تو اوس وقت اگر کسی نے اوسکے پیچھے اقتدا کیا تو اوس مقتدی کی نماز درست
نہو گی نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک شافعی رحمۃ اللہ کے جائز ہو گی **مسئلہ** اگر نمازی دو رکعت کے
بعد بھول کر تیسری رکعت کے لیے اوٹھا اور قعدہ اولی نکیا تو جب تک کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ
جاوے اس صورت مین سجدہ سہو واجب نہو گا اور اگر کھڑے ہونیکے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جاوے نہ بیٹھے
بیٹھیگا تو نماز فاسد ہو گی اور بعض کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہے پر سجدہ سہو کرنا ہو گا اور اگر چار رکعت کے بعد
کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچوین رکعت کیواسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جائے اور قعدہ اخیرہ کر کے سلام پھیرے
اور سجدہ سہو کر لے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر چاہے چھٹی رکعت
پڑھکر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے اسجگہ قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے
اس صورت مین چار رکعت نفل ہو گی اور ایک رکعت باطل ہو گی **فصل آٹھوین وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے کے**
بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہو جاوے تو قضا پڑھے اذان اور تکبیر کے ساتھ مانند ادا کے پس اگر قضا جماعت
کے ساتھ پڑھی جاوے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرارت پکار کے پڑھنی واجب ہے اور اگر اکیلا
پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے **مسئلہ** قضا اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہے اور فرض اور وتر مین بھی

نزدیک امام اعظم کے لیکن باوجود قضا یاد ہونیکے اگر نماز وقتیہ پڑھیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر
فائتہ کی نماز پڑھے دوسرے وقتیہ کی ادا کرنیکے آگے تو پہلے وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگئی اور
اگر فائتہ کی قضا پڑھنے کے آگے پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم کے نزدیک
صاحبین کے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو شخص صاحب ترتیب ہووے اوسکو قضا اور
وقتیہ مین نماز ترتیب کے ساتھ پڑھنی فرض ہے صاحب ترتیب اوسکو کہتے ہین کہ جس شخص کی نماز چھہ سے کم
قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نہ
پس جبتک صاحب ترتیب ہے تبتک اوسپر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے اوسکے بعد وقتیہ پڑھے
اور اگر قضا یاد رکھکے وقتیہ پڑھیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی اوسکی اوسکو یاد
رکھکر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اسکا موقوف ہے یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے
ایک سخت اور پانچ وقتیہ پڑھتا گیا اور اوس فوتی کو اونکے بیچ مین نہ پڑھی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین
اور فساد وقتیہ اولی کا بھی اوٹھ گیا اور اگر اوسنے ایسا نکیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی پھر
دوسرے وقت مین وقتیہ سے پہلے اوس فوتی کو پڑھی تو اس صورت مین وقتیہ کی فرضیت باطل ہوئی یعنی
فرض نہ رہی نفل ہوگئی مسئلہ اگر عشا بھول کر بے وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر کو وضو کے ساتھ پڑھے
تو عشا کے ساتھ سنت پھر پڑھے اور وتر نہ پڑھے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے وتر بھی
پڑھے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونیکے
سبب دوسرے بھول جانے کے سبب تیسرے جس وقت اوسکے ذمہ چھہ یا زیادہ چھہ سے نماز فائتہ
ہوئین خواہ نئی ہوئین خواہ پرانی اوسکے سبب مثلاً کسی نے چھہ نمازین قضا کین اب
ساتوین نماز ان چھہ کی یاد رکھی پر اوسنے پڑھ لی تو بھی درست ہے یعنی جس وقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا
تو ترتیب پھر عود کریگی اور اگر چھہ یا زیادہ چھہ سے فوت ہوئین اور کئی نمازین بعض قضا پڑھیں یہان تک کہ
کم چھہ سے باقی رہیں تو نزدیک بعض کے اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتوی اوس قول پر ہے کہ
ترتیب رجوع نکریگی جبتک تمام ادا ہوگی فصل ان مین نماز فاسد کرنیوالی اور مکروہ کرنے والی

چیزونکے بیان مین کلام اگرچہ بھولکر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور اسیطرح سوال کرنا اوس چیز کا کہ جو چیز آدمیون سے بھی مانگنا ہو سکے ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کے ساتھ میرا نکاح کردے اور نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشانی سے اف کہنا اور ساتھ آواز کے رونا درد یا مصیبت سے نہ بہشت اور دوزخ کے ذکر سے ف یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سنکر رونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی اور کھنکھارنا بلا عذر اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے ساتھ دینا اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے ساتھ دینا یہ امور نماز کو فاسد کرتے ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو بتاوے تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہین ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھکر پڑھنا اور کھانا اور پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام مین دونون ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور بتحقیق بعض کے عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام کے کرنیوالیکو دیکھنے والا جانے کہ یہ شخص نماز نہین پڑھتا اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہی اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اوسکے تمام ہونیکے قبل دوسری نماز شروع کی نئے تحریمہ سے تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پھر نئے تحریمہ کے ساتھ شروع کی تو باطل نہوگی اور جو کھانا کہ دانتون مین لگا تھا اگر اوسکو زبان سے نکالکر کھالیا پس اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنے کے برابر ہے تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور معنی اوسکے دریافت کیے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دکان پر نماز پڑھتا ہے اور اوسکے سامنے سے کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانیوالا عورت یا گدھا یا کتا لیکن عقلمند چلا گیا تو جانے والا گنہگار ہوگا مگر جس وقت کہ دکان بلند ہو اس طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پانون کے برابر نہو تو گنہگار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی کھڑی کرے ایک ہاتھ کی لنبی اور ایک انگلی کی برابر موٹی اور اپنے قریب داہنے یا بائین ابرو کے برابر کھڑی کرے اور ستره

سامنے رکھ دینا یا زمین پر خط کھینچنا فائدہ نہین رکھتا ہی اور امام کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر سترہ
نہو تو نماز ہی گذرنیوالے کو اشارے سے یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے نہ دونون سے ف
یعنی دونون نکرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے مسئلہ اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھی
اور اوسکے استر کی تہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون تہ سی ہوئی نہیں ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر
سی ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور نچلے کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جائز
ہوگی پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا ایسا ہی کہ ایک طرف اوسکا
پہن کر نماز پڑھتا ہے اور جس طرف نجس ہے وہ زمین پر پڑا ہی اس صورت مین اگر مصلی کے ہلنے سے
نجس کی جانب ہلتا ہی تو نماز درست نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہی تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہی کپڑے
یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہو اور اگر کثیر ہی تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہے کنکریان سجدہ کی
جگہ سے ہٹانا مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایک بار یا دو بار ہٹا دے ف اگر تین بار ہٹاویگا
تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی اونگلیون کو ملکر اور کھینچکر چٹخانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور داہنے یا بائین طرف
منہ لانا یعنی سینہ پھیرنے کے قبلے کی طرف سے اور اگر سینہ پھر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی
اقعا یعنی دونون زانو کھڑے کرکے اور دونون ہاتھ زمین مین رکھکے چوتڑ پر کتے کی بیٹھک بیٹھنا اور دونون
باہون کو سجدے مین بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور فرض مین بلا عذر چار زانو بیٹھنا
اور کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سے سمیٹنا اور سدل ثوب یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون
کنارے کو بدون ملانے کے لٹکا دینا اور جمہائی لینی چاہیے کہ جمہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو
جہانتک ہوسکے دفع کرے اور انگڑانا یعنی بدن کو سستی دفع کرنیکے لیے کھینچنا اور آنکھین بند رکھنی بلکہ
چاہیے کہ نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دیکر نماز پڑھی بلکہ سنت
ہے کہ اگر سر پر بال ہوویں تو بالون کو چھوڑ دیجیے تاکہ بال بھی سجدہ کرین اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی
اور انکساری کیلیے مضائقہ نہین اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے یہ
مکروہ نہین ہی اور امام کو اکیلا مسجد کے طاق مین کھڑا ہونا اور سب لوگ باہر ہوویں یا امام تنہا اونچے پر ہو

اور سارے لوگ بیچ اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اسکے کہ صف مین جگہ پاوے اور اگر صف مین جگہ نہو تو
ایک آدمی کو صف سے کھینچکر اپنے ساتھ صف کر لیوے اور پہننا اوس کپڑے کا کہ جس مین تصویر آدمی یا
جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے منہ کے یا داہنے یا بائین ہاتھ کی طرف ہووے اور اگر پیچھے قدم
یا پیچھے پیٹھ کے ہووے تو مضائقہ نہین اور تصویر درخت اوسکے مانند کی اور اسی طرح تصویر سر کٹی
ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہے کہ امام مسجد مین
کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے اور مکروہ نہین ہے نماز پڑھنی اوس مرد کی پیٹھ کی طرف کہ
بات کر رہا ہے اور کلام اللہ کی طرف یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کی طرف **فصل دسوین بیمار کی نماز کے
بیان مین** اگر بیمار کھڑا ہونیکی طاقت نرکھے یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھکر پڑھے اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے
اور اگر رکوع اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو اور کھڑے ہونیکی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم رح کے فتوی یہ ہے کہ بیٹھکر
نماز پڑھنی اوسکے لیے بہتر ہے کھڑے ہوکر پڑھنے سے پس بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ سر کے
اشارے سے کرے اور اشارہ سجدے کا بہت جھک کر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑے ہوکر سر کے
اشارے سے نماز پڑھے گا تو بھی درست ہے اور نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے کھڑا ہونا
ترک نکرے اور اگر کھڑے ہونے پر اور رکوع اور سجدے پر طاقت نہین رکھتا ہے تو بیٹھکر اشارے سے پڑھے
اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نرکھے تو چت لیٹے اور دونون پاؤن کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے اور منہ
قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کے اشارے سے ممکن نہو تو
نماز موقوف رکھے جبتک طاقت اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصے مین مر گیا تو گنہگار نہوگا
اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہو جاوے تو موافق اپنی طاقت کے نماز کو تمام کر لے اور اگر بیمار بیٹھکر رکوع اور
سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوے اور اوس نماز کو
پوری کرے اور نزدیک امام محمد کے نماز سرے سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑھتا تھا اور
نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سرے سے شروع کرے اور جو شخص بیہوش
یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک

رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گذر گئی تو قضا واجب ہوگی اور نزدیک محمد رحمۃ اللہ کے جب تک
چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب نہوگی

فصل گیارھوین مسافر کی نماز کے بیان مین

جو کوس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہے ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل جانیکے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے نکل کر شہر کی
عمارتوں سے باہر ہووے تو اوس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دونون رکعت پڑھے اور اگر اوسنے
چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر ہان دو رکعت فرض ہوئی
اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنے کے سبب گنہگار ہوا اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو
کر لیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہین بیٹھا تو فرض اوسکا باطل ہوا
چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کر لیوے مسافر کو جب تک اپنے اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی
یا گاؤن مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد نہ کریگا تب تک اوسکو حکم قصر کا رہیگا اور
میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین اور جو کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کسی جگہہ اقامت
نہین کرتے ہین مگر دس پانچ روز تو اون لوگو کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھین قصر نکرین ہان جب وہ
ایک بارگی اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اوس وقت قصر پڑھین اور اگر وقتیہ مین مسافر مقیم
تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنی قضا مین مسافر کو مقیم کے پیچھے
اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا درست ہے جب مسافر
دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لیوے وقت مسافر کو مقیم کے پیچھے
اقتدا کرنا درست ہونیکی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعداری کی سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہوجاتی ہے
اور وقت کے بعد مسافر کا فرض بدلتا نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونون کا
فرض ایک ہو مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کا اقتدا مسافر پر درست ہے جب مسافر
دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر باقی پڑھ لیوے اور ایک وطن اصلی دوسرے وطن اقامت اور
وطن اصلی سفر کے سبب باطل ہوتا ہے مثلاً ایک مسافر نے کسی شہر مین اقامت کی تھی پھر وہ [illegible]
کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلے اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب

وہان دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کی مقیم نہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اوسکو سفر مین چار پڑھے اور سفر مین جو قضا ہووے اوسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کیلیے جو سفر کرتے ہین اوسمین تینون اماموں کے نزدیک قصر نماز مین منع ہی اور نزد امام اعظم رح کے قصر نماز مین واجب اور فطار روزہ مین جائز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہو نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہے نہ جورو کی **فصل بارھوین جمعہ کی نماز کی بیان مین** جمعہ کی صحت کی واسطے چھہ چیزین شرط ہین جب وے چھہ پائی جائینگی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمے سے ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنا گیا شہر کی لوگون کی حاجت کی لیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنیکی لیے پس نزدیک امام اعظم رح کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر اماموں کے دیہاتون مین درست ہی شہر کی کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ یا اوس کی نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑھنا لاکن نزدیک امام اعظم رح کے ایک تسبیح کی برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین کی فرض وہ ہی کہ دراز ہو اور دو خطبے پڑھنا اس طور پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانون کی نصیحت پر اور اپنی نفس اور مسلمانون کی استغفار پر سنت ہی اور ترک کرنا اونکا مکروہ ہی پانچوین شرط جماعت اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تین آدمی سوا امام کی نزدیک ابی یوسف رح کی دو آدمی سوا امام کی اگر نماز کی درمیان سے جماعت کی لوگ بھاگ جاوین تو امام اور باقی رہنے والون کا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سرے سے شروع کرین فقط فوت ہونا جمعہ کا اوس صورت مین ہی کہ تمام آدمی امام کی سجدہ کرنے کی قبل بھاگ جائین اور اگر سارے نہ بھاگین امام کی سوا تین آدمی رہجائین یا امام کی سجدے کی بعد سب بھاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذن عام یعنی کسی کو منع نکرے **مسئلہ** جمعہ لڑکے اور غلام اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور اسی طرح اندھے پر بھی نزدیک امام اعظم رح کے اگرچہ اوسکو لیجانیوالا میسر ہووے اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی اگر لیجانیوالا میسر ہو تو اندھے پر جمعہ واجب ہی اور اگر میسر نہین تو نہین اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے غلام پر جمعہ واجب ہی **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اون سے ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کی باہر رہتا ہی اگر اذان جمعہ کی

سنتا ہی تو اوسپر لازم ہی جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعہ مین امام ٹھہراوین تو درست ہی اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کی اندر نماز جمعہ کی پڑھی اور مقیم اونمین کوئی نتھا تو نزدیک امام اعظم رح کے جمعہ اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی اور احمد کی درست نہین جبتک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست اون مین نہووین مسئلہ ایک نے بلا عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑھی تو ادا ہوگی کراہیت تحریمیہ کے ساتھ پھر اگر وہ جمعہ کے واسطے چلا اور امام ابتک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملی تو بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پھر پڑھے اور نزدیک صاحبین رح کے اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگی تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور اور قیدی کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہی مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین التحیات یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی تمام کرے اور نزدیک محمد رح کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام کرے مسئلہ جب جمعے کی پہلی اذان کہی جاوے تب جانا اوسکی طرف واجب ہوتا ہی اور اوس وقت خرید و فروخت حرام ہوتا ہی اور جب امام منبر پر چڑھے خطبہ پڑھنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہی جبتک خطبے سے فارغ نہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اوسکے روبرو کہی جاوے اور لوگ امام کی طرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہوچکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہی اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتاک پڑھنی سنت ہے مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہہ درست ہی اور امام اعظم کی ایک روایت مین سوا ایک جگہہ کے جائز نہین اور امام ابی یوسف سے روایت ہی کہ اگر شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اوسکی دونون طرف جمعہ پڑھنا درست ہے

فصل تیرھوین واجب نمازون کی بیان مین اکثر امامون کے نزدیک پانچون وقت کی فرضکے سوا کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظم رح کے نماز وتر کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید اضحی کی بھی اور اون کے نزدیک یہ تینون سنت موکدہ ہین فرض نماز کے واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ امام اعظم رح کے سوا اور امامون کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی اور وتر تین رکعت ہی نزدیک امام اعظم رح کے ایک سلام کے ساتھ اور تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑھے

اور تیسری رکعت مین قراءت کے بعد رکوع کے قبل قنوت پڑھا کرے تمام سال اور نزدیک شافعی رحمہ کے رمضان کے
آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑھے اور نزدیک اکثر امامون کے رکوع کے بعد قنوت مین پڑھنی سنت ہے
اور قنوت فجر کی نماز مین پڑھنی بدعت ہے اور نزدیک شافعی کے سنت ہے اور مستحب ہے کہ وتر کی پہلی رکعت مین
سبح اسم اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑھے مسئلہ نماز عید کی
شرائط وجوب اور ادا کی مانند نماز جمعے کے ہین ف یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی ہے
اور ادا ہوتی ہے اونھین شرطون سے نماز عید کی بھی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ
عیدین مین خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑھے مانند جمعے کے اور اونمین سب
اوس دن کے احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر کے دن
سنت وہ ہے کہ پہلے کچھہ کھاوے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے
اور خوشبو لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب سورج بلند ہوا
اس قدر کہ آنکھہ اوسکے دیکھنے مین چھلملاوے اوس وقت دوپہر کے قبل تک دونون عید کی نماز کا وقت ہے
اور جب نماز عید کی پڑھنے لگے تو تحریمے کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتھہ دونون ہاتھ
اوٹھاوے اور تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری رکعت مین قراءت کے پیچھے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی
کہے اور ہر تکبیر کے ساتھہ دونون ہاتھ اوٹھاوے بعد اوسکے تکبیر رکوع کی کہے چھہ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز
عیدین مین واجب ہین اگر یہ فوت ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی
ہوگی اور دونون عید کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھہ نپائی تو پھر اوسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کے سبب نماز
عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہوجائے تو دوسرے دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکے اور عید اضحی کی نماز
بارھوین تک بھی جائز ہے اور نماز عید اضحی کی مانند نماز عید الفطر کے ہے مگر فرق اتنا ہے کہ عید اضحی مین مستحب ہے
کہ قبل نماز کے کچھہ نکھاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت مین سے کھاوے اور قبل نماز کے کھانا بھی
مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہین اور عید اضحی مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کے
کہنا چاہیے مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت کے ساتھہ پڑھی جاوے

مقیم پر شہر مین واجب ہی اور نوین ذی حجہ کی صبح سے دسوین کی عصر تک ایام تشریق کے ہین نزدیک امام اعظم کے
اور نزدیک صاحبین کے تیرھوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کے قول پر ہی اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے
پیچھے اقتدا کرین تو اونپر بھی تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کی ساتھ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود
بندگی کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور واسطی اللہ کے ہی ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے تو بھی
مقتدی ترک نکرے **فصل چودھوین نفلون کے بیان مین** فجر کی نماز کی قبل سنت دو رکعت ہے
سورہ کافرون اور قل ہو اللہ اوسمین پڑھے اور نماز ظہر اور جمعہ کی قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے
اور بعد ظہر کی دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کی چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی بعد جمعہ کی چھ رکعتین ہین
اور مستحب وہ ہی کہ ظہر کی بعد چار رکعت پڑھی دو سلام کی ساتھ اور نماز عصر کے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑھے
مستحب ہی اور بعد نماز مغرب کی دو رکعت سنت ہی اور بعد اوسکے چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ ان کو
صلوۃ الاوابین کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کے بعد بیس رکعتین پڑھنی آئین ہین اور قبل عشا کی
چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کے دو رکعت سنت اور چار رکعت اور مستحب ہے اور بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر
پڑھنی مستحب ہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑھی
نماز تہجد کی سنت موکدہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہین فرمائی اور اگر کبھی فوت ہوجاتی
تو بارہ رکعت دن کو پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سی کم نہین آئی اور بارہ رکعت سے
زیادہ بھی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کی بعد پڑھتے تھے سنت
اسی طرح پر ہی جسکو اپنی نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ یہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو
تو سونیکی قبل پڑھ لیوے کہ اسمین احتیاط ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مع وتر سمیت تہجد سات رکعت پڑھی
اور کبھی نو رکعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور کبھی
چار چار رکعت اور کبھی سبکی سب ایک سلام کی ساتھ اور کبھی دو دو رکعت کو تازہ وضو و مسواک کی ساتھ پڑھی
اور بعد ہر دو رکعت کے سو گئے اور پھر جاگے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتی تھی یہانتک کہ دونون پاؤن مبارک

سوج جاتے اور پھٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت مین سورۂ بقر دوسری مین سورۂ
آل عمران تیسری مین سورہ نسا چوتھی مین سورۂ مائدہ پڑھی اور جس قدر قیام فرمایا اوسی قدر رکوع اور
اوسی قدر قومہ اور اوسی قدر سجدہ اور اوسی قدر جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت مین یہ چارون سورے جمع
فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب ہے کہ ہر روز
اس قدر پڑھے کہ ہمیشہ پڑھ سکے ایک مہینے مین ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتے تھے
اور اول رات مین تین سورۂ پڑھتے تھے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نسا اور دوسری رات مین پانچ سورہ پھر
سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکھتے ہین ف مراد ف سے
سورۂ فاتحہ اور میم سے سورۂ مائدہ اور ی سے سورہ یونس اور ب سے سورہ بنی اسرائیل اور شین سے سورۂ شعرا
اور واو سے سورۂ والصافات اور قاف سے سورہ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھے ف ترتیل کے
معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا اور حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور
وعید کے مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہی کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھکر سورج نکلنے تک ذکر مین
مشغول رہے جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑھے ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا پاویگا اور
اگر چار رکعت پڑھیگا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اوس دن کو آخر تک اوسکی مرادون کے لیے مین بس ہون یعنی
ساری پوری کرونگا اور اس نماز کو نماز اشراق کی کہتے ہین نماز چاشت کا بیان یون ہی کہ جب سورج گرم
ہو جاوے تب دوپہر کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑھنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہی
اور دوپہر ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑھنی حدیث سے ثابت ہوئی ف وظائف النبی مین
لکھتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدای نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتین ساتھ ایک سلام کے پڑھا کیا
کرتے تھے اور قراءت اوس مین لمبی پڑھا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تب دو رکعت
تحیۃ الوضو کی پڑھنی سنت ہی اور جس وقت مسجد مین داخل ہو اوس وقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھنی
سنت ہی اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ذکر الہی مین مشغول رہنا سنت ہے مسئلہ نفل مین جماعت
مکروہ ہی مگر رمضان مین سنت ہی کہ ہر رات عشا کے بعد بیس رکعت جماعت سے پڑھے دس سلام کے ساتھ اور پھر

تا یہ پڑھی کہ تمام رمضان مین قرآن ختم ہو جاوے اور قوم کی سستی کے سبب اس سے کم نکرے
اور رغبت زیادہ رکھتی ہو تو تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد
ت کی اندازہ بیٹھے اور ذکر مین مشغول رہے اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہے اور بعد تراویح کے وتر جماعت کے سات
پڑھے اور رمضان کے سوا اور دونون مین وتر جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے نماز استخارہ کا بیان یون ہے
کہ اگر کوئی کام آگے آوے تو سنت ہے کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت
نماز نفل پڑھے اور بعد اوسکے حمد اور درود پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ
بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ
رَضِّنِیْ بِہٖ یا اللہ تحقیق مین بھلائی مانگتا ہون تجھسے اس کام مین تیری علم کی مدد کے ساتھ اور قدرت
مانگتا ہون تجھسے بھلائی حاصل ہونے پر تیری قدرت کے وسیلے کے ساتھ اور مانگتا ہون تجھسے مراد اپنی
تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہے ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون
کسی چیز پر اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ
جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور میری زندگانی اور میرے
انجام کار مین پس حکم کر اور موجود کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے
اوس مین اور جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی
اور میرے انجام کار مین پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر مجکو اوس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لیے نیکی
جہان کہین ہووے پھر راضی کر مجکو ساتھ اوسکے نماز توبہ کا بیان یون ہے کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہو جاوے
تو چاہیے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور
جو گناہ کر چکا ہے اوس پر پشیمان ہووے اور دل مین قصد کرے کہ آیندہ گناہ پھر اختیار نہین کرینگے ہم

نماز حاجت کا بیان یہ ہی کہ اگر کسیکو کوئی حاجت آگے آوے تو وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور تعریف خدا کی کرے اور درود رسول پر بھیجکر یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ نہین کوئی معبود مگر اللہ حلم والا بزرگ پاک ہے اللہ مالک عرش بڑیکا تمام تعریف ہی اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا مانگتا ہون مین تجھسے خصلتین اچھی کہ واجب کرنیوالی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجھسے کامون کو کہ لازم کرنیوالے ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے نچھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نچھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوے تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتون سے کہ وہ تیرے نزدیک اچھی ہووے مگر جاری کر دے تو اوسکو اے بہت مہربان مہربانون کے

صلوۃ التسبیح کا بیان یون ہی کہ صلوۃ التسبیح تمام چھوٹے بڑے گناہون کی مغفرت کے لیے ہے خواہ وہ گناہ خطا ہو خواہ قصدًا خواہ پوشیدے مین خواہ ظاہر مین حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ اوسکا یون ہی کہ چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد قرأت کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اور رکوع مین دس بار اور قومہ مین دس بار اور سجدے مین دس بار اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین دس بار اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچھتر بار کہ چارون مین تین سو بار ہوتے ہین پڑھے اور اگر ہوسکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے نہین تو ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایک بار یا برس مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ چار رکعت مین چار سورہ مسبحات مین سے پڑھے اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر اور سورہ صف

اور سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن اور سورۂ اعلی **نماز سورج گہن کا بیان یعنی ہی** کہ جب سورج گہن لگے
تو سنت ہی کہ جمعہ پڑھانیوالا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے
مثل اور نمازون کے اور قراءت لمبی پڑھے لاکن آہستہ پڑھے اور نزدیک صاحبینؒ کے پکارکے پڑھے
اور نماز کے پیچھے ذکر مین مشغول رہے جبتک آفتاب صاف ہو جاوے اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑھے خواہ
دو رکعت پڑھے خواہ چار رکعت اور اسی طرح چاند کے گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کی مانند
مین پڑھے **نماز استسقا کا بیان یعنی ہی** کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبھی فقط دعا مانگی
اور کبھی جمعے کے خطبے مین دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط
استغفار کیا اسی واسطے امام اعظمؒ کے نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑھنی سنت موکدہ نہین ہے بلکہ
کہا ہی کہ بیچ کے طلب دعا اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑھی تو درست ہی لیکن صحیح روایت مین نبی
علیہ السلام سے ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی اسی واسطے امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور باقی علما نے کہا
کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھ نہووین پس امام جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے
اور قراءت پکارکے پڑھے اور نماز کے بعد مانند عید کی دو خطبے پڑھے اور استغفار کرے اور دعا استسقا کی
حدیث کی دعاؤن مین سے پڑھے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ
اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اور مانند اوسکے یا اللہ برسا ہم
پر مینہ فریاد کو پہونچنے والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینے والا نہ ضرر کرنیوالا جلدی برسنے والا نہ دیر کرنیوالا
یا اللہ پانی دے اپنے بندون کو اور جانورون کو اور اوتار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر مردہ اپنے کو اور امام چادر اپنی
پھیرے اور نہ قوم فقط چادر پھیرنے کا طریق یون ہی کہ داہان سرا بائین طرف ہو جاوے اور بایان سرا داہنی طرف
اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر **مسئلہ** نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پھر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا
کر لیوے اور نزدیک امام ابی یوسفؒ کی اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدے کے آگے فاسد کیا تو چار رکعت
قضا کرے اور اسی طور پر اختلاف ہی اوس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑھی چارون مین قراءت ترک کی یا پہلے
دو مین سے فقط ایک مین پڑھی فقط پس ان دونون صورت مین نزدیک امام اعظمؒ اور محمدؒ کے دو رکعت قضا کرے

کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے چار رکعت اور اگر پہلے دو رکعت ترک کی آخر کی دو مین سے فقط ایک مین پڑھی
پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام اعظم و محمدؒ کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے چار رکعت
اور اگر پہلی دو رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرأت کی یا پہلی دو مین سے ایک مین یا پچھلی دو مین سے ایک مین ترک کیا
تو ان چارون صورتون مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت مین سے ایک مین قرارت کی اور
تین مین نہ کی یا پہلی دو مین سے ایک مین کی اور آخری دو مین سے ایک مین کی ان دونون صورتون مین نزدیک محمدؒ کے دو رکعت
قضا کریگا اور نزدیک شیخین کے یعنی امام اعظم اور ابی یوسف کے چار رکعت اور قعدہ اولی ترک کرنے سے نزدیک محمدؒ کے
نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک شیخین کے باطل نہین ہوتی لیکن سجدۂ سہو کرلیوے اگر ایک عورت نے نذر کی کہ کل نماز نفل پڑھونگی
یا روزہ رکھونگی پس حائض ہوئی تو اوسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑھنی بھی جائز ہے مگر کھڑے
ہونیکی طاقت ہوتے ساتھ اور اگر کھڑا ہوکر شروع کیا اور بیٹھکر تمام کیا تو بھی درست ہے مگر وہ ہے لاکن عذر مین
مکروہ نہین اور عذر کے سبب دیوار مین تکیہ لگاکر نفل پڑھنی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری پر نفل پڑھنی درست ہے
اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے جس طرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا بعد اوسکے زمین پر اوترا تو
اوسی نماز کو رکوع اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے سر سے شروع کرے اور اگر زمین پر
شروع کیا اور بعد اوسکے سوار ہوا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اس صورت مین بنا کرے بالاتفاق

فصل پندرھوین سجدۂ تلاوت کے بیان مین

سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے جسنے آیت سجدے
پڑھی اوسپر یا جس نے سنی اوسپر اگرچہ قصد سننے کا نہین رکھتا تھا اور امام کے پڑھنے سے مقتدی پر
سجدہ واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہین ہوتا ہے نہ مقتدی پر اور نہ امام پر
ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اوسنے سنا تو اوسپر واجب ہوتا ہے مسئلہ اگر نماز کے خارج کسینے آیت
سجدے کی پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نمازی نماز کے بعد سجدہ کرلیوے اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو
تو درست نہوگا لاکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی اور ایک شخص نماز مین داخل نہ تھا
اوسنے آیت سنی بعد اوسکے اوس امام کے پیچھے اوسنے اقتدا کیا اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے
اقتدا کیا ہے تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر امام کے سجدہ کرنیکے بعد اوس رکعت مین داخل ہوا تو پھر سجدہ نکرے

یعنی نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری رکعت میں داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے
مانند اوس شخص کے کہ جسنے اقتدا نہیں کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز میں واجب ہوا نماز کے بعد
اوسکی قضا نہیں ف یعنی واجب تھا اور اگر نہ اوسکا نماز میں ادا نکیا تو بعد نماز کے اوسکو قضا نکرے
کیونکہ سجدہ قضا کرنا نماز کے بعد لاکن وہ شخص گناہگار ہوا سو توبہ کرے اور چارہ نہیں مسئلہ اگر کسی نے آیت
سجدہ کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نہ کیا بعد اوسکی نماز میں شروع کیا اور اوسی آیت کو پھر پڑھی
تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اوسکے نماز میں شروع کیا اور پھر اوسی آیت کو پڑھے تو پھر سجدہ کرے
مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کی کئی بار پڑھی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور
اگر دوسری آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر مجلس پڑھنے والیکی واحد ہو اور سننے والیکی
متعدد تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والے پر متعدد اور اگر مجلس سننے والیکی واحد ہے
اور پڑھنے والے متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہے اور پڑھنے والے پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ
کرنیکی یہ ہے کہ نماز کی شرطوں کے ساتھ یعنی طہارت بدن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہکر سجدہ میں جاوے
اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر سجدہ سے سر اوٹھاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ
تلاوت میں نہیں مسئلہ مکروہ ہے کہ تمام سورہ پڑھے اور آیت سجدہ کی چھوڑے اور اگر آیت
سجدہ کی پڑھے اور ساری سورہ چھوڑ دے تو مکروہ نہیں مگر سجدہ کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور
ملانی بہتر ہے اور بہتر وہ ہے کہ آیت سجدہ کی آہستہ پڑھے تا کہ سننے والے پر سجدہ واجب نہووے
کتاب الجنائز جنازے کے بیان میں موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز میں وصیت کرنی واجب ہے
اوس وصیت نامہ کو ساتھ رکھنا مستحب ہے بلکہ جس وقت گمان موت کا غالب ہوا اوس وقت واجب ہے حدیث میں آیا ہے
کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا دیا جاویگا مسئلہ جب مسلمان مرنے کو قریب ہووے تو کلمہ شہادت کا
اوسکے پاس پڑھا جاوے ف یعنی پڑھ پڑھ کے اوسکو سناویں کہ وہ سنکر آپ بھی پڑھے اوسکو نکہیں کہ تو بھی پڑھ
اور سورہ یسین اوسکے سر کے پاس پڑھی جاوے اور جب مر چکے منہ بند کیا جاوے اور آنکھیں میچی جاویں اور
دفنانے میں جلدی کیجاوے مسئلہ جب نہلانا چاہیں تب عود جلاکے اوس تختے کو تین یا پانچ بار خوشبو کریں

اور میت کا ستر چھپا کر اور سارے بدن سے کپڑے اوتار کے اوس تختے پر لاوین اول نجاست حقیقی بدن پر ہو تو
پاک کیجاوے بعد اوسکے بدون کلی کروانے اور ناک مین پانی ڈالنے کے وضو کروایا جاوے ف درمختار مین لکھا ہے
کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت مین مرے تو مضمضہ اور استنشاق کروا جاویگا بالاتفاق اور اونکو
اور ونکو ایک ٹکڑا کپڑا تر کرکے مونھ اور منہ اور حلق پاک کیا جاوے بعد اوسکے اوس پانی سے نہلایا جاوے
کہ جس مین تھوڑی بیری کی پتی یا مانند اوسکے ڈالکے جوش کیا گیا ہو اور اوسکی داڑھی اور سر کے
بالون کو گل خیرو یا اوسکے مانند کسی سے دھووین اوسکے بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی طرف دھووین
پھر داہنی کروٹ لٹا کر بائین طرف دھووین اور تکیہ لگاکے بٹھا کر اوسکے پیٹ کو نرم نرم ملین اگر
کچھ نکلے تو اوسکو پاک کرین دوبارہ اوسکا غسل کا ضرور نہین ہے پیچھے اوسکے کپڑے سے بدن خشک کرکے
خوشبو سر اور داڑھی پر اور کافور سجدے کی جگہہ پر مل دیوین اور کفن پہناوین مرد کو تین کپڑے
سنت ہین بقول ابو حنیفہ کے ایک کفنی کہ آدھی پنڈلی تک ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح
حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چادرین کفن کی دی کہ جن مین کرتا اور عمامہ نہ تھا اور
دستار باندھنا بدعت ہے اور اگر تین کپڑے میسر نہوون تو دو کفایت ہے اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ
ایک چادر مین دفن کیے گئے جب سر چھپاتے تھے تو پانون ننگے ہوتے تھے اور جب پانون چھپاتے تھے تو
سر ننگا ہوتا تھا آخر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اوس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور
پانون پر گھاس ڈالدی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاتے ہین ایک اسی کہ سر کے بال اوس سے
لپیٹ کر سینے پر رکھتے ہین ف وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہے اور دوسرا سینہ بند کہ
بغل سے گھٹنون تک ہوتا ہے ف وہ تین گز کا لمبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہے اور اگر پانچ کپڑے
میسر نہوون تو تین کفن کفایت ہے اور ضرورت کے وقت جو میسر ہو اور مسلمان میت کو غسل دینا اور
کفن گور کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنی اور دفنانا فرض کفایہ ہے ف کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ
ادا کرین تو سب چھوٹ جائین اور اگر کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہوون اور [illegible]
کفنانے کے نماز جنازے کی درست نہین ف جب کفنانے کا [illegible]

ازار بچھا دین پھر بخور جلا کی تین بار کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگا دین پس میت کو کفنی پہنا کی ازار اور لفافہ پر
لٹا کر منہ اور داڑھی پر اوسکے خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پھر داہنی طرف سے اور اسی طرح لفافہ کو لپیٹین
اور اگر عورت ہووے تو سینہ بند اوسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکھین بعد اوسکے کفنی پہنا دین اوسکے پیچھے
داہنی سر پر رکھکر بالون کو دو حصہ کرکے داہنی سینے لپیٹ کے کندھے کے دونون طرف سے کفنی پر رکھین بعد
اوسکے اوس ازار کو لپیٹین پھر سینہ بند کو پھر لفافہ کو اور جنازہ کی امامت کے لیے پادشاہ اولی ہے بعد اوسکے
قاضی پھر محلے کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب اقربا مین سے جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ
پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا وعلی ہذا القیاس لکن میت کا باپ امامت کو بہتر ہے اوسکے بیٹے سے اور نماز جنازہ کی
چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللہم پڑھے آخر تک اور نزدیک امام اعظم کے جنازہ کی نماز مین الحمد پڑھنی جائز نہین
اور اکثر عالم جائز رکھتی ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے اور تیسری کے بعد میت اور سب مسلمانون کے واسطے
دعا مانگے اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من
احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا
بعدہ برحمتک یا ارحم الراحمین یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہمارے مردون کو اور ہمارے چھوٹون اور ہمارے بڑون کو
اور ہمارے مردون اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضرون اور ہمارے غائبون کو یا اللہ جس کو زندہ رکھے تو ہم مین سے
پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جس کو مارے تو ہم مین سے پس مار تو اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہمکو
اوسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہم لوگون کو بعد اوسکے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ
لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا یا اللہ کر تو اسکو ہمارے لیے
آگے پہونچنے والا منزل مین اور سامان تیار کرنیوالا اور کردے تو اوسکو ہمارے لیے اجر اور توشہ آخرت کا
اور کردے تو اوسکو ہمارے لیے شفاعت کرنیوالا اور مقبول ہو جاوے تیری جناب مین شفاعت اوسکی
اور اگر لڑکی ہو تو یون کہے اللھم اجعلہا لنا فرطا واجعلہا لنا اجرا وذخرا واجعلہا لنا شافعۃ
ومشفعۃ اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے پس جس وقت امام
دوسری تکبیر کہے اوس وقت امام کے ہمراہ تکبیر کہکر داخل نماز کے ہو جاوے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد

پہلی تکبیر کو قضا کر لیوے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی
ضرور نہیں ہے مثلاً اوس شخص کے کہ امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا اور امام کے ساتھ اوسنے تکبیر تحریمہ کی نکہی بلکہ
جب امام تکبیر کہہ چکا عقب وہ تکبیر کہکر نماز مین داخل ہوا پس جس طرح اس شخص کو دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی
ضرور نہین اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اوسکو بھی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیئے انتظار کرنا دوسری تکبیر کا
ضرور نہین اور نماز جنازہ کی گھوڑے کی سواری پر پڑھنی درست نہین اور نماز جنازہ کی مسجد مین پڑھنی مکروہ ہے اور نماز جنازہ کی میت غائب پر
پڑھنی اور جو عضو کہ کم آدھے بدن سے ہووے اوسپر پڑھنی درست نہین اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کرنے کے بعد
مرگیا تو اوس پر نماز پڑھی جاوے اور اگر آواز نہین کی تو نماز نہ پڑھی جاوے ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے
پکڑ آیا بدون ماباپ اوس کے یا اوس کے ماباپ کے ساتھ پکڑ آیا اور اوس کے ماباپ دونون مین سے ایک مسلمان
ہے یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر وہ دار الاسلام مین مرجاوے گا تو اوسپر نماز پڑھی جاویگی ف
یعنی اوس کی کئی ہین ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام مین
پکڑ آیا بعد اوس کے مرگیا تو اوسپر نماز پڑھی جاویگی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ماباپ کے ساتھ پکڑ آیا اور
اوسکے ماباپ دونون مین سے ایک مسلمان ہے پھر وہ لڑکا ناسمجھ دار الاسلام مین مرگیا تو اس صورت مین بھی اوسپر
نماز پڑھی جاویگی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماباپ کے ساتھ پکڑ آیا اور ماباپ دونون اوسکے کافر ہین لاکن وہ
لڑکا آپ عقلمند ہے اور مسلمان پھر وہ دار الاسلام مین مرگیا تو اوس صورت مین بھی اوسپر نماز پڑھی جاویگی
اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اوٹھاوین اور جلدی چلین لاکن نہ دوڑین اور ہمراہی جنازے کے پیچھے
چلین اور جبتک جنازہ زمین پر رکھا نجاسے تب تک نہ بیٹھین اور سنت ہے کہ قبر بغلی کیجاوے اور میت
کو قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے بسم اللّٰہ علی ملۃ رسول اللّٰہ کہا جاوے
اور منہ کعبہ کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر مین
رکھکر اوسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کے کیجاوے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونا اور
گچ قبر مین کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبرون پر مکانات بلند بنایا کرتے ہین اور چراغ جلاتے ہین اور
جو کچھ اس قسم کے کام کیا کرتے ہین یہ سب کام حرام ہین یا مکروہ اور بغیر پڑھے نماز جنازہ کے اگر میت دفن

کیا جاوے تو اوس کی قبر پر نماز جنازے کی پڑھی جاوے تین دن تک اور بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑھنی درست
نہین نزدیک امام اعظم کے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد احد کے
شہیدون پر نماز جنازے کی پڑھی شاید کہ یہ پڑھنا خاص شہیدونکے لیے تھا اسلیے کہ بدن اونکا ریزہ ریزہ نہین
ہوتا ہے **فصل پہلی شہید کے بیان مین** جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی جگہ
مین مرا ہوا ملا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہے یا اوسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اوسکے مارنے سے
اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تھا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض
یا نفاس والی نہووے اور وہ شخص مرنے کے آگے کھانے یا پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا
وصیت کرنے سے فائدہ حاصل کرنیوالا نہ ہوا ہو اور بعد زخمی ہونے کے ایک نماز کا وقت اوسپر نگذرا ہو
تب وہ شخص شہید کہلاوے گا اوسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اوسکے بدنکے کپڑے کے ساتھ اوس کو دفن
چاہیے کرنا لاکن اوسپر نماز چاہیے پڑھنی اور اگر یہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سے مارا گیا ہو اگرچہ ثواب
شہادت کا پاوے گا لاکن شہید نہ کہلاوے گا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور اوسپر نماز پڑھی جاویگی
تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا لاکن ظلم سے نہین مارا بلکہ خطا سے مارا یعنی تیر
چھوڑا تھا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول
شہید نکہلاویگا اور اسی طرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب
یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارے جاوین گے شہید نکہلاوین گے اگرچہ ثواب شہادت کا دیے جاوینگے
اور اسی طرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اوٹھا لائے بعد اوٹھا لانے کے اوسنے کچھ کھایا پیا یا کچھ بیچا یا مول
لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ ثواب شہید کا اوسکو
خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اوسپر نماز پڑھین اور اگر قزاق یا باغی
مارا جاوے تو غسل دیا جاوے نماز اوسپر نہ پڑھین **فصل دوسری ماتم کے بیان مین** اگر کسی عورت کا خاوند
مر جاوے تو اوس عورت پر واجب ہے سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت کے دنون مین اور سوگ سے یہ مراد ہے کہ
زینت نکرے اور کپڑا رنگا ہوا اور زعفرانی نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کا نکرے مگر کوئی

عذر کے سبب ان چیزون کو استعمال کرے تو مضائقہ نہین اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دنکو اگر ضرورت کے لیے نکلے تو رات کو اوس گھر مین رہا کرے ہان جس صورت مین کوئی بزور گھر سے نکال دیوے یا گھر گرا پڑتا ہے یا خوف کرتی ہے اوس گھر مین اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورتون مین اوس گھر سے نکل جانا مضائقہ نہین اور خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا مین سے مرجاوے تو اوسکے لئے تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے اور زیادہ تین دن سے حرام ہے مسئلہ میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہے اور رونے مین آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہے اکثر صحیح حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے اوس کے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب اور اس بات مین عالمون کے اقوال مختلف ہین ف بعض قائل ہین اس بات کے کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہے اوس کے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہین اور جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اونکی وہ لوگ تاویل کرتے ہین اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنے کی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنے پر وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی رہتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر بیان کرینگے اور اونکو وہ منع نکر گیا تو ان صورتون مین اوسپر عذاب کیا جاویگا اوسکے اہل کے بیان کرنیکے سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکھتا تھا اور نہ وصیت کر گیا اور نہ وہ اوس پر راضی رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر نوحہ کرین گے تو اوس پر عذاب نکیا جاویگا مسئلہ سنت یہ ہے کہ مصیبت مین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہے اور صبر کرے اور میت کے گھر والون کے لیے میت کے دن کھانا بھیجنا سنت ہے

فصل تیسری قبرون کی زیارت کے بیان مین

قبرون کی زیارت کرنی مردون کو درست ہے نہ عورتون کو اور سنت یہ ہے کہ قبرستان مین جا کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ

سلام ہے تمپر اے رہنے والے قبرون کے مسلمانون اور مومنون مین سے تم ہم سے

پہلے پہونچے اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین اور تحقیق ہم اگر چاہین اللہ تمہارے ساتھ ملین گے رحم کرے اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر یعنی مردون اور زندون پر مانگتے ہین ہم اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عاقبت بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رحم کرے اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کوئی قبرستان مین گذرے اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھکے مردونکو بخشے تو وہانکے مردونکی گنتی کے برابر اوس کو ثواب دیا جاویگا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورہ الہکم التکاثر پڑھکر ثواب ان سورتون کا مردون کو بخشے گا تو مردے اوسکے شفیع کرنیوالے ہووینگے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی سورۂ یسین قبرستان مین پڑھتا ہے حق تعالی مردون سے عذاب تخفیف کرتا ہے اور پڑھنے والے کو بھی مردونکی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہے ف اکثر علما محققین اس قول پر ہین کہ اگر کوئی مردیکو ثواب نماز یا روزے یا صدقے یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخش دیوے تو پہونچتا ہے مسئلہ انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد انسے مانگنی اور نذر اونکے لیے قبول کرنی حرام ہے بلکہ ان چیزون مین سے بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر مین پہونچاتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فعلون کے کرنے والون پر لعنت کی ہے اور ان امرون سے منع فرمایا اور کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو ف یعنی جس طرح کفار بتونکو سجدہ کرتے ہین اسی طرح میری قبر کو سجدہ نکیجیو

کتاب الزکوۃ

اسلام کے رکنون مین دوسرا رکن زکوۃ ہے جب عرب کی بعضی قوم نے رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد چاہا کہ زکوۃ نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونسے قصد جہاد کا فرمایا اور اس قول پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوۃ دنیا واجب نہین جانتا ہے وہ کافر ہے اور ترک کرنیوالا فاسق ہے ف یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہو کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب ہے لاکن باوجود واجب جاننے کے زکوۃ دیتا نہین پس وہ شخص بڑا گناہ گار ہے نہ کافر مسئلہ زکوۃ واجب ہوتی ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچی ہوئی ہو اور وہ نصاب قابل بڑھنے کے ہووے اور اوس پر ایک برس پورا گذرا ہو اور نصاب کے

مالک ہونے کے بعد سال تمام ہونے کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی ادا کریگا تو بھی ادا ہوگی
اور ایک نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوٰۃ ادا کی اور زکوٰۃ ادا کرنیکے بعد اون نصابونکا
مالک ہوا تو بھی ادا کرنا جائز ہوگا پس نابالغ اور دیوانے کے مال مین زکوٰۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ رح
کے اور نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور احمد کے واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اوسکا
ولی ادا کرے **مسئلہ** مال ضمار مین یعنی جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا مین گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اوسپر گواہ
نہون یا جنگل مین دفن کیا اور مکان اوسکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہے اور بہ
گواہ نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کے پاس نہین لیجا سکتے ہین ایسے شخص نے ظلم سے
لیلیا پس اس طرح کے مال مین زکوٰۃ واجب نہین یعنی اگر یہ مال پھر ہاتھ مین آویگا تو بھی پچھلے دنون کی زکوٰۃ
واجب نہوگی اور اگر اقرار کرنیوالے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار
انکار کرتا ہے اوسپر گواہ ہون یا قاضی جانتا ہو یا گھر مین مال دفن کیا ہے اور مکان اوسکا بھول گیا پس
طرح کا مال جب ہاتھ مین آویگا تب زکوٰۃ اوس کی واجب ہوگی بابت پچھلے دنون کے **مسئلہ** قرض جس وقت
وصول ہوگا تو اوس وقت زکوٰۃ اوس کی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا
ہے تو جس وقت وہ قرض ہاتھ مین آدے گا اوس وقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوٰۃ دینی ہوگی
ف مثلاً ایک گھوڑا تجارت کا بیچا پس جس وقت قیمت گھوڑے کی ہاتھ مین آویگی اوس وقت چالیس درم
مین سے ایک درم زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اس مین سال گذرنیکی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کے
نہین ہے بلکہ بدل مال کے ہے مانند قرض تاوان مغصوب کے تو اس صورت مین بھی نصاب قبض کرنیکے
بعد زکوٰۃ دینی واجب ہوگی **ف** مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسیکا غصب کیا اور وہ گھوڑا اوس غاصب کے
ہاتھ مین ہلاک ہوا بعد اوس کے اوس گھوڑیکی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھ لگی پس جسوقت
وہ قیمت اوسکے ہاتھ مین آئی اوس وقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اسمین بھی
سال گذرنے کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا بدل نہین ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہے
مہر اور خلع اور اوسکے مانند کا تو اوس کے نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا تب زکوٰۃ

دیجائیگی نزدیک امام اعظم کے **ف** مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی
وہ مال اوسکے ہاتھ آیا پس یہ مال اگر بقدر نصاب کے ہے تو بعد قبض کرنے کے زکوٰۃ اوسپر واجب نہوگی
جبتک اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے اس صورت مین بھی بعد
قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل سعایت
اور بدل کتابت کا ہے تو اوس قرض مین بعد قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ دینی واجب نہوگی نزدیک صاحبین کے
بھی بلکہ نصاب قبض کرنیکے بعد جب سال اوسپر گذرے گا تب زکوٰۃ دینی ہوگی **مسئلہ** زکوٰۃ ادا کرنیکے لیے نیت
شرط ہے خواہ ادا کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوٰۃ کی قدر اول مال سے جدا کرتے وقت نیت کرے
مسئلہ اگر سارا مال صدقہ دیا اور نیت زکوٰۃ کی نکی تو بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا
تو نزدیک ابی یوسف کے کچھ ساقط نہوگی اور نزدیک محمد کے جس قدر صدقہ کیا اوس قدر کی زکوٰۃ ساقط
ہوگی **مسئلہ** اگر شروع سال اور اخیر سال مین نصاب کامل تھی اور درمیان سال مین کم ہوگئی تھی تو بھی
زکوٰۃ تمام سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہین **مسئلہ** مال بڑھنے والا کہ جس مین زکوٰۃ
واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا تیر یا زیور
یا برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہے کہ ساڑھے سات تولے ہوتے ہین اور
نصاب چاندی کی دوسو درہم ہین دہلی کے سکے سے چھپن ۵۶ روپے بھر وزن اوسکا ہوتا ہے اور سونیکی
نصاب مین سے زکوٰۃ کے فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہے اور اسی طرح چاندی کی نصاب مین بھی
اور اگر سونا نصاب سے کم ہوا اور اسی طرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ دونو نکو
باعتبار قیمت کے ایک جنس کرکے نصاب پوری کیجاوے اور قیمت کرنے مین فائدہ فقیر کا نگاہ رکھا جاوے **ف**
یعنی جس ایام مین سونیکی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہووے تو اوس ایام مین چاندی کو سونیکی قیمت لگا دین اور جس
ایام مین چاندی کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام مین سونیکو چاندی کی قیمت لگا دین اور نزدیک صاحبین کے یہ ہے
کہ ساتھ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے **ف** یعنی سونا اور چاندی دونون کے جز
اگر برابر ہین تو دونونکو ملا کر نصاب پوری کیجائیگی اور اگر جز دونون کے برابر نہین ہین تو نصاب باعتبار قیمت کے

پوری نکچا نیگی پس اگر سونا مثقال ہے تو نزدیک تینون کے زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور پانچ مثقال
سونا ہے اور قیمت پانچ مثقال سونیکی برابر سو درم چاندی کے ہے تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کے واجب ہوگی
نہ نزدیک صاحبین کے جو سونا اور چاندی کھوٹا ہو اگر کھوٹا پن اوسکا کم ہے تو حکم اوس سونے اور چاندیکا حکم
خالص کا ہے اور اگر کھوٹا پن اوسکا غالب ہے تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہے قسم دوسری مال نامی مین سے
مال تجارت کا ہے جو مال کہ تجارت کی نیت سے مول لیا ہے اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اگر کسینے کسی کو
مال بخشا یا اوسکے لیے وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتہ آیا یا خلع یا قصاص کے صلہ مین مال ہاتہ آیا اور
اوس مال کے مالک ہوتے وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف کے اوس مال مین زکوۃ واجب ہوگی
نہ نزدیک محمد کے اور اگر میراث مین مال ہاتہ آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت نیت تجارت کی تھی تو بھی
وہ مال تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اوس مین واجب نہوگی مسئلہ اگر ایک غلام تجارت کے لیے مول لیا بعد
اوسکے اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت نکا رہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے مول لیے گئے
اور بعد اوسکے اونمین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہون گے جبتک وہ بیچے نجاینگے
مسئلہ مال تجارت کا سونے اور چاندی کے ساتہ یعنی ان دونونمین سے جسمین فائدہ فقیرونکا ہووے اوسکے ساتہ
قیمت کرے پس جب دونون قسم مین سے جس کی نصاب کے برابر وہ مال پہونچے تو چالیسوان حصہ اوس مال مین سے
زکوۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے چرنے والے جانور ہین یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر و مادہ
ملے ہوئے اور اسی طرح گلے گھوڑے کے کہ آدھے برس سے زیادہ میدان مین چرا کرتے ہین اونمین زکوۃ واجب ہے
اور میدان کے چرنے والے جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جس قدر مین زکوۃ اونمین واجب ہوتی ہے اوسکی
تفصیل بہت طول رکھتی ہے اور ان ملکونمین یہ سب مال زکوۃ واجب ہونیکی مقدار مین نہین پہونچتے ہین اسواسطے
ان چیزونکی زکوۃ کے مسئلے ذکر نہین کیے گئے اور اسی طرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کیے گئے
اس سبب سے کہ ان ملکون مین زمین عشری نہین ہے اور مسئلے عشر لینے والون کے بھی جو شاہراہون پر بیٹھتے
ہین بیان نہین کیے گئے ف مسائل سوائم کے اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کیے لیکن یہ
عاجز بطور اختصار کے ذکر کرتا ہے تاکہ لوگ مسائل سے آگاہ ہو وین مسئلہ جان تو کہ جس کے پاس پانچ اونٹ

حاجت اصلی سے زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتے ہین ہون اور برس اونپر گذرے تو
اون پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوٰۃ دیوے پس اسی طرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کرے جب پچیس کو پہونچے
پینتیس ۳۵ تک پس اونمین ایک بوتی مادہ برس روزکی دیوے پھر جس وقت چھتیس کو پہونچے پینتالیس تک پس
اونمین ایک بوتی مادہ دو برس کی دیوے اور جس وقت چھیالیس کو پہونچے ساٹھ تک پس اونمین حقہ یعنے
تین برس کی اونٹنی کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہو دیوے پھر جس وقت اکسٹھ کو پہونچے پچھتر تک پس
اونمین جذعہ یعنی چار برس کی بوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوے اور جس وقت چھہتر کو پہونچے نوّے تک
پس اونمین دو بوتیان دو برس کی دیوے اور جس وقت اکانوے کو پہونچے ایکسو بیس تک پس
اونمین تین تین برس کی دو اونٹنیان کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہووین دیوے اور جس وقت زیادہ
ہون ایک سو بیس سے تو حساب سر نو سے شروع کیا جاوے یعنی جب ایکسو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ
ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس کی دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوے اسی طرح ہر
پانچ مین ایک بکری دیا کرے جب پچیس پورے ہووین پینتیس ۳۵ تک پس اون مین ایک بوتی مادہ
برس روزکی دیوے پس بموجب ترتیب پہلی کے حساب کرتا جاوے مسئلہ اونتیس گائے بیلون
سے کم مین زکوٰۃ نہین جب تیس پورے ہون اور برس اونپر گذرے تو ایک تبیعا یعنی پڑیا پاڑوا برس
دن سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین
برس سے کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے دیوے اور جب ستر ہون تو ایک
مسنا اور ایک تبیعا دیوے اور جب اسی ہون تو دو مسنا دیوے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے دیوے
اور جب سو ہووین تو دو تبیعے اور ایک مسنا دیوے اسی طور سے ہر اک تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین
مسنا دیا کرے گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور ہے اور اونمین نر اور مادہ دونون دینا درست ہے اور اونٹ
مین سوا مادہ کے نر دینا نہین آیا مسئلہ چالیس بکری سے کم مین زکوٰۃ نہین جب چالیس پورے ہون اور
برس اونپر گذرے تو ایک بکری زکوٰۃ دیوے ایکسو بیس تک جب ایکسو اکیس ہون تو دو بکری زکوٰۃ
دیوے دوسو تک جب دوسو سے ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوے پھر ہر سیکڑے مین ایک بکری

ویا کرے بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہے زکوۃ میں چاہے بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب
جانور گن کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیاں اکثر سال جنگل میں چرتے ہوں اور وہ
تجارت کے لیے نہوں پس اونمیں زکوۃ نہیں ہے امام شافعی اور صاحبین اور غیرہم کے نزدیک اور
امام اعظم کے نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوں تو زکوۃ دینی چاہیے فی راس ایک دینار دیوے یا اونکی
قیمت مقرر کر کے دو سو درہموں میں سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاوی میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے
قول پر ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہیں سونا یا چاندی یا تانبا یا اسکے مانند جنگل میں پایا تو
پانچواں حصہ اوس سے حاکم لیوے اور چار حصے اوس پانیوالے کو دیوے اگر وہ زمین کسی کی ملک نہو
اور اگر وہ کسیکی ملک میں ہے تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے کو حوالے کرے پانیوالے کو
کچھ نملیگا اور اگر اپنے گھر میں پایا تو نزدیک امام اعظم کے اوسمیں پانچواں حصہ حاکم کو دینا واجب نہیں اور
نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین میں پایا اوس میں دو روایت ہیں ایک روایت
میں ہے کہ پانچواں حصہ حاکم کو ندے اور ایک میں ہے کہ دیوے مسئلہ اگر مال گاڑا ہوا پایا اگر اوسمیں
نشان اسلام کا ہے مانند سکہ اسلام کے تو اوسکا حکم گرے ہوئے مال کا ہے اوسکے مالک کو تلاش کر کے
پہونچانا چاہیے اور اگر اوس میں نشان کفر کا ہے پانچواں حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانیوالے کو
دیوے **فصل پہلی** زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ کے بیان میں زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ وہ فقیر ہے کہ نصاب سے
کم مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہے کہ مال آقا کا ادا کرنے
میں محتاج ہے اور قرضدار ہے کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہے لاکن نصاب اوس کے قرض سے کم
ہے اور غازی ہے کہ اسباب غزا کا نہیں رکھتا ہے اور وہ آدمی ہے کہ مال وطن میں رکھتا ہے اور وہ
سفر میں ہے وطن سے دور اور مال ساتھ نہیں رکھتا ہے پس اگر چاہے ان جماعت میں سے ایک جماعت کو
دیوے یا چاہے ان سب کو دیوے ف یعنی مثلاً اگر چاہے فقط فقیروں کی جماعت کو حصہ کر دیوے
یا چاہے ہر فرقے کے لوگوں کو تقسیم کر دیوے دونوں وجہ سے درست ہے لاکن زکوۃ دینی روا نہیں
اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر اور

مکاتب اور ام ولد کو نہ دیوے اور اوس غلام کو نہ دیوے کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اوسکا فر کو نہ دیوے
اور سید اور سید کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضائقہ نہین کہ اوسسے اونکی خدمتون مین
گذرانی اور مسجد کے بنانے مین اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نکرے اور دولتمند کے غلام اور
دولتمند کے چھوٹے لڑکے کو نہ دیوے مسئلہ اگر زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کر کے زکوۃ دی
بعد اوسکے ظاہر ہوا کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے
والے کو پھر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک ابی یوسف کے پھر دینی لازم ہے
مسئلہ مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دیوے کہ اوس دن محتاج سوال کا نہو مسئلہ نصاب
کے اندازیا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال
زکوۃ کا بھیجنا مکروہ ہے مگر جس وقت یگانہ اوسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کے لوگ بڑے محتاج
ہون تو درست ہے مسئلہ جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اوس کو سوال کرنا نچاہیے **فصل
دوسری** صدقہ فطر کے بیان مین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا ہو
اور زیادہ ہو قرض اور ضرورت حاجتون سے اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین پس جو شخص اس طرح
کی نصاب کا مالک ہوگا اوسپر صدقہ لینا حرام ہے صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد
کی طرف سے دیوے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووے اور اگر مالک نصاب کی ہووے تو
اونکے مال سے دیوے اور اپنے خدمتی غلامون کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر اور تجارتی
غلامون کی طرف سے نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور
غلام مکاتب کی طرف سے اور نہ بھاگے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنے کے بعد اوس کی طرف سے
دیوے اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کے صدقہ
فطر اون غلامون کا کسی پر واجب نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید کے دن کی فجر طلوع
ہونیکے ساتھ پس جو آدمی عید کی صبح سے آگے مرگیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا
اوس پر واجب نہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ

کی طرف نکلنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اوس کے جب چاہے قضا کرے
مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کے آٹے یا گیہون کے ستو سے آدھا صاع ہے اور
خرمے یا جو سے ایک صاع اور کشمش مین آدھا صاع ہے گیہون کے مانند نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک
صاحبین کے ایک صاع ہے مانند جو کے اور صاع ایک ظرف ہے کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ مانند
اون کے ہے اوس مین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کے صاع وہ ظرف ہے کہ جسمین پانچ اور تہائی
رطل سماوے اور رطل بیس استار کا ہوتا ہے ہر استار ساڑھے چار مثقال کا ہے پس وزن ایک صاع کا دہلی
کے سکے سے چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہے اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اوس کی قیمت دینی بھی
جایز ہے **فصل تیسری** صدقہ نفل کے بیان مین صدقہ نفل ماباپ اور اقربا اور یتیمون اور ہمسایہ اور
سوال کرنیوالون اور اونکے غیر ونکو دیوے کسواسطے کہ حق تعالی کے کلام سے انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ
اللہ تعالی نے فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ پوچھتے ہین تجھ سے
کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فایدہ کی سو ماباپ کو اور نزدیک والون کو اور یتیمون کو اور محتاجونکو
اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کروگے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہے ف لوگون نے پوچھا تھا
کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جس قدر نکالنے پر خرچ
ہو تو ثواب زیادہ ہے لاکن بہتر ہے کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور واجبی حقوق سے
زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد ایک برس کا
خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تھے اور اپنی ذات پاک کے لیے کچھ جمع نہین کرتے تھے جو کچھ میسر ہوتا
خدا کی راہ مین دے دیتے تھے اور فرماتے تھے اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا
یعنی خرچ کر یا بلال جو کچھ رکھے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت رکھ اور مال کو بیہودہ خرچ
نکرے کہ بیہودہ خرچ کرنیوالے کو حق تعالی جلشانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور خرچ بیہودہ وہ ہے کہ اوسمین
نہ ثواب ہو اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کے حق سے زیادہ کرنی منع ہے مسئلہ صدقہ نفل بہتر

پہلے بنی ہاشم کو دیوے اس واسطے کہ زکوۃ اونکو لینی حرام ہے اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کرکے
اونکی خدمتون مین تواضع اور تعظیم کے ساتھ گذرانے مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہے نہ حربی کو
مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن تک سنت موکدہ ہے بعد اوسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان مین اسلام کے ارکانون مین سے تیسرا رکن روزے رمضان مبارک کے مہینے کے
ہین اور وہ فرض قطعی ہے ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اوسکو سو کافر ہے اور جو بغیر عذر کے اوسکو
ترک کرے تو بڑا گنہگار ہے اور بخاری اور مسلم مین ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام
سے روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہے ثواب اوسکا دس لتے سات سو چند تک حق تعالے
نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لیے ہے اور مین آپ روزیکی جزا ہون مسئلہ روزہ ادا ہونیکی
شرط نیت ہے یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض اور نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہے کہ
حیض اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ چھہ قسم ہے ایک تو روزہ رمضان دوسرا
روزہ قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین کا پانچواں روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل ہیں
نزدیک امام اعظم کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت فرض وقت اور ساتھ نیت
نفل کے ادا ہوتا ہے ف مطلق نیت کی صورت یہ ہے کہ جیسین کہے کہ مین نے نیت روزیکی کی اور نیت
فرض وقت کی صورت یون ہے کہ جیسین کہے کہ مین نے اس رمضان مبارک کے فرض روزیکی نیت کی اور
صورت نیت نفل کی اس طرح ہے کہ دل مین کہے کہ مین نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارہ کی کی پس
نیت کرنیوالا اگر مقیم اور صحیح سالم ہے تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہے
اور اوس نے قضا یا کفارہ کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین کے
اگر مریض یا مسافر ہے تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک اور شافعی اور
احمد رحمہم اللہ کے روزہ رمضان کے لیے بھی تعیین کرنی نیت فرض وقت کی ضرور ہے اور نذر معین
نزدیک امام اعظم کے اسی طرح ساتھ نیت نذر کے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت

نفل کے بھی ادا ہوتا ہے اور اگر اوس نذر معین مین دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر اامون کے نذر معین بغیر تعین کرنے نیت کے نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جس طرح نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہے بالاتفاق اور نذر غیر معین اور قضا اور کفارہ مین نیت تعین کرنی شرط ہے بالاتفاق **مسئلہ** روزے کی نیت کا وقت بعد سورج ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہے اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہین مگر نفل روزے مین دوپہر کے قبل تک درست ہے نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک مالکؒ کے صبح کے بعد نفل کی نیت بھی درست نہین اور نزدیک امام اعظمؒ کے روزے رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت دوپہر کے قبل تک درست ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونیکے وقت بالاتفاق درست نہین اور نزدیک تینون اامون کے رمضان کے تیسون روزیکے لیے ہر رات الگ الگ نیت کرنی شرط ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک سارے رمضان کے واسطے پہلی راتکی ایک نیت کفایت ہے اگر رمضان کے مہینے کی اول رات مین تیس روزے کی نیت کیسنے کی اور درمیان رمضانکے اوسے جنون ہوا اور کئی دن اوسی جنون مین گذر گئے اور کوئی چیز روزہ توڑنیوالی اومین اوس سے ظاہر مین نہ آئی تو نزدیک امام مالکؒ کے روزے اوسکے صحیح ہوتے اور نزدیک تینون اامونؒ کے جنونکے دنون کے روزے قضا کرے اسواسطے کہ اوس مین نیت فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے رمضانکے باولا رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بھی باولے کو افاقہ ہوا تو پچھلے دنون کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونیکے وقت دیوانہ ہوا یا بعد بلوغت کے ہوا **مسئلہ** رمضان کے مہینے مین چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اور اگر آسمان مین مثلا ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاندکے لیے ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت ہے خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسی طرح شوال کے چاندکے لیے دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کی ساتھ شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے

مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا نگیا تو افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئے تو افطار جائز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا نجاوے **مسئلہ** اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی اوسکی قبول نہ کی تو دونون صورت مین واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ **مسئلہ** شک کے دن یعنی تیسوین شعبان کو جب چاند دیکھا نجاے اور مطلع صاف نہو تو روزہ نہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضائقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزے کے موافق پڑجاے یعنی ایک شخص کی عادت ہے کہ ہر پیر یا جمعہ رات کو روزہ نفل رکھتا ہے اتفاقاً وہ تاریخ شک کی اوسی دن واقع ہوئی تو اوسکو اوس دن روزہ رکھنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین یعنی جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہون وہ رکھین اور نیت اوس دنکی کیا ہے کہ نیت نفل کی کرے نہ غیر اوس کے اور عوام دوپہر کے بعد افطار کرین نزدیک امام اعظمؒ کے اور اوسدن رمضان کی نیت یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ رکھنا مکروہ ہے اور تردد کی صورت یون ہے کہ جیسے کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے اور اگر دن رمضان کا نہین ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا لاکن بہر تقدیر جس نیت کے ساتھ روزہ رکھے گا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظمؒ کے

فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کے بیان مین اگر کسی نے رمضان کے روزہ مین جماع کیا یا جماع کیا گیا قصداً قبل یا دبر مین یا کھایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا روزہ اوسکا فاسد ہوا اوسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر میسر نہو تو یک لخت دو مہینے روزہ رکھے کہ اونمین رمضان اور مہینا ایام تشریق نہوون اور اگر اوس دو مہینے کے بیچ مین کوئی روزہ فوت ہوجاوے خواہ عذر سے خواہ بغیر عذر کے تو روزہ پھر سے شروع کرے مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضائقہ نہین اور اگر بیماری یا پیری سے طاقت روزہ کی نرکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلاوے یا کسی عورت ساٹھ آدمیون کو صبح کو کھلاوے اونھین کو پھر شام کو کھلاوے یا ہر ایک کو [illegible]

قدر دیوے اور نزدیک شافعیؒ کے اور امدؒ کے بدون وطی کے کفارہ واجب نہین ہوتاہے اور قضا یا کفارہ
یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتاہے بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتاہے
اگر اوسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے توڑے تو اس صورت مین اگر اول کے کفارہ
دینے کے بعد دوسرا توڑا تو دوسرے کے لیے کفارہ علٰحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے
اور چوتھے مین اور بعد اوسکے اور اگر کسی کا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہوگیا تو سب کے واسطے
ایک کفارہ کفایت ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے کے لیے
الگ الگ کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کیے اور اول روزہ کا کفارہ نہین دیا
تو اس صورت مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا مثلاً کلی کرتے
مین بدون قصد کے حلق مین پانی اتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کے
ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالی گئی پس وہ دوا
اوس کے دماغ یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین نگل گیا یا قصداً منھ
بھر قے کی یا رات جانکر کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال سے
افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھولکر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا بعد اوسکے پھر قصداً
کھایا یا سوتے آدمی کے حلق مین کسی نے پانی ڈالا یا عورت سونمین یا دیوانگی یا بیہوشی کے حال مین وطی
کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان مین نہ روزہ کی نیت
کی اور نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اوس سے ظاہر عمل مین نہ آئی تو اس صورت مین بھی قضا
واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت روزہ کی نکی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظمؒ کے کفارہ واجب
نہوگا اور نزدیک صاحبین کے واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اوس حال مین کھانا کھایا یا پانی
پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنے کے ساتھ شہوت
ہوکر انزال ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسیکی کرنی اور پچھنے لگانا اور بغیر قصد
کے قے کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی سی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بھی روزہ

فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم کے روزہ
فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسفؒ کے فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپائے کے ساتھ یا قبل اور دبر کے
سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہوا
تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا اور اگر کھانے مین سے کچھ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتھ
سے نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے نکال کر کھایا پس اگر
وہ چنے کے برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت کم ہے تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نگل گیا تو
روزہ فاسد ہوگا اور اگر منہ مین رکھکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قے منہ بھر اگر منہ مین آئی پھر اوسکو قصداً نگل گیا
تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر تھوڑی قے منہ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ
بھر بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسفؒ کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمدؒ کے اور اگر تھوڑی سی قے
قصداً نگل جاوے تو نزدیک محمدؒ کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسفؒ کے اور مکروہ ہے روزہ مین چکھنا یا چبانا
کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لیے کھانا چبا کر دینا ضرورت کی صورت مین جائز ہے اور کلی کرنی اور ناک
مین پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی ہے نزدیک
امام اعظم کے اس واسطے کہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتے ہین اور نزدیک ابی یوسفؒ کے مکروہ تحریمی
ہے مسئلہ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہوا اور اوس حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن
مستحب یہ ہے کہ صبح نکلنے کے آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اس بات پر کہ روزے مین جھوٹھ
کہنے یا غیبت کسی کی کرنے یا کسی کو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہے اور نزدیک اوزاعی
رحمہ اللہ کے روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ترک نکیا جھوٹھ بولنا
اور گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اوسکے روزے کا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین مسئلہ اگر کوئی
شخص کھانا کھاتا تھا یا وطی کر رہا تھا اوس وقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتے ہی اوسنے کھانا منہ سے ڈال دیا
اور ذکر جماع کرنے سے کھینچ لیا اس صورت مین نزدیک جمہور کے روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور نزدیک مالکؒ
کے باطل ہوگا مسئلہ جس مریض کو روزہ رکھنے مین مرض بڑھنے کا ڈر ہو اوسکو افطار کرنا جائز ہے اور مسافر کو

جنکی تفسیر اوپر گذر چکی انکو بھی جائز ہین اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنیوالا نہو تو اوسکو بہتر ہے کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو مضر ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہے اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچا دے تو اوس حال مین افطار کرنا واجب ہے اگر اس حال مین روزہ رہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمار ون اور مسافر ون نے افطار کیے تھے اگر اوس مرض اور سفر کے حال مین وہ مرگئے تو قضا اون پر واجب نہو گی اور اگر بیمار چنگے ہونے کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مرگئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہوکے اور مسافرت سے مقیم ہوکے جیتے رہے اوتنے دنون کے روزے اونپر واجب ہووینگے اور جب انھون نے قضا نہ کیے تو اونکے ولی پر واجب ہے کہ اونکے تہائی مال سے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کا کہانا صدقہ فطر کے اندازے پر دیوے لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اوس وقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو کہکر مرے ہون اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سے احسان کرے تو درست ہے **مسئلہ** قضا رمضان کا اگر چاہے یک لخت اداکرے اور اگر چاہے متفرق رکھے اگر سال بھر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اوس دوسرے رمضان کے روزے اداکرے بعد اوس کے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اس صورت مین کچھ صدقہ اوس پر واجب نہوگا **مسئلہ** جو نہایت بڈھا بیطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہے وہ افطار کرے اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے برابر کہانا دیوے پھر اگر طاقت روزے کی آجاوے قضا اوسپر واجب ہوگا **مسئلہ** حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر خوف کرے تو افطار کرے پھر قضا کرے اس پر صدقہ واجب نہوگا

فصل دوسری نفل روزے کے بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہوجاتا ہے مگر جن دنونمین روزہ رکھنا منع ہے اون دنون مین شروع کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا ہے **ف** یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ذی الحجہ کی گیارھوین یا بارھوین تیرھوین کو منع ہے اور نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہین اور عذر کے ساتھ درست ہے اور ضیافت بھی عذر ہے اوسمین افطار کرلیوے بعد اوسکے قضا کرے **مسئلہ** اگر رمضان کے دنونمین سے کسی دن مین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک

ہوئی یا بیمار نے تندرستی پائی یس اون سب پر واجب ہے کہ جس قدر دن باقی ہے اوس مین کھانا پینا
موقوف کرین لڑکے اور نومسلم نے کھانا پینا موقوف کیا یا نکیا دونون صورت مین اون دنون پر قضا
واجب نہوگا مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید الاضحی کے دو دن اور
ایام تشریق کے دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے اون دنون مین روزہ شروع کرنے سے بھی واجب نہین
ہوتا ہے لاکن اگر کسی نے نذر کیا کہ مین اون دنونمین روزہ رکھونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکھنے کا تو دونون
صورت مین اونکو نمین افطار کرلے اور اگر روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اوسکے ذمہ سے ساقط
ہوجاوے گی اور قضا اوس پر آویگا ف حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال مین چھہ
روزے رکھیگا گویا کہ اوس نے تمام سال روزہ رکھا بعض علما نے کہا کہ شوال مین چھہ روزے عید الفطر
سے ملاکر نرکھے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین کو تمام کرے بلکہ متفرق رکھے
اس لیے کہ مشابہ نصارا کے ساتھ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب علما نے ملانیکو مکروہ رکھا ہے اور
فتوی یہ ہے کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ رکھتے تھے اور بعض حدیثون مین
آدھے شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے اس سبب سے کہ ایسا نہو کہ ناطاقتی رمضان کی روزونکو مانع
ہوجاوے مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکھنا سنت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روزے ایام بیض کے کبھی
تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو رکھتے تھے اور کبھی شروع چاند مین اکٹھے تین روزے رکھتے تھے
اور کبھی آخر چاند مین اور کبھی ہر دسوین کو ایک ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعہ انکو اور کبھی پیر اور
جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے اور کبھی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند مین منگل اور بدھ
اور جمعرات کو رکھتے تھے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکھتا ہے اوسکے اگلے اور پچھلے دو برس کے گناہ بخشے
جاتے ہین اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکھیگا تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جائینگے اور مستحب
یہ ہے کہ عاشورے کے ساتھ ایک دن اور ملاوے خواہ اوس کے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کے
دن روزہ رکھنا نزدیک بعض عالم کے مکروہ ہے اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہین مسئلہ
روزہ وصال کا یعنی کئی دن پے درپے روزے رکھنا بغیر افطار کے اور روزہ رکھنا تمام سال کا

مکروہ ہے اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داود علیہ السلام کا ہے کہ ایکدن روزہ رکھے اور ایکدن افطار کرے لاکن اس طور پر رکھنا بھی اس شرط سے ہے کہ ہمیشہ رکھہ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہے مسئلہ عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہیے رکھنا

فصل تیسری اعتکاف کے بیان مین اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہے لاکن جامع مسجد مین بہتر ہے اور اعتکاف ہو جاتا ہے نذر کرنے سے ف جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے پر اتنے دنون کا اعتکاف لازم کیا یا یون کہا کہ جس وقت یہ کام میرا ہو ویگا تب مین اتنے دنکا اعتکاف کرونگا دونون صورتون مین اعتکاف واجب ہو جاوے گا لاکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین متعلق اور مسجد مین ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت مین اختلاف ہے اقل مدت اسکی ایک دن ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور آدھے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسفؒ کے اور ایک ساعت ہے نزدیک محمدؒ کے اور رمضان کے اخیر دس دن مین اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب ہے اوس مین روزہ رکھنا شرط ہے اور اسی طرح نفل اعتکاف مین بھی شرط ہے ایک روایت مین اور عورت کو چاہیے کہ گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ متکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاپخانے یا جمعے کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اوس وقت جاوے کہ جس مین جمعہ اور اوسکی سنتین ادا ہو سکین اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اوس سے دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد نہوگا مسئلہ اگر متکف بدون عذر کے ایکساعت مسجد سے نکلے گا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک صاحبینؒ کے جب تک آدھے دن سے زیادہ وہ مسجد کے باہر نٹھہرے گا فاسد نہوگا اور کھانا اور پینا اور سونا اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے متکف کے جائز ہے اور غیر متکف کو نہین مسئلہ متکف کو وطی اور جو چیز خواہش دلاوے طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہے اور وطی سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی رات کو کرے خواہ بھول کر اور مساس اور بوسہ سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہے مسئلہ اعتکاف مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہے اور بیہودہ کلام کرنا اوس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا درود پڑھا کرے

مسئلہ اگر کئی دنکے اعتکاف کا نذر کیا پس اون دنون کی راتونکو بھی اعتکاف کرنا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر دو دن کی نذر کیا تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسفؒ کے صرف اوس ایک راتکا لازم ہوگا جو دو دنکے درمیان ہے اور اگر نذر کیا ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ ایک لخت کا ذکر زبان سے نکیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے مگر نزدیک امام محمدؒ کے نہین ہوتا ہے

کتاب الحج

اسلام کے رکنون مین سے ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہو جاتا ہے جس وقت اوسکی شرطین پائی جاتی ہین اور جس نے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہے اور اوس کی شرطین موجود ہونے پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہے لیکن چونکہ ان ملکو نمین اکثر شرطین حج کی موجود نہین اسلیے اوسکے مسائل اس رسالہ مختصر مین مذکور نہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ساری عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے نہ بار بار پس حاجت کے وقت اوسکے مسائل سیکھنا ہوسکتا ہے واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے ذکر نہین کیے پر یہ عاجز بطور اختصار کے کچھ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطین حج کی یہ ہین کہ حج کرنے والا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل اور عیال کے نفقہ پھر آنے تک کا دے سکتا ہو اور راہ مین امن بیشتر ہو یعنی اکثر لوگ اوس راہ سے حج کر آتے ہون گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اوس کا اعتبار نہین اور عورت کے لیے اوس کے شوہر یا محرم عاقل نیک بخت ساتھ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہین ایک تو احرام باندھنا دوسرا عرفات مین کھڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اوس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین مسئلہ واجب حج کے پانچ ہین ایک مزدلفے مین رات کو ٹھہرنا دوسرا جمرات ہین کنکریان مارنا تیسرا صفا مروہ مین دوڑنا چوتھا بال منڈانا یا کتروانا پانچوان طواف الصدر کرنا یعنے پھرتے وقت طواف رخصت کا کرنا مستحب طواف الوداع بھی کہتے ہین پس انکے سوا سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جان تو کہ احرام باندھنے کے بعد حرام ہے وطی کرنا اور جھگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دینا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدنکے بال منڈانا اور سر اور داڑھی خطمی سے

دھونا اور ناخن اور مونچھین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندھنا اور سیے ہوے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکھے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کے ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج و زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہے کی چیزون کو دریافت کرنا اور اونسے بچنا یہ بھی اسلام مین ضرور ہے ف کیونکہ بدون جاننے اونکے احتیاط کرنا اونسے مشکل ہے پس اگر مسلمان اونکو نجانے گا اور اونسے نبچے گا تو اوسکی مسلمانی مین شک یا نقصان آویگا پس اسیواسطے اس کتاب التقوی کی پانچ فصلون مین وہ چیزین بیان کی گئین فصل پہلی کھانیکے بیان مین مردار یعنی جو جانور کہ آپ سے مرا ہو اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گرکر مرا ہو اور وہ جانور کہ گلا گھوٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہو اور وہ جانور کہ اوسکو بھی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا ہو اونکا کھانا حرام ہے اور اسی طرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا اور قصداً بسم اللہ ترک کی وہ بھی حرام ہے اور اگر بھول سے ترک کی تو نزدیک امام مالکؒ کے حرام ہے اور نزدیک امام اعظمؒ کے حلال مسئلہ جنگل سے پکڑنیوالے جانور اور پھاڑ کھانیوالے چارپایے اگرچہ کفتار اور لومڑی ہون اور ہاتھی اور گدہے اور خچر اور زمین مین گھسے رہنے والے جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا اونکے جو حشرات زمین کے ہین جیسے کچھوے وغیرہ اور جانور کہ اکثر نجاست کھاتا ہے اون سبکا کھانا حرام ہے اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کھاتا ہے وہ مکروہ ہے اور گھوڑا حلال ہے اور نزدیک امام اعظمؒ کے مکروہ ہے اور کوے کھیتی کے کہ وہ فقط دانہ کھاتے ہین حلال ہے اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندہ نہین ہین وہ حلال ہین اور دریائی حیوانون مین سے نزدیک امام اعظمؒ کے سواے مچھلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچھلی اگر دریا وغیرہ مین بدون آفت کے مرکر پانی پر چت ہو کر بہے تو وہ حرام ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور مچھلی اور ٹڈیمین ذبح شرط نہین ہے اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی بھی حلال ہے مسئلہ طعام اوس قدر کھانا فرض ہے کہ جس مین زندگی باقی رہے اور اس قدر کھانا کہ جسمین نماز کھڑا ہو پڑھ سکے اور روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے اور آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہے اور پیٹ بھر

کہانا مباح ہے اور اگر عبادتمین طاقت ہونیکی نیت اور دینی علوم مین محنت کرنیکی نیت سے پیٹ بہر کہاوے
تو بہی مستحب ہے اور پیٹ بہر سے زیادہ کہانا حرام مگر روزہ رکہنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سے جائز ہے مسئلہ
ناچاری کی حالت مین یعنی بہوک سے جب مرنے کا اندیشہ ہوا اور اوس وقت غذا حلال نہ ملی تو مردار
حلال ہوتا ہے اور جو چیز حرام ہے وہ بہی حلال ہوتی ہے بلکہ اوس وقت فرض ہوتا ہے کہانا مردار وغیرہ کا
نزدیک امام اعظمؒ کے اور اگر نہ کہایا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا لیکن پیٹ بہر نکہاوے جان بچانے کے انداز
کہاوے نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کے ایک قول مین بہی یہی حکم ہے اور نزدیک امام
مالکؒ کے پیٹ بہر کے کہاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کے مال جان رکہنے کے قدر کہاوے اور اوسکی قیمت
ادا کرنے کی نیت ہووے تو جائز ہے لیکن اگر اوسنے احتیاط کیا غیر کے مال سے نکہایا اور مر گیا تو ثواب پایا
جاویگا گناہگار نہوگا مسئلہ مرض مین دوا کہانی جائز ہے نہ واجب اگر دوا نہ کہائی اور مر گیا گنہگار نہوگا
مسئلہ قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لطیف کہانا جائز ہے لیکن اوس مین خرچ
حد سے زیادہ کرنا اسراف ہے اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کہانا اور پینا مرد اور
عورت دونون کو حرام ہے مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہے جو شخص
اوس کو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اوس کو یون بناتے ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش آنے کے
رکہہ چہوڑتے ہین یہانتک کہ وہ نشہ لانے والا ہوا اور کف اوس مین اوٹہ آوے اور وہ شراب کہ
خرما یا کشمش سے بناتے ہین اور وہ طلا انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دے کر دو تہائی سے کم خشک
کر کے رکہہ چہوڑتے ہین سکر ہونے اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست ان کی
خفیفہ ہے نہ غلیظہ اور دوسری شرابین کہ خرما یا کشمش کے پانی جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر
یا گیہون یا جو یا جوار وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے
بعد ایک تہائی باقی رکہتے ہین یہ سب شرابین بہی اون تینون کے مانند نجس ہین اور حرام
نزدیک محمدؒ کے اگرچہ ایک قطرہ بہی ہو دلیل اونکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو چیز نشہ لاوے زیادتی سے اوسکی حرام ہے ایک قطرہ اوسکا اور جو چیز نشہ لانی والی ہے وہ

شراب ہے یعنی مانند شراب کے ہے حرمت اور نجاست مین اور نزدیک امام اعظم کے جو چار شرابین پہلی کی
ہین اونکے سوا یہ شراب انگوری اور شراب خرما تر اور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو پچھلی
شرابین ہین یہ سب نہ تو نجس ہین نہ حرام ہان جو شخص لہو ولعب کے ارادہ سے پیوے تو حرام ہے اور اگر
طاقت کے قصد سے پیوے تو جائز ہے لیکن یہ قول امام اعظم کا متروک ہے اور فتوی امام محمدؒ کے
قول پر ہے مسئلہ شراب سے کسی طرح کا فائدہ اوٹھانا درست نہین پس چاہیے کہ اس سے علاج [illegible]
بھی نہ کیجاوے اور نہ لڑکو نکو دی جاوے اور نہ زخم کے مرہم مین ڈالی جاوے مسئلہ کھانا کھانے اور
پانی پینے کے وقت سنت وہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اوسکے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھا کر
ہاتھ دھووے اور پانی تین گھونٹ کرکے پیوے ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے مسئلہ
گھوڑیکا دودھ فتنہ کے سبب حرام ہے اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہے مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی
کتابی سے مول لیوے تو وہ حلال ہے اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہے مسئلہ ہدیہ قبول کرنیکے لیے
غلام اور لونڈی اور لڑکے کا قول بھی معتبر ہے ف یعنی مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہ ہدیہ تمہارے واسطے فلانے نے
بھیجا ہے پس اوسکا کہنا کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہے یا کھانا پاک ہے
دونون صورتون مین قول اوسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہین اوسنے خبر دی پانی نجس ہے
پس اس صورت مین دل مین سوچے جس طرف دل کی رائے غالب ہووے اوسی پر عمل کرے پس اگر گمان غالب ہے کہ یہ
کہنے والا سچا ہے پانیکو گراوے اور تیمم کرلے اور اگر گمان غالب ہو کہ یہ جھوٹھا ہے تو وضو کرے اور [illegible] لیکن
وہ ہے کہ وضو کرے اور پھر تیمم کرلیوے مسئلہ سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہے اور کپڑا
یا نقدی یا غلہ اوس سے لینا درست نہین اوس کے مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول کرنی ظالم
امیرون اور ناچنے والے اور گانے والے اور چلا چلا رونیوالی عورتونکو اور قبول کرنا ہدیہ اونکا منع ہے اگر [illegible]
مال اونکا حرام کا ہووے اور اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہے درست ہے فصل دوسری لباس [illegible]
اوسکے مانند کے بیان مین کپڑا ستر ڈھانکنے کی قدر اور گرمی اور سردی جو بلا کی پہونچانیوالی ہین [illegible]
دفع کرنے کی قدر پہننا فرض ہے اور اوس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنی اور شکر ادا کرنا [illegible]

لیے مستحب ہے اور سنت وہ ہے کہ لباس انگشت نما نہ پہنے اور دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اوس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے اور سنت کی نیت سے شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور فخر دکھانیکی نیت سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک مین مکروہ ہے یا حرام اور اگر یہ نیت نہو تو مباح ہے اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مرد ونکو حرام ہین نہ عورتونکو اور ایک روایت مین ہے کہ مطلق سرخ رنگ مردونکو مکروہ ہے مگر خط وار درست ہے مانند سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اوسکا دونون ریشم ہون وہ عورتونکو درست ہے نہ مردونکو مگر چار اونگلی کے برابر مانند سنجاف کے اونکو بھی درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہے اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ مشروع ہے ہر حال مین وہ درست ہے اور ریشمی کپڑا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے منع ہے مسئلہ چاندی اور سونیکے زیور عورتونکو پہننا جائز ہے اور مردونکو حرام ہے مگر انگوٹھی چاندیکی بنی ہوئی اور سونا اوسکے نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہے مسئلہ اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہے نہ سونیکے تار سے اور صاحبین کے نزدیک سونیکے تار سے بھی جائز ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی کو انگوٹھی مہر کے لیے رکھنی سنت ہے اور اونکو نہ رکھنی بہتر ہے مسئلہ جس برتن مین چاندیکی میخ وغیرہ ہو اوسمین کھانا پینا اور چاندیکی میخین لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندیکی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے مین احتیاط کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے مکروہ ہے اور امام محمدؒ سے دو روایت ہین ایک مین تو جائز ہے اور دوسرے مین منع مسئلہ لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہے **فصل تیسری** وطی اور جو چیز خواہش دلانیوالی وطی کی ہے اوسکے بیان مین اپنی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس مین وطی کرنی حرام ہے اور لواطت حرام قطعی ہے جو اوسکو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اور اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش مین چلنا پھرنا بھی حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤنکا زنا راہ چلنا اور زبان کا زنا بد بات کہنا ہے اور شرمگاہ ان سبکی تصدیق کرتی ہے اور سبکو جھٹلاتی ہے مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر طبیب ...

ختنہ کرنیوالے یا دائی یا حقنہ کرنیوالے وغیرہم کو جائز ہے کہ ضرورت مین ضرورت کی قدر نظر کرین نہ زیادہ
اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہے ستر عورت کے سوا یعنی ناف سے زانو تک نہ دیکھے اور ایک
عورت کو دوسری عورت کی ناف سے زانو تک بھی دیکھنا درست نہین اور باقی بدن دیکھنا جائز ہے اور اسیطرح
عورت کو غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہے بدون شہوت کے اور شہوت کے حال مین ہرگز نہین
درست اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروری کامون کے
واسطے باہر نکلتی ہے اوسکا منہ اور دونون ہاتھ دیکھنا درست ہے اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو
تو درست نہین قرآن مجید مین حق تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردونکو کہ عورتونسے آنکھین بند
کرین اور شرمگاہ نگاہ رکھین اور کہو مسلمان عورتونکو کہ مردونسے آنکھین چھپا دین اور شرمگاہ نگاہ رکھین
اور حدیث مین آیا ہے کہ جسنے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ
اوسکی آنکھون مین ڈالا جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہے لیکن مستحب یہ
ہے کہ شرمگاہ نہ دیکھے اور ما اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکے جتنی عورتین محرمات مین سے ہین اونکے
اور غیر کی لونڈی کے سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور ساقونکو ہاتھ لگانا درست ہے اگر شہوت نہو
اوسکو امن ہو اور پیٹ اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنے مالک کے حق مین مانند اجنبی کے
ہے پس اوسکو منہ اور دونون ہاتھ کے سوا باقی اعضا مالکہ کا دیکھنا درست نہین اور اجنبی عورت کی
طرف نکاح کے ارادے سے یا مول لینے کے وقت شہوت کے ساتھ بھی دیکھنا جائز ہے اور اسیطرح گواہ کو
بھی گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی انصاف کے وقت دیکھنا درست ہے مسئلہ خوجے اور
نختے کا حکم مرد کا ہے ف یعنی جسطرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہے اسیطرح انھونسے بھی خوجہ
کہتے ہین ذکر کٹا ہونے کو اور اختہ کہتے ہین جسکے خصیے نکال لیے گئے ہون مسئلہ حمل بند کرنیکے
لیے عزل کرنا یعنی وطی کرنے مین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی منع ہے منکوحہ سے بغیر اذن اوسکے اگر
وہ حرہ ہے اور اگر وہ غیر کی لونڈی ہے تو اوسکے مالک کے بے اذن کے نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست
ہے بغیر اذن اوسکے مسئلہ اگر کسینے باندی مول لی یا کسی نے اوسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی سبب سے

ہاتھ لگی ہیں جب وطی اوسکی درست ہے اور بہتر یہ ہے کہ مساس جبتک اوسکے ملک مین آنیکے بعد ایک
حیض پورا نہو لیوے اور اگر باندی نابالغ ہے یا بڑھیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینے کے وطی جائز
ہوگی **مسئلہ** اگر کسی کے ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونونکا ایک ساتھ کرنا شرع مین منع ہو مثلا
دونون آپس مین بہن ہون پس اس صورت مین اگر اون دونومین سے ایک کے ساتھ اوسنے وطی کی تو دوسری
اوسپر حرام ہوگئی جبتک اوس وطی کی ہوئی لونڈی کو اپنی ملک سے الگ نہ کریگا یا کسی اور سے نکاح نکر دیگا
فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض
ہے بعد فرضون کے **ف** یعنی جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا اونکے اول مرتبہ اونکا
ہے بعد اونکے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے اور سب کسبون سے بہتر کسب اپنے ہاتھ کا ہے
داود علیہ السلام زرہ اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کھاتے تھے اور بہتر کسب کیا ہے بیع مبرور ہے
یعنی وہ بیع کہ فساد اور کراہت سے پاک ہو **ف** فقہ مین تفصیل اوسکی لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد
ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر ہاتھ کی کمائی **مسئلہ** مبیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کے بیع
اوس کی باطل ہے اور اگر مبیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو مانند اوس جانور کے کہ ہوا مین اڑتا ہے
یا وہ مچھلی کہ پانی کے اندر ہے اونکی بیع بھی باطل ہے **ف** ہان اگر جانور کو پھر آنیکی عادت ہو
جس طرح کبوتر یا مچھلی ایسی چھوٹے حوض مین ہو کہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہون اس صورت مین بیع اونکی
جائز ہوگی اور مانند شراب اور سور کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شارع
کے نزدیک کچھ اونکی قیمت نہین ہیں یہ دونون اگر نقد روپون کے عوض بیچے جاوین اونکی بیع بھی باطل
ہوگی اور اگر مثلا کپڑے یا کسی اور اسباب کے عوض بیچے جاوین تو اس صورت مین بھی اونکی بیع باطل
ہوگی اور اسباب کی بیع فاسد **ف** بیع کی چار قسمین ہین نافذ[1] موقوف[2] فاسد[3] باطل[4] جسمین مبیع اور ثمن
دونون مال ہون اور بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید و فروخت
کرتے ہون یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون
اجازت اوسکے بیچا نہ تو یہ اوس کا ولی ہے اور نہ وکیل اوسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح نہوگی

جبتک مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہوا ور باعتبار عارض کے نا درست
تو اوس کو بیع فاسد کہتے ہیں مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض میں پس کپڑے کی بیع اصل میں تو درست
ہے لاکن شراب کے عوض میں فاسد ہے کیونکہ شراب شرع میں مال متقوم نہیں ہے اور کپڑا مال
متقوم ہے پس مال کو بغیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے درست نہو تو اوسکو
بیع باطل کہتے ہیں مانند بیع مردار یا شراب کے بیع باطل میں خریدار مبیع کے مالک نہیں ہوتا ہے
اس واسطے کہ وہ مال نہیں اور فاسد میں مبیع قبض کرنے کے بعد مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا
واجب ف اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اوس کی دینی نقدی میں سے مثلاً کسی نے شراب
دیکر کپڑا لیا پس کپڑا لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقود میں سے دیوے مسئلہ دودھ
بغیر دوہنے کے جانور کے تھنوں میں بیچ ڈالنا درست نہیں یہ بیع باطل ہے کیونکہ اوس میں دودھ
ہونے میں شک ہے احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ نہو مسئلہ جو بیع بیچنے والے اور مول لینے والے
میں جھگڑا ڈالنے والی ہو وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے بھیڑ بکری کی پیٹھ پر یا بیع کسی کڑی کی
چھت میں یا بیع ایک گز کپڑے کی تھان میں سے یا بیع کرنی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار نے
کہا کہ جس دن مینہ برسے گا یا ہوا زور کی چلے گی اوس دن قیمت دونگا ف ان صور تونمیں
جھگڑا ہونیکی وجہ یہ ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ بال بھیڑ بکری کی پیٹھ سے ملا کے کاٹ لیوے
یا کڑی اچھی سی بیچی چن کر نکال لیوے یا گز بھر کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ لیوے یا مینہ برسنے
اور تند ہوا چلنے کے دن قیمت مال کی دیوے اور بایع اس وجہ پر راضی نہیں ہوتا ہے اور اوسکا
راضی نہونا بھی صورت آپس کی نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اس طرح کی بیع فاسد کو
فسخ کرے اور اگر مشتری نے فسخ نکیا بلکہ بایع نے کڑی چھت سے نکال دی اور گز بھر کپڑا تھان
سے پھاڑ دیا یا مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جائیگی مسئلہ شرط فاسد
سے بیع فاسد ہوتی ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضائے عقد کا نہو یعنی جن شرطوں کو عقد
چاہتا ہے وہ اون میں سے نہو اور اوس میں نفع ہو بایع یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق

نفع کا ہے ف یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور وہ اپنا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر مبیع کو یہ لیاقت نہین ہے تو اوس کا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اوس پر اوس کا قبضہ کر دیوے پس یہ شرط صحیح ہے فاسد نہین اس لیے کہ یہ شرط مقتضاے عقد کا ہے اور اگر بائع نے کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اوس کو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضاے عقد کا نہین ہے لیکن فاسد بھی نہین اس لیے کہ اس مین کسی کا نفع نہین اور اگر بائع نے گھوڑا بیچا اس شرط پر کہ خریدار اوس کو خرچ کرے اس مین گھوڑے کو نفع ہے لیکن گھوڑا انسان نہین ہے کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے خرچ ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہین اس طرح کی شرط کرنی لغو ہے اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک مہینے تک اوس مین رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہے کیونکہ اوس مین بائع کو نفع ہے اور اگر کسی نے کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اوسکو سی دیوے پس یہ شرط فاسد ہے کس واسطے کہ اس مین لینے والے کو نفع ہے اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اوسکو لیکر آزاد کرے پس یہ شرط فاسد ہے اس سبب سے کہ اسمین غلام کو منفعت ہے پس اس طرح کی بیع و شرا سے بچنا واجب ہے کیونکہ ایسی شرطون سے بیع فاسد ہوتی ہے اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی کتابون مین موجود ہے مسئلہ سود لینا حرام ہے بیع اور قرض دونون مین اور گناہ کبیرہ ہے جو شخص اوس کی حرمت کا منکر ہے وہ کافر ہے مسئلہ جان تو بیاج دو قسم پر ہے ایک بیاج نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہے کہ نقد مال کو مدت سے بیچے اور بیاج فضل وہ ہے کہ تھوڑے مال کو بہت کے عوض بیچے پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک امام اعظم کے دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر سے مراد ہے کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزون سے ایک پائی جائے یعنی صرف اتحاد جنس پایا جاوے یا اتحاد قدر تو ربوا مدہ کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کے یا جوار عوض جوار کے یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا

بیان سود و بیاج کے

جاوے تو فضل اور نسیہ دونون اوسمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین اوسمین موجود
ہین اور اگر گیہون عوض چنے کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل
حلال ہے اور نسیہ حرام کس واسطے کہ گیہون اور چنے دونون ایک طرح کے کیل سے بیچے جاتے ہین اور
لوہا اور تانبا دونون ایک صورت کی ترازو اور بٹون سے اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور بٹون سے بیچے
جاتے ہین پس اونمین قدر متحد ہے اور جنس مختلف اسلیے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر گزہی کپڑا گزہی کپڑے کے
عوض اور گھوڑا گھوڑے کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حرام ہے اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس موجود
ہے اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون نہ پائی جائین تو فضل بھی اور نسیہ بھی مثلاً گیہون
سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے نہ اتحاد قدر
کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدل یا لوہا سونیکے بدل بیچے اوسمین بھی
فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کسواسطے کہ ترازو اور بٹے سونے
کے اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور ہین اور اسی طرح اگر گیہون چونیکے عوض بیچے اوسمین بھی فضل
اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ گیہون کے کیل اور ہین اور چونیکے کیل اور اور نزدیک امام شافعی کے
کھانے کی چیزونمین اور سونے چاندی مین ربوا جاری ہوگا انکی جنس متحد ہونیکی صورت مین اور لوہے اور
تانبے اور پیتل اور چونہ اور اونکے مانند مین ربوا جاری نہوگا اور امام مالک کے نزدیک کھانیکی چیزین اگر لایق
ذخیرے کے ہو وینگی تو اونمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس تازے میوے اور ترکاری
وغیرہ مین اونکے نزدیک ربوا نہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ حدیث شریف مین حکم ہوا کہ سونا اور
چاندی گیہون جو کہجور نمک انکی جنس کے عوض یعنی سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض چاندی
کے اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کہجور عوض کہجور کے اور نمک عوض نمک کے
برابر بیچین اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونون اونمین ربوا ہین اتحاد جنس
مین پس جب حدیث مین ان چہ چیزونکا ربوا ذکر ہوا علمانے اور چیزونکو انپر قیاس کیا لیکن اون چہ مین علت
ربوا کی کیا ہے اسمین اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اونمین قدر ساتہ جنس کے علت ربوا کی ہے اور قدر سے

مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور انمین وزن علت ہے ربوا کا اور ان دونو نکے سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تلبے پیتل لوہے اور غیر اونکے اونمین بہی علت ربوا کی وزن ہے اور باقی گیہون جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس اونمین کیل ربوا کی علت ہے پہر جو چیزین کیلی ہین مانند چنہ وغیرہ کے اونمین بہی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہے کہ چیزین خواہ وزنی ہون خواہ کیلی اونکی جنس کو جنس کے بدل فضل اور نسیہ کے ساتہ بیچنا حرام ہے اور اگر جنس مخالف ہوا ور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنے کے اوس مین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جاوے اوسمین بہی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تہان گزی دیکر دو تہان گزہی لیوے تو درست ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک اون چہؤن مین علت ربوا کی ثمنیت اور قوت ہے پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہے اور باقی چارون مین قوت پس اونکے نزدیک سونا سونیکے عوض اور چاندی چاندیکے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہ لینا درست ہے فضل اور نسیہ اونمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارون کا بہی یہی حکم ہے اور انکے سوا جن چیزونمین قوت ہے مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کے انکا بہی یہی حکم یعنی جنس کو جنس کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہ دینا لینا درست ہے فضل اور نسیہ اونمین نہین درست پس لوہے اور تلبے اور پیتل اور چونہ اور اونکے مانند مین فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ اونمین نہ تو ثمنیت ہے اور نہ قوت اور امام مالک رح کے نزدیک بہی سونے چاندی مین علت ربوا کی ثمنیت ہے اور باقی چارونمین قوت ذخر یعنی یہ چارون لائق جمع رکہنے کے ہین پس اونکے نزدیک ان چارون کو اور اونکے سوا جنمین قوت ذخر ہے اونکو اتحاد جنس مین فضل اور نسیہ کے ساتہ بیچنا حرام ہے پس ترکاری اور میوہ کہ لایق ذخیرہ کے نہین ہین اونکی جنس کو جنس کی عوض فضل اور نسیہ کے ساتہ بیچنا اونکے نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کے آٹے کے عوض برابر کیل اور تازہ خرما چہوہارے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کی عوض برابر کیل بیچنا جائز ہے امام اعظم رح کے نزدیک اور اونکے نزدیک جائز نہین اگرچہ تازہ خرما اور انگور خشک ہو کر کم ہوین مسئلہ مال ربوا مین یعنی جن مالونمین ربوا کا بیان ہو چکا اونمین اچہی اور بریکو برابر بیچنا چاہیے اور اگرچہ اچہا مال کم ہوا اور

اوس سے زیادہ ہوا چھے کے ساتھ کوئی اور جنس ملا دیوے مثلاً جو شخص سیر بھر اچھے گیہون دیکر دو سیر برے لینے
چاہے تو اچھے کے ساتھ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کے بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جاوے اور حدیث مین آیا ہو کہ جس قرض کے
سبب قرض دینے والیکو قرض لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکھتا ہے پس قرض دینے والے کو
چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے ہان جس صورت مین دونون کے درمیان کھانے پینے
اور دینے لینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار کی دیوار کے سایہ مین بیٹھنا بھی مکروہ ہے
اور راہ کے خوف سے روپیونکی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے جس صورت مین ہنڈاون نہ لینا ہوا اور اگر ہنڈاون دیا جاوے
اوس صورت مین تو حرام ہے اور بیاج مسئلہ جس طرح بیع فاسد اور بیاج سے پرہیز کرنا واجب ہے اسی طرح اجارہ
فاسد سے بھی پرہیز کرنا واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہے اگر وہ چیز مجہول ہے تو اوسکی جہالت آپس مین
نزاع ڈالتی ہے اور اجارہ کو فاسد کرتی ہے مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اس طور پر کہ آج کے دن گیہون کے
دس سیر آٹیکی روٹی ایک درہم سے پکا دونگا یہ اجارہ فاسد ہوگا ف سبب فساد کا یہ ہے کہ روٹیونکی
پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہ معلوم نہین پس اگر اوسنے سب پکا دی تو
البتہ پکوانے والا بے عذر ایک درہم حوالہ کریگا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا یا کچھ بھی
نہ دیگا جبتک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہ طلب کریگا پورا درم اس لیے کہ اسنے دن بھر مزدوری کی پس یہ
جہالت معقود علیہ کی ڈالی گئی دونون مین نزاع اور فاسد کرے گی اوسکا اجارہ اور شرط فاسد سے بھی اجارہ
فاسد ہوتا ہے جس طرح اوس سے بیع فاسد ہوتی ہے مسئلہ اجرت لینے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار
کیجاوے اوسمین سے بعض اسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہے مثلاً کسی نے ایک من گیہون
پیسنے والے کو دیا اس شرط پر کہ اوس آٹے مین سے چوتھائی اوسکی پسوائی مین دیوے اور تیس سیر آٹا آپ
لیوے یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اوسکی بنوائی مین دیوے یا ایک من گیہون
گدھے پر لدوا یا دہلی لیجانیکو اس شرط پر کہ اوسمین سے چوتھائی غلہ دہلی مین لدوائیکا دیوے اس طرح کا اجارہ
فاسد ہے پس اسمین مزدوری جس طور پر ٹھہری تھی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی لیکن
جو مقرر کیا ہے اوس سے زیادہ نہ دیجاوے مسئلہ بیچنے والے کو حرام ہے کم کرنا بیع کا وزن مین اور لینے والے

کو حرام ہے کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالی نے کم کرنیوالون کے حق مین وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ فرمایا
اور مبیع کے قیمت ادا کرنے مین اور جو قرض جلد دینے کا ہے اوسکے ادا کرنے مین اور مزدور کی مزدوری ادا کرنے مین
بیعذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہوکر حق ادا کرنے مین دیر کرنی ظلم ہے اور مزدور
کو مزدوری دیوے اوس کے پسینا خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتے تھے
جس قدر آپکے ذمے واجب ہوتا تھا اوس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً آدھے وسق کی جگہ مین ایک وسق اور ایک
وسق کی جگہ مین دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس قدر تیرا حق ہے اور اس قدر زیادتی ہماری طرف سے
ہے پس جان تو کہ بدون شرط کرنے کے اس طرح کا زیادہ دینا جائز ہے یہ سود نہین بلکہ مستحب ہے اور عہد شکنی
اور فریب اور جھوٹھ یہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین ڈھیر
گیہونکا دیکھا جب ہاتھ مبارک اوسکے اندر گیا تو ڈھیر کے بیچ مین گیہون گیلے پائے پس فرمایا کہ یہ کیا ہے بیچنے والے نے
کہا کہ پانی مینہ کا اوسمین پہونچا تھا آپنے فرمایا گیلے گیہون کو ڈھیر کے اوپر کیون نہین کیا تو نے جو کوئی فریب
دیوے مسلمانون کو وہ ہمارے مین سے نہین مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنے حق سے درگذر کرنا بیچنے
اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین مستحب ہے اور اگر لینے والا کر پشیمان
ہو وے اور بیچنے والا اوس کی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حق تعالی بیچنے والے کے گناہونکو بخش دیتا
ہے مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے پہلے قیمت کہدینی واجب ہے بیع مرابحہ وہ
ہے کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافے کے ساتھ بیچے اور تولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کے ساتھ بیچے
اور اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند مزدوری لدوائی اور ڈھوائی کے خرچ ہوا ہو اوسکو بھی قیمت کے ساتھ
ملا وے اور کہے کہ اس قدر روپے میرے اس اسباب مین خرچ ہوئے اور یون نکہے کہ اتنے روپے سے
مینے خرید کیا تا کہ جھوٹھ نہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے بیچا اور مول لینے
والے نے ابتک روپے اوسکو نہین دیے پھر اوس بائع نے اوسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول لیا
یا اوس کپڑے کو ایک اور کپڑے کے ساتھ دس درم سے خرید کیا یہ بیع منع ہے کس واسطے کہ اسمین
ربوا کا شبہ ہے مسئلہ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنیکے درست نہین ف مثلاً دس من گیہون خریدے

اور اب تک اوس پر قبض نہین کیا پھر اونکو کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اوسکے دوسرے کے ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پچھلے خریدار کو اون مول لیے ہوتے غلہ مین سے کھانا یا کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہوگا جب تک دوبارہ کیل نکرے گا پہلے خریدار کا کیل نکرنا کفایت نکریگا کیونکہ شاید دوبارہ کیل کرنے مین کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہے نہ اس کا مسئلہ نجش حرام ہے اور نجش وہ ہے کہ کوئی شخص لا ڑھیا پن سے یعنی خریدنا منظور نہو اور اپنے تئین خریدار ظاہر کر کے مبیع کی قیمت بڑہاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کھا جاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا ہے اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہے یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اوس چیز کے لینے پر یا اوس عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف ہو مسئلہ شہر سے نکل کے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اونکا مول لیوے اوسکو تلقی جلب کہتے ہین پس اس طور پر خریدنا اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہے اور اگر اونکو ضرر نہین ہے تو درست ہے مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چھپاویگا تو فریب ہوگا اور مکروہ مسئلہ شہر کے لوگ سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت گران کر کے بیچین تو مکروہ ہے جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اول اذان کے وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر دو بردے چھوٹے ہون اور آپسمین محرمیت کی قرابت رکھتے ہون اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہے اور منع اور اگر ایک اون دونو مین سے چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اس صورت مین بھی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے یہ بیع جائز نہین مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہین درست اور نجس روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک اور اامون کے نہین درست اور آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اوس کا مکروہ ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہے امام اعظمؒ کے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک اون چیزونمین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اوس سے فائدہ اوٹھانا بھی درست نہین مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانورونکا مکروہ ہے جس شہر

مین شہر کے لوگون کو اوس سے ضرر پہونچے اور نزدیک امام ابی یوسف کے جس جنس کو بند رکھنے سے عوام
کو ضرر پہووے اوسکا بند رکھنا منع ہے حاکم کو چاہیے کہ بند رکھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ
بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے مسئلہ اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لا کر
بند رکھا تو یہ احتکار مین شامل نہین مسئلہ بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہے نرخ مقرر کرنا مگر جس وقت غلہ
بیچنے والے بیشی غلے کی گرانی کرنے مین زیادتی کرین تو اس صورت مین عقلمندونکے مشورے کے ساتھ نرخ
تعین کرین **فصل پانچوین متفرق مسئلونکے بیان مین** تیر اندازی مین یا گھوڑے یا اونٹ یا گدھے یا خچر
دوڑانے مین ایک دوسرے سے بازجیت کرنا درست ہے اور اگر آگے نکل جانیوالے کے لیے صرف ایک
کی طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہے اور اگر دونون طرف سے ایک دوسرے پر مقرر کرین
تو حرام ہے مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہوا اور کہا جاوے کہ اگر ایک آدمی دونپر سبقت
کریگا تو اوس کو اوس قدر ملیگا اور اگر وہ شخص آگے نکل جاوین تو کچھ نہ ملیگا اس صورت مین تیسرے سے
کچھ نہ لیا جاویگا اور انہون مین سے جو شخص آگے نکل جاوے وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہے
اوس صورت مین کہ دو طالب علم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ اوستاد سے پوچھ
بیان کرین پس جسکا حکم اوستاد کے موافق ہوا اوس کے لیے کچھ مقرر کرین مسئلہ ولیمہ نکاح کا سنت
ہے اور جو شخص اوس مین بلایا جاوے چاہیے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کے قبول نکیا تو گنہگار ہوگا
ف ولیمہ نام ہے اوس کھانیکا کہ بعد نکاح کے جو یارونکو ضیافت کیا کرتے ہین مسئلہ دعوت کے
کھانے مین سے اپنے گھر مین کچھ نلاوے اور سائل کو بھی نہ دیوے مگر مالک کی اجازت سے اور اگر جانے
کہ اوس جگہ لہو یا راگ ہے تو حاضر نہووے اور دعوت قبول نہ کرے اور اگر بعد حاضر ہونیکے ظاہر ہوئی پس اگر
منع کی طاقت رکھتا ہے تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اوس صورت مین اگر لوگون کا پیشوا ہے
یا کھانیکی مجلس مین ہے تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا پیشوا ہے اور نہ کھانیکی مجلس مین ہے تو بیٹھ جاوے
امام اعظم رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا مین قبل پیشوا ہونیکے پس صبر کیا مین نے مسئلہ
راگ حرام ہے کس واسطے کہ وہ روکتا ہے خدا کی یاد سے اور خواہش زنا اے شہوت کو کہ گناہ ہوگی قوت

اور جس آدمی کو راگ سے خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئنہ کا ہے خدا کی
محبت اور عشق سوا اور کچھ میل اور رغبت اوس کے سر مین نہون پھر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کے نہین ہے
اوس کی زبان سے کوئی کلام موزون آواز موزون کے ساتھ سنے اور وہ کلام اوس کو یاد الٰہی سے
مانع نہو بلکہ خواہش دلاوے خدا کی محبت کی پس اونکے حق مین انکار کرنا نچاہیے خواجہ عالی شان
بہاء الدین نقش بند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکھتے تھے انھون نے فرمایا کہ نہین یہ کام
کرتا ہون کس واسطے کہ یہ سنت نہین ہے اور نہ انکار کرتا ہون اور ملاہی اور مزامیر اور طنبورا اور ڈھول
اور نقارہ اور دف اور نفیر انکے سب حرام ہے بالاتفاق مگر طبل یعنی نقارا غازیون کا یا دف بجانا نکاح کی خبر
کے لیے جایز ہے مسئلہ شعر کلام موزون ہے پس جو شعر کے مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت
اور مسائل دینیہ یا اور جو نیک باتین ہین اونپر شامل ہون پس ویسے شعر کہنے درست ہین اور جس شعر کے
مضامین برے ہین اوسکا کہنا اور پڑھنا دونون برا ہے لیکن جو شعر نیک ہے اوسمین بھی اکثر اوقات
ضائع کرنا مکروہ ہے مسئلہ ریا اور سمعہ یہ دونون عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص عبادت
کرتا ہے لوگون کو دکھانے یا سنانے کے لیے خدا کی نزدیک ثواب اوس کا نہوگا مسئلہ غیبت
یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کہنی گو وہ برائی اوس مین ہے حرام ہے خواہ اوس کے دین کی برائی کہے
خواہ اوس کی صورت کی خواہ اوس کے حسب ونسب کی یا انکے سوا اور جس بات مین اوس کو
برا معلوم ہو اوس کی برائی کہی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہین ہے اور غیبت جب ہوگی کہ ایک
شخص کو معین کرکے برا کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگون کی غیبت کرے گا تو غیبت نہوگی مسئلہ
چغلی کھانی یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہونچانی کہ جس مین انکے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے
یہ بھی حرام ہے مسئلہ گالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے اشارے سے یا ہنسنا
دوسرے پر اس طور سے کہ جس مین اوسکی بے عزتی ہو حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان
کے مال اور آبرو کی حرمت اس کے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نے
تجکو بہت حرمت دی ہے لیکن مسلمان کے خون اور مال اور آبرو کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے

مسئلہ جھوٹہ بولنا حرام ہے مگر دو آدمی کے درمیان صلح کروانی یا اپنی بی بی کو راضی کرنے یا ظالم کے ظلم و فع کرنے کے واسطے ایسے مقامون مین جھوٹہ بولنا بہتر ہے اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کے مکروہ ہے **مسئلہ** سب جھوٹہ سے بڑا زیادہ جھوٹہ گواہی دینی اور جھوٹہ قسم کھانی کہ جس مین مسلمان کا مال ناحق ہلاک کرے حق تعالی نے جھوٹہ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم جھوٹہ بات سے جس حال مین سیدھی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنے والے **مسئلہ** رشوت دینے والا اور رشوت کھانے والا دونون دوزخ مین ہووین کے ظالم کے ظلم دفع کرنے کے واسطے رشوت دینی جائز ہے **مسئلہ** جو لوگ قرآن کے خلاف حکم کرتے ہین غزالی نے اون کو کافر کہا اور تلاش کرنا حال مسلمانون کا اونکی برائی بیان کرنے کے لیے حرام ہے **مسئلہ** آپسمین جب قصہ فساد ہووے تو واجب ہے کہ شرع کی طرف رجوع کرین اور شرع جس طور پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف ہو تو بھی واجب ہے کہ اوس حکم کو خوشی سے قبول کرین کیونکہ شرع کے حکم کو برا ماننا کفر ہے اور اوسمین انکار شرع کا لازم آتا ہے **مسئلہ** غرور اور فخر کرنا اور اپنی نفس کو اورون سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ اپنی جانون کو پاکی کے ساتھ نسبت مت کرو بلکہ خدا جس کو چاہتا ہے اوس کو پاک کرتا ہے اور اعتبار خاتمہ کا ہے اور خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا حدیث مین آیا ہے حق تعالی نے بعض لوگون کو بہشتی لکھا ہے اور وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتے ہین اور آخر مین تائب ہوتے ہین اور کام بہشت کا کرتے ہین اور بہشتی ہوتے ہین اور بعض لوگونکو دوزخی لکھا ہے وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتے ہین اخیر مین ازلی لکھا غالب آتا ہے اور عمل دوزخ کا کرتے ہین دوزخی ہوتے ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے فرمایا بیت مرا پیر دانائے مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روی آب یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ **مسئلہ** ایک دوسرے پر نسبت کا فخر کرنا اور مال اور مرتبہ کے زیادتی پہ بڑائی کرنی حرام ہے کیونکہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو بڑا متقی ہے **مسئلہ** شطرنج یا تختہ نرد یا چوپر یا گنجفہ وغیرہ کے ساتھ کھیلنا حرام ہے اور اگر اوس مین ہار جیت پر مال دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے اور اوسکی حرمت کی انکار

کرنیوالا کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے مسئلہ تو جو نسے خدمت لینی مکروہ ہے مسئلہ بالونکو پیوند لگا کر لنبا کرنا حرام ہے خصوصاً جوڑ لگانا آدمی کے بالونسے بڑا گناہ ہے مسئلہ اذان کہنے پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور انکے سوا اور عبادات پر مزدوری لینی جائز نہین نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک دوسرے امامون کے جائز ہے اور اس زمانے مین فتوی اس بات پر ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہے مسئلہ نوحہ کرنے اور گانے پر اور انکے سوا گناہ کے اور کامون پر اجرت لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت کروانے کی اجرت لینی حرام ہے مسئلہ قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیون کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت کے بدون شرط کے مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی اور ام ولد کو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو خواہ لونڈی حرام ہے مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونکی گردن مین ڈالنا حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی کے ساتھ نیکی کرنے کے لیے وصیت فرمائی پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ کھاوے سو کھلاوے اور جو آپ پہنے سو پہناوے اور اونکی طاقت سے زیادہ کام مین حکم نکرے اور اگر کسی سخت کام مین حکم کرے تو چاہیے کہ آپ بھی اون کے شریک ہووے مسئلہ جب غلام کا بھاگنے کا اندیشہ ہووے اوسکے پاؤنمین بیڑی ڈالنی جائز ہے مسئلہ غلام کو مولی کی خدمت سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ ڈارھی کتروا کر ایک مشت سے کم کرنی حرام ہے اور ڈارھی وغیرہ سے سفید بالون کو اوکھاڑنا مکروہ ہے اور ڈارھی چھوڑنی اور مونچھ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کے بال مٹانا سنت ہے مسئلہ مرد اور عورت کو ایک حمام مین داخل ہونا درست ہے اگر پردہ ہوا اور ازار پہنے ہون مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور برے کام سے منع کرنا واجب ہے پس اگر مقدور رکھتا ہو تو ہاتھ سے منع کرے اور اگر ہاتھ سے نہو سکے تو زبان سے اور اگر زبان سے نہو سکے یا زبان سے ہو سکتا ہے لیکن اثر نہین کرتا ہے تو دل سے برا مانے اور صحبت اونکی ترک کرے اور اگر اس قدر بھی نکیا تو اونکے وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکھنا خدا کے تابعدارون کو

خداکے واسطے اور بغض رکھنا خداکے دشمنون کو خداکے واسطے فرض ہے مسئلہ جسپر کسینے احسان کیا پس احسان کرنیوالیکا احسان ماننا اور اوسکے احسان کا بدلا دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا انکار کرنا اور ناشکری کرنی بڑا گناہ ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندیکا شکر نہ کیا اوسنے خداکا شکر نکیا مسئلہ علما اور صلحاکی مجلس مین بیٹھنا بہتر ہو اگر میسر ہو اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے مسئلہ پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خداکا ذکر اور پیغمبر کے درود سے مجلس خالی رہنی مکروہ ہے مسئلہ مردونکو صورت بنانی عورتون کی اور عورتون کو صورت بنانی مردونکی اور خواہ مرد ہون خواہ عورت اونکو صورت بنانی کافرون اور فاسقون کی حرام ہے مسئلہ ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کھانیکے قتل کرنا حرام ہے اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہے مسئلہ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ چیزین ہین بیمارکی عیادت کرنا جنازہ مین حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ الحمد للہ کہے تب روبرو اور پیٹھ پیچھے دونون حال مین خیرخواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھے مسلمانون کے واسطے جس چیز کو پیار رکھتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور ناپسند رکھے اونکے حق مین جس چیز کو ناپسند رکھتا ہے اپنے حق مین مسئلہ سلام کا جواب دینا واجب ہے مسئلہ جان تو کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب کبیرونسے بڑا ہے اور اوس سے قریب ہے گناہ مین عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رفاض وغیرہم کے دوسرا حقوق بندون کا ہلاک کرنا یعنی ظلم کرنا مسلمانون کے مال پر اور خون کرنا اور بیعزت کرنا حق تعالی حقوق اپنے بخشیگا اور حقوق بندون کے نہ بخشیگا امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سے پکارنے والا پکاریگا کہ اے امت محمدؐ کی حق تعالی نے تم سارے مومن مردون اور مومن عورتون کو بخش دیا تم بھی سب آپسمین حقوق ایک دوسریکا بخشو اور بہشت مین داخل ہو حافظ نے فرمایا بیت مباش درپے آزار ہرچہ خواہی کن ٭ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست ٭ یعنی کوئی گناہ برابر اس گناہ کے نہین تیسرا قصور کرنا خاص خداکے حقوق مین یعنی اوس کی بندگی بجا نہ لانی پس جتنے کبائر حدیثون مین آئے ہین اونکو ایک ایک کرکے شمار کرتا ہون مین شرک کرنا مان باپ کی نافرمانی کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا جھوٹہ قسم کھانا جھوٹہ گواہی دینا اور خاوندوالی عورت کو زناکی

تہمت کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور دو چند کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور جادو کرنا
اور اولاد کو قتل کرنا جس طرح کفار لڑکیون کو قتل کرتے تھے اور زنا کرنا خصوصا ہمسایہ کی عورت سے
حدیث مین آیا ہے کہ دس عورت کے ساتھ زنا کرنا کمتر ہے یعنی گناہ اوس کا بہت کم ہے بہ نسبت اسکے
کہ زنا کرے ہمسایہ کی عورت کے ساتھ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہ لڑائی کرنی ہے خدا اور رسول کے
ساتھ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے
مان باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ مان باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا فرمایا کہ جب
دوسرے کے مان باپ کو گالی دے گا تو وہ اوسکے مان باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف کرنی
حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی اوس پر غضبناک ہوتا ہے اور عرش اوسکے سبب سے کانپتا ہے
مسئلہ اگر کسی نے کسی پر لعنت کی پس جس پر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت
اوس لعنت کرنیوالے پر پھر آتی ہے ف حدیث مین آیا کہ منافق کی علامتین چار ہین جھوٹھ بولنا اور
وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پھر دغا کرنا اور جھگڑنے کے وقت گالی دینا
مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ اگرچہ قتل کیا جاوے
تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو کہ چھوڑ دے اپنی جورو اور مال اور
اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اس قدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا
اور کے واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ زرد
پہاڑ کے پتھر اوٹھا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ مین پہونچا پس عورت کو چاہیے کہ
اوسی طرح کرے مسئلہ حدیث مین آیا کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے ساتھ خوب
ہووے اور مین اپنی بیبیونکے حق مین خوب ہون اور عورت بائین پسلی سے پیدا کی گئی راست ہونا ممکن نہین
پس اونکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور نیکی چاہیے کرنی اور چاہیے کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکھے اگر راضی نہو تو طلاق
دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو سہل جان کر ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی صغیرہ
گناہ ہے اوس کو حلال جاننا کفر ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انس نے کہ

بہت کامون کو تم سب کرتے ہو اور اون کو بال سے باریک اور سہل زیادہ جانتے ہو اور ہم سب اون کامون کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تھے **ف** شرع مین باتین بہت ہین بڑی بڑی کتابین اون باتون سے پر ہین کفایت کے قدر ان ورقون مین لکھی گئین زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالمون کی طرف رجوع کر سکتا ہے

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالے یہ سارے مسائل جو مذکور ہوے ایمان اور اسلام اور شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور مغز درویشو نکی صحبتین ہو تلاش کرنی چاہیے اور یون نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت سے خلاف ہے یہ بات جاہلون کی ہے اور اس طور پر کہنا کفر ہے بلکہ یہی شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمتون مین اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ علمی اور اللہ کے سوا جتنے علاقہ ہین سب سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس کی برائیان دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا ہو جاتا ہے پس یہی شریعت اوس کے حق مین مغز ہو جاتی ہے اور اوس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ بہم پہونچاتی ہے یعنی دو رکعت اوسکی اورونکی لاکھہ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اوسکے صوم صدقہ وغیرہ کا بھی ہوتا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ کروگے ایک سیر یا آدہ سیر جو کے برابر نہو گا جو صحابہ نے خدا کی راہ مین دیے ہین یہ مرتبہ اون کے قوت ایمان اور اخلاص کے سبب سے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشون کے سینہ سے چاہیے ڈھونڈھنا اور اوسی نور سے اپنے سینہ کو چاہیے روشن کرنا تا ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہو جاوے قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیاء اللہ کی یہ ہے کہ اونکی صحبت سے خدا یاد آوے یعنی اونکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہو جاوے اور محبت خدا کی زیادہ ہووے لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے **بیت** اے بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نباید داد دست رباعی باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت وز تو نرہد

نہ رسید صحبت آب و گلت ؛ زنہار ز صحبتش گریزان میباش ؛ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ؛ الحمد للہ علی عبادہ الذین اصطفی

ترجمہ باب کلمات الکفر فتاوای برہانی سے

کلمات کفر اور بدعت کے بیان میں دستور القضاۃ میں خلاصہ سے نقل کیا کہ ایک مسئلہ میں اگر کئی وجہ
کفر کی ہوں اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوی کفر پر نچاہیے دینا شیخین کو یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کو برا کہنے سے کافر ہوتا ہے اور علی کرم اللہ وجہہ کو ان دونوں پر فضیلت دینے سے کافر نہوگا پر بدعتی کہلاویگا
خدا کے دیدار سے انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے اور یوں کہتا کہ خدا کا جسم ہے اور ہاتھ پاؤں ہیں کفر ہے
اگر کفر کے کلمے اپنے اختیار سے کہیگا اور نہیں جانتا ہے کہ یہ کفر کا کلمہ ہے کافر ہوگا نزدیک اکثر علما کے اور
نہ جاننے کا عذر قبول نہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوے تو کافر نہوگا اگر ارادہ کیا
کافر ہونے کا ایک مدت دراز کے بعد پس بالفعل کافر ہوجائیگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام
کہیگا یا فرض کو فرض نہ جانے گا تو کافر ہوگا اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ گوشت مردار کا
نہیں حلال گوشت ہے تو کافر نہوگا مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے
نہیں ڈرتا ہے اگر دوسرا کہے کہ نہیں تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہے کہ اگر قطعی گناہ میں اس
طور پہ انکار کرے گا تو کافر ہوگا نہیں تو نہیں اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی میں اپنا حق اوس سے
لونگا کافر ہوگا اگر کہے کہ خدا تیرے مقابلہ میں کفایت نہیں کرتا ہے میں تیرے ساتھ کیونکر کفایت کرسکونگا
تو کافر ہوگا اگر یوں کہے کہ آسمان پہ میرا خدا ہے اور زمین پہ تو ہے کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مر جاوے
اور وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تھا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہے کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا پس یہ شخص کافر
ہوگا اگر کوئی کسی پہ ظلم کرے اور مظلوم کہے کہ اے خدا تو اوس سے قبول کر اگر تو قبول کرے تو میں
نہ قبول کروں گا کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ میں عذاب اور ثواب سے بیزار ہوں کافر ہوگا اگر کوئی بدون
گواہ کے نکاح کرے اور کہے کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہے کہ فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر
ہوگا اور مجمع النوازل میں لکھا ہے کہ داہنے یا بائیں فرشتوں کو گواہ کیا میں نے تو کافر نہوگا اگر کسی جانور نے آواز کی
یوں کہا کہ مریض مریگا یا کہا کہ قحط ہوگا یا کسی جانور نے آواز کی پس سفر سے پھر آیا [illegible]

جانا موقوف کیا اس شخص کے کفر مین اختلاف ہے اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین ہمیشہ تجکو یاد کرتا ہون امین بعضے نے
کہا کہ کافر ہوگا اگر کہیگا خدا جانتا ہے کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا ہون کہ جس طرح اپنی خوشی اور غمی مین ہون اس
صورت مین بھی بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا کہ اگر اوس آدمی کی نیکی اور بدی مین اپنی جان اور مال
سے اس طرح حاضر رہتا ہے کہ جس طرح اپنی نیکی اور بدی مین مستعد رہتا ہے تو کافر نہوگا اگر کہے کہ قسم خدا اور
تیرے پاؤن کی کافر ہوگا اگر کہے کہ روزی خدا کی طرف سے ہے لیکن بندے سے ڈھونڈ لینا چاہیے تو کافر ہوگا اگر کسی کہے کہ
فلانا اگر نبی ہوگا اوسپر ایمان نہین لاؤنگا یا کہے کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا مین تو بھی نماز نہ پڑہونگا کافر
ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ اوس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑہونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے
کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرا کوئی کہے پس ہم سارے جولاہے ہین کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام
اگر گیہون نکھاتے تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتے تھے دوسرا کہے کہ یہ بے ادبی
ہے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن ترشنا سنت ہے دوسرا کہے اگرچہ سنت ہے مگر مین نتراشونگا کافر ہوگا
اور اگر کہے سنت کیا کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہے دوسرا اوسکے قول رد کرنیکے واسطے کہے یہ کیا شور
عمل تمنے پیدا کیا کافر ہوگا فتاوای سراجیہ مین لکھا کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جہان کا خدا ہو تو بھی اوس سے
مین اپنا قرض لے لونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو بھی سے لونگا کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم خدا کا
اسی طرح ہے دوسرا کہے کہ مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوے دیکھکر کہے کہ یہ کتاب
ایک نکما مہر تو نے فتوے لایا اگر شریعت کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہے ویسے
اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکھتا ہو شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلانے آدمی کے ساتھ صلح کر اوس نے
کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اوس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور اوسکا یہ ہے کہ ایک بت کو سجدہ
کرنے سے بھی زیادہ بد ہے اوسکے ساتھ صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق مفتیون سے کہے کہ آؤ مسلمانی کی سیر کرو
اور اشارہ کرے فساق کی مجلس کی طرف تو کافر ہوگا اگر کسی شراب خوار نے کہا کہ خوش رہے وہ آدمی کہ
خوش رہتا ہے ہماری خوشی پر ابو بکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہے
دانشمند شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جبتک حرام مجکو ملے حلال کے گرد کیون پھرون مین کافر ہوگا

اگر کوئی بیماری کی حالت مین کہے کہ اگر چاہے تو مجکو مسلمان مار چاہے تو کافر مار کافر ہوگا فتاوی سراجی مین لکھا
ہے کہ اگر کسینے کہا روزی مجپر کشادہ کریا کہا کہ مجپر ظلم مت کر ابونصر نے توقف کیا اوس کے کفر مین ظاہر
وہ ہے کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تونے جھوٹ
کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور موے مبارک کو حقارت سے مویک کہیگا تو
کافر ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابومنصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابوالقاسم نے
کہا کہ کافر نہوگا اسلیے کہ البتہ کبھی اوسنے عدل کیا ہوگا حادیہ اور سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ
خراج وغیرہ جو بادشاہ کے خزانے مین ہین یہ سب بادشاہ کے ملک ہین تو کافر ہوگا اور سراجی مین لکھا کہ اگر
کوئی کہے کہ تو علم غیب رکھتا ہی وہ کہے کہ ہان تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا بغیر تیرے مجکو بہشت مین لیجاے
تو مجھے بہشت منظور نہین اسکے کفر مین اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ کافر ہوگا اگر کسینے کہا کہ مین مسلمان ہون دوسرا کہے
کہ تجپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکھا ہے کہ اظہر وہ ہی کہ کافر ہوگا سراجی مین
لکھا ہے کہ اگر کسینے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے پاس چاندی نہین ہی تو بھی یقین نکرونگا
کافر ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ ای کافر اور وہ کہے کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ ملا نرکھتا
بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا نہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر ہوگا
کس واسطے کہ مراد اوسکی کیا ہے دور رہنا اوس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت
تونے نماز پڑھکے کیا حاصل کیا یا یون کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھکے کیا حاصل کیا ہے کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے
کہے کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دیوے کہ تو اپنے نزدیک ہم کو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہے کہ
میرے تئین اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ توبہ کرے پھر اوس عورت سے
نکاح پڑھ لیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجکو مسلمانی بتلا تا کہ تیرے نزدیک مین مسلمان
ہو جاون اگر مسلمان کہے توقف کر جب تلک فلانا عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوے تو کہ وہ تجکو
بتلاوینگے پس اوسوقت تو اوسکے نزدیک مسلمان ہونا اسکے کفر مین اختلاف ہی صحیح وہ ہی کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی
واعظ کہے توقف کر کہ فلانے دن وعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اس صورت مین فتوی یہ ہی کہ واعظ

کافر ہوگا اگر کہے کہ مجھکو خدا تعالی نماز روزے سے جلدی اٹھا دے کافر ہوگا اگر کہے کہ کتنے دن نماز
مت پڑھ تا حلاوت بے نمازی کی تو دیکھے کافر ہوگا اگر کہے کہ کام عقلمندون کا بھی وہی ہے اور کام کافرونکا
بھی وہی ہے یعنے دونون کا کام ایک ہے تو کافر ہوگا اور اگر اوس کام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا
تو کافر نہوگا دعا مانگنے مین یون کہتا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھ سے دریغ مت رکھ یہ لفظ الفاظ کفر مین
سے ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہو جا اس صورت مین تو اپنے شوہر سے جدا ہو جاے
کی کہنے والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ غیر کے لیے کفر ہے صحیح وہ ہے کہ اگر کفر کو
برا جانتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ دشمن اپنا کافر ہو جاوے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہوگا اگر کوئی
شخص شراب پینے کی مجلس مین بلند جگہ پر واعظون کے مانند بیٹھکر ہنسی کی باتین کرے اور سارے اہل مجلس
اون باتون سے ہنسین اور خوش ہووین تو وہ سب کافر ہووینگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے
کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب حلال
ہوتی یا روزہ مہینے رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے کہ یہ کلام
مین نے نہین کیا اور حال یہ ہے کہ اوس نے کیا ہے پس اسکے کفر مین دو قول ہین قول صحیح یہ ہے کہ کافر
نہوگا اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر قسم کھانیوالا اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کلام مین جھوٹھ بولنا کفر ہے
اوس صورت مین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکھتا ہے تو نہوگا حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کے
قول پر ہے امام طحاوی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج نہوگا مگر جب انکار کریگا اوس چیز کا کہ جس پر ایمان
لانا واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقیناً مرتد ہو جاتا ہے اوس چیز کے ظاہر
ہونے سے حکم ردت کا کیا جاویگا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے مین شک ہووے اوس امر کے
ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نہ چاہیے کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے شک کے سبب سے اور حال یہ ہے
کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہین ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتوی جلدی نچاہیے دینا کیونکہ کفار کی اکراہ
سے جسنے کلمہ کفر کا کہا علما نے اوس پر بھی حکم کفر کا نہین فرمایا بلکہ فرماتے ہین کہ ایمان اوسکا قائم ہے تاتارخانی
مین ینابیع سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ جبتک کفر پر اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکھا ہے کہ مسلمان

کافر نہین ہوتا مگر جس وقت کفر کا قصد کرے گا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب اور جامع صغیر سے
نقل کیا کہ اگر کسینے کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکھتا ہے علمانے کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے
علاقہ رکھتا ہے اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین ہے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور
جانتا نہین کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علمانے کہا کہ کافر نہوگا نجاننیکے سبب سے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا
کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہے کہ جو دو خاوند وجمین سے ایک کے مرتد ہونیکے ساتھ فی الحال نکاح
ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم پر موقوف رہتا نہین اگر کسینے آتش پرستون کے مانند ٹوپی پہنی یا ہندوون کے
مانند لباس پہنا بعضے علمانے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورت کے
سبب پہنے گا تو کافر نہوگا اگر زنار باندھا اس صورت مین قاضی ابو حفص کہتے ہین کہ اگر کفار کے ہاتھ سے خلاصی
پانیکے لیے باندھا ہوگا تو کافر نہوگا اور تجارت کے خاطر کے واسطے باندھا ہوگا تو کافر ہوگا جب مجوس نوروز کے دن
جمع ہووین یا ہنود دیوالی اور ہولی کے دن خوشی کرین اوس وقت اگر کوئی مسلمان کہے کہ ان لوگون نے
کیا اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا مجمع النوازل مین لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ
کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ کیا مین نے کیا ہے جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سے
صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ حرام مال کا ہے باوجود جاننے
کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونون کافر ہووینگے کوئی فاسق شراب پی رہا تھا
اوس حالت مین اوس کی اقربا آئے اور درہم اوسپر تصدق کیے یا سب نے اوسکو مبارک باد دی ان دونون صورت
مین وہ سب کافر ہوے اپنی عورت سے لواطت حلال سمجھنے سے کافر ہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال
جاننے سے کافر ہوگا حیض کی حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہے اور استبراء کے حال مین حلال جاننا بدعت ہے
خسروانی مین لکھا ہے کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اوس سے مسائل پوچھین اور وہ
اون ٹھٹھے سے جواب دیوے تو وہ کافر ہو جاویگا دینی علوم کے ساتھ ہنسی کرنا کفر ہے ہنسی کرنیوالا چاہے بلندی پر
بیٹھے چاہے پستی مین اگر کہے کہ مجکو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جو باتین علما کہتے ہین اونکو کون کرسکتا ہے
یا کہے کہ مین علم کے حیلہ کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہے کہ زر چاہیے علم کیا کام آویگا کافر ہوگا اگر کہے کہ ان علمون کو

کون سیکھے یہ تو کہانیان ہین یا یون کہے کہ یہ تو مکر و فریب ہین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع کی طرف دوسرا
کہے پیادہ وے آ کافر ہوگا اور اگر کہے کہ چل قاضی کے پاس وہ کہے کہ پیادہ وے آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت
کے ساتھ پڑھ وہ کہے کہ ان الصلوة تنہا کافر ہوگا ف کیونکہ آیت قرآن کی ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ تنہی کے معنی منع کے ہین اوسنے تنہی سے اکیلے کے معنی مراد لیا اور ہنسی کرنی قرآن کی آیت کے
ساتھ کفر ہے اگر کوئی قرآن کی آیت پیالے مین لیکر پیالیکو پر کرکے کہے كَاْسًا دِهَاقًا کافر ہوگا ویگ مین کچھ
باقی رہجاوے اوسکو کہے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے تو
کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کہاوے اس صورت مین بھی کافر ہوگا اگر رمضان آوے اور کہے کہ کیا تیج سر پر آیا کافر ہوگا اگر
کوئی کسی سے کہے کہ چل فلانیکو امر بالمعروف کرین پس اگر جواب دیوے کہ اوسنے میرا کیا کیا ہے کہ مین اوسکو امر بالمعروف کرونگا
کافر ہوگا کوئی مرد اگر قرض دار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین نہ ہوگا اگر وہ جواب دیوے کہ دس اشرفی
اور دے آخرت مین مجھسے لینا ہین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جس طرح
سلام تحیہ کا کرتے ہین اسی طرح اگر سجدہ تحیہ کا کریگا تو علما کو اسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین لکھا ہے کہ کافر ہوگا ہدایہ
کی شرح فوائد الدرایہ مین لکھا ہے کہ سجدہ کرنا نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلا
کھڑا رہنا بادشاہ کے روبرو یا ہاتھ چومنا یا پیٹھ جھکانا جائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر کسی جگہ پر یا دریا یا کوہ
کھرا و چشمہ وغیرہ پر ذبح کرلے گا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکے نکاح سے نکل جاویگی اور
وہ جانور ذبح کیا ہوا مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافرونکی عید کے دن
چنانچہ مجوس کے نوروز مین اور اسی طرح ہندوونکی ہولی اور دوالی اور دسہرہ مین جاوے اور کافرونکے ساتھ بازی مین
شریک ہووے تو کافر ہوگا ہن کا ایمان قبول نہین اور اس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے صحیح قول
وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار کرتا ہے حشر
جسمونکے ساتھ ہونیکا یا کہتا ہے کہ حق تعالی کو علم جزئیات کا نہین اور انکے مانند جو ضروریات دین سے ہین اون مین انکار
کرتا ہے پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکے عقیدے سنت اور جماعت کے برخلاف ہین مثل روافض اور خوارج
اور معتزلہ اور غیر انکے جو فرقے باطلہ ہین کہ دعوی اسلام کا کرتے ہین انکے کفر مین اختلاف ہے ملتقی مین

ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون مین اور ابو اسحاق اسفرائنی نے کہا
کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہے مین بھی اوس کو کافر جانتا ہون اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے
مین بھی اوس کو کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر
علیہ السلام کو گالی دیوے یا اہانت کرے یا اون کے دین کے امور مین سے
کسی امر مین یا اون کی صورت مبارک مین یا اونکے اوصاف مین سے
کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دلگی کی راہ سے ہو خواہ وہ آدمی مسلمان
ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہے اوس کو قتل کرنا واجب ہے
توبہ اوس کی قبول نہین اجماع امت اس بات پر ہین کہ
نبیون مین سے چاہے کوئی نبی ہو اون کی جناب مین
بے ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہے
بے ادبی کرنے والا کافر ہوگا خواہ حلال
جان کے بے ادبی کی ہو یا حرام جان کے
روافض جو کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے دشمنونکے خوف سے خدا کے
بعض احکام کو نہین
پہونچایا یہ کفر ہے
فقط

نقشہ سایہ اصلی

اس جدول میں احوال مقدار ہر ماہ کے سایہ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق و صبح صادق کا لکھا گیا اول اُن کے اصطلاحات معلوم کرنا چاہیے وہ یہ ہیں قدم ساٹھ وقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک وقیقہ ساٹھ آن کا اور آن کا مقدار یہ ہے کہ اُس میں گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساٹھ ریزہ کا اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہے جیسے کہ کہیں آن اور ذرہ اس قدر ہوتا ہے کہ اُس میں ایک حرف بھی نہ کہہ سکیں اور پل بقدر اتنے کے کہ اُس میں چھ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نے حسب افق دار الخلافہ دہلی لکھی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible]

ماہ	ایام	بروج	گھڑی	پل	قدم	وقیقہ	گھڑی	پل	قدم	وقیقہ	گھڑی	پل	قدم	وقیقہ	گھڑی	پل
چیت	۳۱	حمل	۴	۲۶	۳	۴۹	۱۵	+	۱۰	۴۹	۱۴	۲۳	۱۷	۱۹	۴	۶۴
بیساکھ	۳۱	ثور	۳	۳۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱۰	۷	۹	۱۶	۱۰	۴	۴۹
جیٹھ	۳۲	جوزا	۳	۵۵	۱	۳	۱۶	۵۶	۸	۲	۸	۲	۱۵	۲	۴	۵۸
اساڑھ	۳۱	سرطان	۴	۶۰	+	۳۸	۱۷	۱۷	۸	۳۸	۸	۴۸	۱۴	۳۸	۵	۱۱
ساون	۳۱	اسد	۳	۵۵	۱	۳	۱۶	۵۱	۸	۲	۸	۳	۱۵	۲	۴	۵۷
بھادوں	۳۱	سنبلہ	۳	۳۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱	۷	۹	۱۶	۱۰	۴	۹
اسوج	۳۰	میزان	۳	۲۶	۳۰	۴۹	۱۵	+	۱۲	۵۹	۶	۲۳	۱۷	۴۹	۴	۹
کاتک	۳۰	عقرب	۳	۲۷	۵	۵۴	۱۳	۴۶	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴
منگسر	۲۹	قوس	۳	۳۶	۸	۱	۱۳	۴	۱۵	۱	۵	۳۰	۲۲	۱	۳	۵۱
پوہ	۲۹	جدی	۳	۴۰	۹	۱	۱۲	۳	۱۴	۱	۵	۳۶	۱۳	۱	۲	۵۱
ماہ	۳۰	دلو	۳	۳۶	۵	۱	۱۳	۴۰	۱۵	۱	۵	۴	۱۲	۱	۳	۵۱
پھاگن	۳۰	حوت	۳	۲۷	۵	۵۴	۱۳	۵۶	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴

خاتمۃ الطبع

باختتام ایزد متعال کتاب کثیر المنفعت مسمی کشف الحاجہ اردو بالابد مندرج نقشہ سایہ اصلی مطبع فیض منبع عالی حضرت والا منقبت منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ میں باحسن زمان ماہ ذیحجہ [illegible] ہجری مطابق ماہ جنوری [illegible] کے بمقام کانپور طبع ہوئی